تفریح الحیات

اس مین اخلاقی فلسفیانہ مضامین سے اوس طرز سے بحث کی گئی ہے کہ
جس طرز سے سر جان لباک نے پلیژرس آف لایف مین بحث کی ہے

از

مانک راؤ وٹھل راؤ

حیدرابادد کن سنہ ۱۳۱۳ ہجری

مطبوعہ مطبع اعجاز محمدی آگرہ
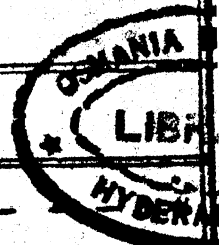
سنہ ۱۸۹۶ء

فہرست مضامین
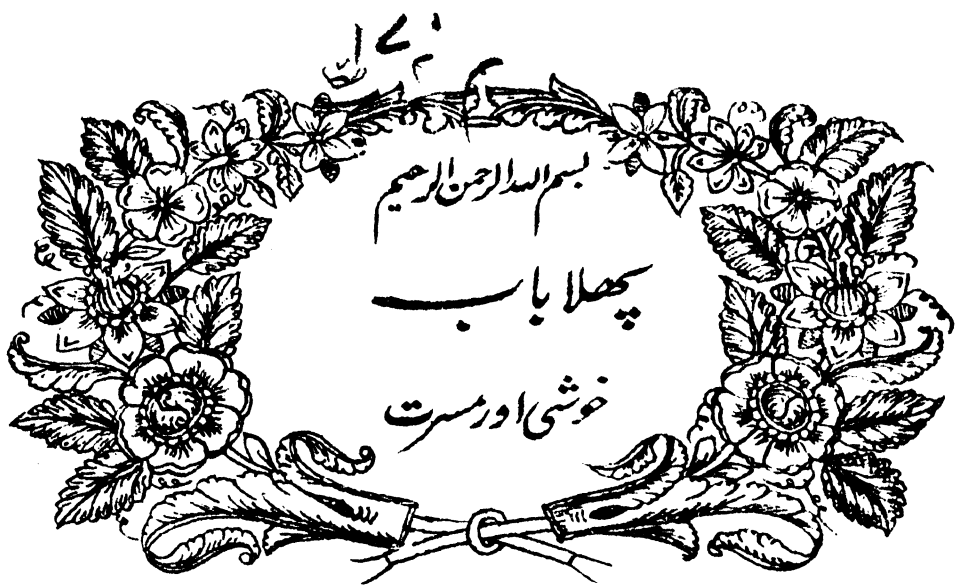
خداوند تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوسنے انسان کو اسطرح پر پیدا کیا ہے کہ جب وہ سن تمیز کو پہونچتا ہی اور ہوش سنبھالتا ہی تو اوسکو اوسوقت سب سے پہلے اپنی عبودیت اور مخلوقیت کا سبب تلاش کرنے کی فکر پڑجاتی ہی۔ اِس لئے ہر انسان کو لازم ہے کہ عام سوسائٹی کی جہانتک بہبودی ممکن ہو کرے۔ اسمین شک نہین کہ موجودہ زمانہ کے لوگ بہی اپنے بہائیون کو آرام پہونچانا اپنے اوپر فرض سمجہتے ہین۔ مگر خاص اپنے ہی آرام کی کوشش کرنے یا نکرنے کی نسبت اب بہی اکثر لوگون کو شش وپنج ہی۔ اگر غور سے دیکہا جائے تو خاص اپنے ہی آرام کی لئے سعی کرنا ٹہیک نہین ہے۔ کیونکہ اِس قسم کی کوشش سے جب اپنی ذات ہی کو آرام نہین ملتا تو پہر اور تو اور رہی ہین۔ اس دنیا مین گو بہت کچھہ آرام وآسایش کے سامان موجود ہین مگر جب ہم خود ہی اُسکو اختیار نہ کرین اور اپنے آپ ہی اوسکے بس مین ہو جائین تو وہ آرام نہین بلکہ مصیبت ہے

سینکا کا قول ہے کہ "آرام و مصیبت دونون کی دونون بیوفا اور ناپائدار چیزین ہین اور جب ایک بار انسان اونکے اختیار مین آجاتا ہے تو پہر بے اختیاری کی کچھہ حد باقی نہین رہتی۔ گویہ دونو اپنے طور پر رفتہ رفتہ عمل کیجاتی ہین" مگر ہم کہتے ہین کہ پھر بہی بطور خود آرام کے لئے کوشش کرنا فرض ہے اور انسان کے لئے اپنی فرض ادا کرنے مین اپنا ہی آرام متصور رہوتا ہے۔ اگر یہ باتین ہمکو اول ہی سے سمجہا دی جائین تو زندگی بہت آرام اور آسایش سے گذر سکتی ہے۔ اپنی نیک مزاجی اور خوش خلقی سی دوسرون کے آرام مین بہت کچھہ مدد ملتی ہے اس لئے جہانتک ممکن ہو انسان کو نیکمزاجی اور خوشخلقی اختیار کرنی چاہیئے۔ تم نے دیکھا ہے کہ نیک مزاج اور خوش خلق دوستون کی صحبت سے کس قدر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اسکا سب کو تجربہ ہی۔ گویا بہشت کا آرام اور دوزخ کی مصیبت قبول کرنی اپنے اختیار مین ہے۔

بعض لوگون کو اسی مین کچھہ آرام ملتا ہے کہ اپنی قسمت بُری سمجھہ لی یا مصیبتونکا خیالی رنج اوٹھالیا۔ اور اکثر کو اپنی طبیعت خوش رکہنے مین بڑی دقتین اوٹھانی پڑتی ہین۔ جاننا چاہیئے کہ اسباب خوشی مثل کلون کے ہین۔ اپنے تئین ان کلون کا صناع سمجہکر ہمکو اُن کلون سے خوشی حاصل کرنیکے لئے خود اپنی پوری پوری کاریگری صرف کرنی چاہیئے۔ اور نیز ہمکو اپنی عادتون کو عمدہ طریقون پر لانے کے لئے بہی کوشش کرنی ضرور ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ۔

"دنیا مین آرام اور مصیبت ایک طرفہ معجون ہے"

جب اس حقیقت کو سچ مان لیا جائے کہ یہ زندگی مصیبت آلودہ ہے تو اس حالت مین
حس وحرکت اور عقل زائل ہو جاتی ہے اور پہر اسکے ساتھ ہی رنج کا بہی خاتمہ ہے اسلئے
لوگ اگر اسکو سچ اور حق بجانب مان لین تو کچھ تعجب نہین - مگر ایسے بزرگون کی نصیحت پر
کاربند ہونے مین اس دنیا مین سوائے مصیبت کے انسان کو اور کچھ حاصل نہین ہو سکتا
بجائے ان نصیحتون کے اگر ایسی نصیحتون پر عمل کیا جائے کہ جنسے مسرت اور بزرگی حاصل
ہو تو بہت بہتر ہے -

یہ جو بعض لوگ کسی نہ کسی طرح اپنی بسر اوقات کرنے کو اپنی زندگی کا بہتر نتیجہ سمجھتے ہین یہہ
ٹھیک نہین ہے بلکہ زندگی کی غایت اور منشا یہ ہے کہ وہ عمدہ کامون مین صرف
کیجائے - کوئی نہین جانتا کہ ہمکو اپنی زندگی مین کیا کیا کام کرنے ہین - جیسا کہ بڑی ندی
مین اگر پہول بہا یا جاتا ہے تو اوسکی نسبت یہ حکم نہین لگایا جا سکتا کہ کس مقام پر ٹہیریگا -
اور کس مقام پر نہین - بہت سے لوگ اپنی زندگی کو بڑی بے احتیاطی سے بسر کرتے ہین
اور راہ مین اونکو بڑی بڑی دقتین پیش آتی ہین - ہومر[2] کا مقولہ ہے کہ "اس خیال سے
کہ جسطرح بہی ممکن ہو زندگی گذار دینی چاہئے - بحس وحرکت لنگڑے لولے کی طرح پڑا رہنا
اور صرف ضرورت کیوقت خلاءات کیطرح روشن ہوتا اور تقدیر کو تدبیر سے زیادہ زور ہونے
دینا انسان کے لئے اس سے بدتر اور ذلیل کوئی حالت نہین ہو سکتی" بزرگون نے کہا
ہے کہ بزرگی عقل سے ہے نہ عمر سے - چہوٹی عمر ہی کیون نہ ہو مگر اوس زمانہ مین جو شخص
نیک خیالات سوچتا ہے یا بڑی ناموری کے کام کرتا ہے - البتہ اوسکی بزرگی قابل اعتبار

ہوتی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ایسے ہی لوگون کی زندگی ہے اور باقی ہیچ۔
سچ فرمایا ہے سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے۔ "بزرگی بعقل است نہ بسال"۔
اگر اپنی حیثیت کے موافق کوشش کرین اور چھوٹے چھوٹے اسباب کو زیادہ بھاری
نہ بنائین اور قدرت پر نظر رکھکر قدرت کے کامون کو نظر غور سے دیکھین اور اپنی اختیار
مین جو آرام کے سامان ہین اونہین اختیار کرین تو اُسوقت خوب معلوم ہوگا کہ زندگی اور
دنیا خدا کی کیسی بے بہا نعمت ہے اور یہ وسیع دنیا ہماری اطاعت مین کیسی سرگرم ہے۔
مگر اکثر لوگون کو خدا کی بے انتہا عنایت اور اوسکی قدرت کا کچھہ بھی خیال نہین ہوتا اگر خدا
چاہتا ہے تو وہ وسیع دنیا پر انسان کو اختیار کامل دیسکتا ہے اوسکی قدرت کاملہ اور
عطا کا انحصار نہین ہوسکتا۔ بقول شخصے "کرنی کرے تو نرکا نارائن ہوئے۔" پھر جب
انسان باوجود قدرت اور طاقت رکھنے کے بھی اِس سے بیخبر رہے اور کچھہ نہ کرے تو
اسکی نہایت بدقسمتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جو انسان اپنی کاہلی کیوجھہ سے اپنے اختیاری
راحت و آرام سے بہرہ یاب نہو تو وہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔
رسکین کا قول ہے کہ "لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرتی تجلی اور خوبصورتی کو باوجود اسکے کہ روز
مشاہدہ کرتے ہین لیکن اوسکی قدر و عظمت جیسی کہ چاہیئے ویسی نہین کرتے۔ اگر کبھی اون کا
خیال ادہر منتقل بھی ہوتا ہے تو انسانی خیال کی رسائی وہان تک مشکل سے ہوتی ہے۔
خدا کے نیک اور بزرگ بندے جو خدا کی شان مین بڑا رحیم اور منصف کا لفظ استعمال کرتے
ہین نہایت صحیح ہے مگر جس ذریعہ سے اوسکی محبت فوراً ظہور پذیر ہوتی ہے اوسکا بیان

وہ بھی صاف صاف نہین کرتے - بالکل ناچیز جانورون کے مانند وہ ہم لوگون کو بھی شکم پُری کے لئے غذا تن پوشی کے لئے لباس اور جسم کے لیے صحت عطا فرماتا ہے - مگر اوسکی قدرت کی قدر و منزلت انسان کے سوا کوئی دوسری مخلوق نہین سمجھہ سکتی - لیکن انسان اپنی زبان سے کبھی خدا کا شکریہ ادا نہین کرتا - اور اگر کبھی کرتا بھی ہے تو حالت وجد مین نہ کہ کھُلے اور وسیع میدانون مین عجائبات قدرت کا تماشا دیکھکر - اکثر بزرگ اور ناصح لوگ انسان کو اپنا دل اپنے قابو مین رکھنے کی بھی نصیحت کرتے ہین - مگر کبھی یہ نہین ارشاد کرتے کہ آرام سے زندگی بسر کرنا بھی انسان کا فرض ہے" اگر حقیقت مین دیکھا جائے تو بزرگون کو بھی ایسی ہی نصیحت کرنی چاہئے - کیونکہ خداوند تعالی نے دنیا کو کچھہ اسطرح پر ترتیب دیا ہے کہ اُمین لایق لوگون کو آرام ملکر ہی رہتا ہے جب لایق لوگ خود ہی اپنے آرام و آسایش سے بیخبر رہین تو وہ دوسرون کو کیونکر آرام پہونچا سکتے ہین جب انسان خود ہی کسی مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے تو اوس سے دوسرے کی دستگیری کسی طرح متصور نہین ہوتی - رسکن[1] کا قول ہے کہ "جنگل مین پرندے گاتے ہین اور ہوا فرّاٹے بھرتی ہے اور پانی بہتا ہے - اگر انسان نظر معرفت سے دیکھے گا تو ان سب کی آواز اوسکو خدا کی طرف سے مثل راگ کے دل بہلانے والی معلوم ہوگی - اور اگر ایسا نہین کریگا تو اوسکو وہی آواز اسقدر ناگوار معلوم ہوگی کہ وہ اوس سے دور ہو کر گویا خدا کے قدرتی عطیات کو اپنی کم فہمی سے ضائع کردیگا -"

سر ہنری ٹیلر[2] کا قول ہے کہ "ہم اگر اپنی گذشتہ عمر کی طرف خیال کرین تو سوائے اِسکے کہ جو

موقع ہمکو آرام کا ملا تھا اوسکو ہمیشہ کھوتے رہے ہین اور کچھ خیال نہین گذرتا"۔

سر ٹی براؤن[7] کا مقولہ ہے کہ "جس انسان کو اپنی زندگی آرام سے گذارنی نہین آتی گو وہ انسان کے قالب مین کیون نہ پیدا ہوا ہو لیکن اُسکو شیطانکا سایہ ہی خیال کرنا چاہئے"۔

سینٹ برنارڈ[8] کا قول ہی کہ "اپنی تکلیف کا باعث اپنی ذات کے سوا کسی دوسرکي ذات نہین ہوتی۔ یعنی جو نقصان ہوتا ہے وہ اپنی ہی ذات سے ہوتا ہے۔ یا صریح لفظون مین یون کہنا چاہئے کہ ہم خود ہی اپنی تکلیف کے موجب ہوتے ہین"۔

مارکس آرِی لی اس[۸] کہتے ہین کہ "آرام حاصل کرنیکے تمام اسباب خداوندتعالی نے انسان کے اختیار مین دئے ہین"۔

اپی کیٹس[9] کا بیان ہے کہ "انسان کو جو کچھ پیش آتا ہے وہ مصلحت خداوندی سے خالی نہین ہوتا کیونکہ خداوندتعالی جو کچھ کرتا ہے وہ حکمت سے خالی نہین ہوتا۔ فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ انسان کو ہرگز ایسا خیال نہ کرنا چاہئے کہ جو کچھ ہم کرین وہ اپنی حسب مرضی کرین۔ بلکہ خدا کی طرف سے جو کچھ پیش آئے اوسکو بہت ٹھیک خیال کرنا چاہئے اگر ہم ایسا کرینگے تو ہماری زندگی نہایت آرام سے بسر ہو گی۔ غیر شخص کی چیز کی خواہش کبھی نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہی کہ غیر شخص ہی تمہاری چیز کا خواہشمند ہو جائے۔ برنارڈ کا قول جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اوسپر عمل کرنے والے بہت ہی کم ہین۔ تکلیف و فکر و بیماری وغیرہ اکثر ظاہری وجوہ سے نہین لاحق ہوا کرتی ہین۔ بلکہ اپنے عزیز و اقارب کی بے اعتنائی اپنی بدچلنی اور دوسرون کے طعن و تشنیع سے طبیعت پر رنج وہراس کا اثر ہوا کرتا ہے۔

ہیگل جو اپنے ملک کا بڑا خیر خواہ تہا جس روز اس نے اپنی زیر تصنیف کتاب کو ختم کیا ہے اوسی روز اسکا ملک تباہ اور غارت ہوا اگر اوسی روز اوسکو اپنے ملک کی تباہی کا حال معلوم ہو جاتا تو مارے غم کے ممکن نہین تہا کہ وہ اپنی کتاب پوری کر سکتا -

اگر کوئی انسان اپنے ہمجنس سے علیحدگی چاہے تو اوسکا تباہ ہونے والا نہین - انسان کا دل ہمیشہ دوسرون کی محبت پر مائل رہتا ہے - وہ کسی جزیرہ کی طرح علیحدہ نہین رہ سکتا اور اپنے ہمجنس سے علیحدہ رہکر آرام حاصل نہین کر سکتا - جو شخص اپنے بہائیون کی فلاح و بہبود کے خیال سے غافل رہکر اونکے رنج کا شریک نہو تو وہ اپنی خوشی سے محروم رہیگا علی ہذا القیاس اگر ہم خود غرض ہو کر غیر کے رنج و الم کے شریک نہون تو دنیا کے متعلق بہت سے عمدہ آرامون کو ہم کہو دینگے - غیر کا رنج دیکہکر جسکا دل نہ پسیجے تو اوسکو آرام حاصل ہونے کی ذرا بہی امید نہین کرنی چاہئے - انسان پر جو مصیبتین آتی ہین وہ حقیقتاً مصیبتین نہین ہین - دراصل اوسی مین آرام ہے -

سرٹی براؤن کہتے ہین کہ "جس رنج کی خوبی ہمکو معلوم نہین ہے بغیر سوچے اسکو سہنا اور اوسمین جو کچہہ بہبودی ہو اوس سے غافل رہنا خوب نہین ہے" بیکن کا قول ہے کہ "جسم اور جان کو قایم رکہنے کے لئے رنج و راحت دو میخین ہین" - رنج کو آیندہ کی راحت کی خبر دینے والا ایک مخبر سمجھو - اگر یہ نہوتا تو انسان کو اپنی زندگی محال ہوتی اور صرف اپنے آرام کی ذریعے ہی بلا شبہہ اپنی خرابی کے باعث ہوتے - جنہون نے پورے طور سے غور نہین کیا ہے اونکا خیال ہے کہ جسم کے ایک اندرونی نازک حصہ کو رنج اور راحت کا جلد اثر ہوتا ہے مگر یہ

صحیح نہین ہے۔ انسان کے جسم کا پوست درحقیقت نہایت نازک ہونے کیوجہ سے
رنج کی کیفیت کی خبر پہرہ والون کیطرح اُسکو جلد خبر پہونچاتا ہے۔ مگر جب تک اوسکے اندر کا گوشت
اور استخوان رنج کا اثر محسوس نہین کرتا اوسوقت تک انسان اس سے بیخبر رہتا ہے۔
رنج وخرابی کا سبب کیا ہے اسکی نسبت تو ہم بحث کرتے ہین مگر خرابی کی حقیقت کیا ہے
اسکا ہمکو کبھی خیال بہی نہین آتا۔ ہمکو جو مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے اکثر آخر مین اوسکا
نتیجہ آرام نکلتا ہے۔ مصیبتون کے دراصل مفید ہونے کو ہم کم سمجھتے ہین۔ لیکن یہ سمجہہ ہم کو
تجربہ سے حاصل ہوتی ہے اور یہ بات بغیر چارون طرف خیال دوڑائے دفعتًا ہماری
سمجہہ مین نہین آسکتی ہے۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ رنج وتکلیف کے جو معنی عام طور پر سمجہی جاتے
ہین وہ غلط ہین۔

اگر انسان اپنی خواہش کی چیزین حاصل کرنے مین کامیاب نہ ہو تو اوسکو اس خیال سے
اپنے دل کو تسکین اور تسلی دینی چاہئے کہ خداوند تعالی کو اپنی مخلوق کا یکسان خیال ہی اور
اوسکے ہان کسی چیز کی کمی نہین ہے۔ سوائے خدا کے حکم کے ایک پتّا بہی نہین ہلتا۔ یہ تو اُن
لوگون کا خیال ہوتا ہے کہ جو خدا اور اوسکی قدرت کے قائل ہوتے ہین۔ مگر جو لوگ کہ
اسکو نہین مانتے وہ ہر ایک قسم کی بہلائی اور بُرائی کا سبب دنیا کے مقررہ طریقہ کو قرار
دیکر اپنے دل کو اطمینان دے لیا کرتے ہین۔ اگرچہ اِس دنیا مین آرام ملنے کا یقین
نہین ہے مگر ہر طرح سے آرام حاصل کرنے کی گنجایش ضرور ہے۔ جو مصیبت آئے اُسکو اگر
جوانمردی سے برداشت کرلین تو وہ بہی آخر کو بہبودی کا باعث ثابت ہو کر رہتی ہے۔

سنیکا کا قول ہے کہ "انسان کو جو کسی طرح کی مصیبت و تکلیف لاحق ہوتی ہے اکثر وہی موجب راحت و آسایش ہوا کرتی ہے"۔ آرام سے پیشتر جو تکلیف اوسکا پیش خیمہ بنکر آتی ہے وہ باعث خوش قسمتی سمجھی جاتی ہے۔ ہیم ہولڈز[12] کو ایک دفعہ موسمی بخار سے بیمار ہوکر شفاخانہ سرکاری مین رہنے کا اتفاق ہوا چونکہ وہ ایک مدرسہ کا طالب علم تھا اِسلئے اوسکی تیمار داری وغیرہ مفت ہوئی اس اثنا مین اسکے تھوڑے سے سرمایہ مین سے جو رقم پس انداز ہوئی اوس رقم سے اوس نے ایک خوردبین خرید کی۔ اوس آلہ کی خریدنے سے اوسکو علم کا شوق پیدا ہوا یہان تک کہ وہ ایک مشہور فلاسفر ہو کر رہا۔ مذکورۂ بالا بیان سے ناظرین خوب سمجھ سکتے ہین کہ بخار کی تکلیف جو اول مین اوس طالب علم کو سخت ناگوار معلوم ہوتی ہوگی آخر مین چلکر وہی اوسکو علم کا شوق دلانے اور فلاسفر بنانے کی موجب ہوئی۔

کاس ٹیلر[13] کا بیان ہے کہ "سوانہ رولہ[14] نامی مشہور آدمی نے جس مصیبت مین وقت گذارا بہ نسبت اسکے اگر وہ کسی دوسری حالت مین کہ جو اوس سے بہتر ہوتی زندگی بسر کرتا تو اُسکا نام تاریخی دنیا مین اسطرح مشہور نہ ہوتا۔ اور اوس نے عام فائدے کی غرض سے جو چیزین ایجاد کی تھین وہ بھی نہ ایجاد کرسکتا۔ جن مصیبتون سے اوسکا جگر پاش پاش ہوا تھا اور حسرت و حرمان کی کٹھن گھڑیان جھیلنی پڑی تھین آخر مین اونہین سے اُسکو دایمی شہرت حاصل ہوئی۔ اِسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک حسین لڑکی پر فریفتہ ہوگیا تھا اور ہر وقت اوسی کے خیال مین منہمک رہتا تھا۔ مگر لڑکی کے واسطہ دارون نے۔

سوانح رولہ[14] کو اسکی عدم قابلیت اور جہالت کیوجہ سے حصول مقصد کیطرف سے بالکل
مایوس کر دیا تھا یہ اوسی کا نتیجہ تھا کہ اوس نے جان توڑ کر حصول علم مین کوشش کی اور
بالآخر ایک نامور شخص بنگیا"۔ ایک زمانہ سے بنی نوع انسان رنج کی حقیقت اور اوس کی
علت کی تحقیق مین مصروف ہین چنانچہ ابتک اِس تحقیق کی متعلق جو نتایج ظاہر ہوئے ہین اُن
مین سے چند ذیل مین بیان کئے جاتے ہین۔
کسی نے دریافت کیا ہے کہ دنیا مین چند شیاطین ہین کہ جنکی طرف سے تکلیف پُہنچتی ہے
یونانی[15] لوگون کا قول ہے کہ "دیوؤن کے آپسمین نااتفاقی ہونیکی وجہہ سے بُرائی اور
بدی پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگون کا خیال ہے کہ رنج و راحت یہ دونون تقدیری امر ہین
اور گذشتہ جنم مین کئے ہوئے کامون کا نتیجہ ہین اور یہی خیال ہندوؤن کا بھی ہے۔
عمل ہر ایک کے اختیار مین ہے کیونکہ انسان جیسا عمل کرتا ہے اوسکو ویسا ہی ثمرہ ملتا ہے
دو اور دو کی میزان کبھی پانچ نہین ہوتی۔ جسوقت ایپی کٹیٹس[16] جو پی ٹر کے ذریعہ سے
انسان کو مخاطب بنا کر کہتا ہے کہ "اگر مجھکو تیرا سا جسم اور تیری سی عادت و خصلت
بنانی آتی کہ جو رنج اور تکلیف سے محفوظ اور پاک ہوتی تو مین ویسا ہی کرتا لیکن کیا کرون
مجبور ہون کہ مجکو ویسا بنانا نہین آتا۔ لیکن تاہم مین نے تجکو ایک نہایت عمدہ اور اعلیٰ
چیز عطا کی ہے اور وہ جان ہے"۔ تمکو چاہئے کہ تم اسکو خدا کا ایک بے بہا عطیہ سمجھکر نہایت
خبرداری سے عیش و آرام کے ساتھہ رکھو۔ ایپی کٹیٹس کا قول ہے کہ "انسان کو جان سے
بڑھکر کوئی عمدہ چیز نہین عطا ہوئی ہے۔ اسلئے انسان پر اوسکی حفاظت دنیا کی اور تمام

چیزون سے زیادہ لازم ہے۔ اگر تو لایق ہے تو بے سمجھے اور لاپروائی سے جان جیسی عمدہ اور نایاب چیز پر کچھہ صدمہ نہونے دیگا"۔

اگرچہ سب کو غم غلط کرنا نہین آتا تاہم دنیا مین اچھا اور کارآمد ہونا یا خراب اور بیکار رہنا یا اچھا اور برا بننا یہ اپنے اختیار مین ہے۔ ایپکٹیٹس کا ایک دوسرا قول یہی کہ "عقلمند لوگ اپنی لیاقت سے بہت جلد رنج و محن کی مصیبت سے چھوٹ جاتے ہین۔ مگر بیوقوف لوگون کو اوسکے پھندے سے چھٹکارا پانیکے لئے ایک زمانہ درکار ہوتا ہی" اپنے ذاتی قصور کے سوا رنج و محن کا باعث کچھہ اور نہین ہو سکتا۔ اگرچہ انسان خود غیر کے قبضۂ اختیار مین کیون نہو۔ لیکن اپنے رنج و محن کا باعث وہ آپ ہی ہوتا ہی۔

اکثر لوگ رنج اور مہلک امراض مین موت کی تو چندان پروا نہین کرتے مگر ادنی ادنی تکلیفون سے گھبرا جاتے ہین حتی کہ زندگی سے بھی نفرت کرنے لگتے ہین۔ حالانکہ اون ادنے مصیبتون مین سے کوئی بھی مصیبت ایسی نہ پائی جائے گی کہ جو آسانی سے رفع ہو سکتی ہو اسمین شک نہین کہ جو خانگی جھگڑے اور بکھیڑے اپنی غلطی سے پیدا ہوتے ہین اگر وہ نابود ہو جائین تو خانگی آرام و آسایش کی کوئی حد نہ باقی رہے۔ اگر ہم خود ہی جھگڑے کرتے بیٹھے رہین اور اپنی خوشی اور مسرت کا خیال چھوڑ بیٹھین تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اگر دوسرے لوگ بھی ہم سے بری طرح پیش آئین تو بھی ہمکو انکی وجہ سے اپنے آرام و آسایش مین کسیطرح کی کھنڈت نہ ڈالنی چاہئے۔

اکثر مصیبتین ہم ہی اپنی غلطی یا بیوقوفی سے اپنے اوپر بلاتے ہین اور تھوڑے سے آرام

کی طرف خیال کر کے تمام عمر مصیبت مین کاٹتے ہین۔ مصیبت بطور خود کبھی نہین آتی بلکہ ہم خود ہی اوسکی طرف جاتے ہین۔ برویر کہتا ہے کہ "اکثر لوگ اپنی عمر عزیز داوقات قیمتی کو برے کامون مین صرف کر کے اونکو ناحق ضائع کرتے ہین"

آئندہ مصیبتون کا پہلے ہی سے خیال کر کے ہمکو قبل از وقت آزردہ نہونا چاہئیے اور جو مصیبتین ہم پر نہین آئینگی اونکے خوف سے کبھی دل شکستہ نہونا چاہئیے۔ بلکہ جہانتک ممکن ہو ہمکو رنج و مصیبت دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ یہی عقلمندی ہے اکثر ایسا بیان کیا جاتا ہے کہ فلان شخص بہت محنت کرنے سے بیمار پڑا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو فیصدی نوی آدمی محض رنج سے بیمار نظر آئینگے۔

مذکورۂ بالا قول ذی ہوش لوگونکے لئے تو ٹھیک ہے۔ لیکن بچون کے لئے ٹھیک نہین ہے مشہور ہے کہ بچے بیفکر ہین۔ مگر یہ غلط ہے۔ بچے تو اپنی دلکو بیوجہ بھی رنجیدہ کرتے ہین اور اونکو تو ذراسی بات پر بھی غصہ آجاتا ہے۔ ذی ہوش لوگون کا آرام خود اونکے اختیار مین ہوتا ہے۔ مگر بچون کا رنج و غم اور خوشی و مسرت دوسرے لوگون سے متعلق ہوتی ہے۔ چنانچہ رشے ری نامی مشہور چابک سوار کا بیان ہے کہ "مین جب کبھی اپنے گھوڑے کو غصہ کے ساتھہ کوئی لفظ کہتا ہون تو ایک منٹ مین اوسکی نبض کی دس حرکتین معمول سے زیادہ بڑہجاتی ہین" خیال کرنا چاہئیے کہ جب گھوڑون کی یہ حالت ہی تو ہماری خفگی سے بچون کی حالت مین کیا کچھہ نہ تغیر پیدا ہوتا ہوگا۔

اگر چھوٹے بچے بیوجھہ بھی اپنی جان کو رنج دے لین تو اون پر اسکا الزام کچھہ نہین عائد

ہوسکتا ہان البتہ اگر واقفکار آدمی ایسا کرین تو ہر حالت مین وہ مستوجب الزام خیال کئے جائین گے ہمت سے اگر مصیبتون مین گھبرا نہ جائین تو بہت آسانی سے اونکو دفع کر سکتے ہین بقول شخصے ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود		مرد باید کہ ہراسان نشود	

امرسن[19] کا بیان ہے کہ "آندہی کا خوف جسقدر رکہ کسی محفوظ مکان مین بند رہنے کی حالت مین ہوتا ہے اوسقدر باہر نکلکر باقی نہین رہتا[؟]۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آیندہ مصیبت سے بچنے کے لئے طرح طرح کی صعوبتین اور سختیان جھیلنی پڑتی ہین۔ ایپی کیورس[20] کا قول ہے کہ "جس انسان کو تھوڑیسی راحت کافی نہین ہوتی اوسکو کسی چیز سے تشفی نہین ہوسکتی۔ کیا ہم اوس چیز کے حصول مین کوشش نہین کرتے کہ جو ہماری تشفی اور اطمینان کے لئے کافی نہین ہوتی۔" سینکا[1] کہتا ہے کہ "جس چیز سے ہمکو فائدہ نہین اوسکی ہمکو ضرورت بھی نہین اوس سے بیوجہ گران بار ہونا کیا ضرور ہے۔" کم عقل تو ایسی ہی بیفائدہ باتون مین اکثر کوشش کیا کرتے ہین۔ ایک دولتمند شخص نے سفر مین بہت سا فضول سامان مثل چوہیدان وغیرہ کے اپنے ہمراہ اس خیال سے لیا کہ شب کو سفر مین اگر چوہے ستائینگے۔ تو اونکو پکڑین گے اور شہد کا چھتہ اس غرض سے لیا کہ اگر شہد کی مکھیان ملینگی تو انکو اسمین رکھدینگے۔ ہمرن[21] نامی انگریز نے اپنی سفرنامہ مین ایک جگہ لکھا ہے کہ مجکو اثنا د سفر مین چورون کی ایک جماعت ملی۔ اور اوس نے میرا بہت سا اسباب لوٹ لیا۔ مگر مین نے اپنے دلکو یہ کہکر سمجھا دیا کہ سامان کم ہوجانے سے سفر کا باقی حصہ آرام سے طے ہوگا۔" مذکورۂ بالا

بیان کیطرح اکثر لوگ اس دنیوی بضرورت بوجھ سے اپنے تئین زیر بار کر لیتے ہین۔
ہرن ناحی مسافر کے مانند اپنے تئین آرام سے نہین رکھتے۔
مارکس اُرِی لیس کہتا ہے کہ "تمکو جسوقت کوئی رنج و مصیبت پہُنچے اُسوقت یہ خیال کرو کہ
اِس مصیبت کا برداشت کرنا اپنی بدقسمتی مین داخل نہین ہے بلکہ اوسکو مردانہ وار
برداشت کرنا ہماری خوش قسمتی ہے"۔ جو بات کہ موجب غصّہ ہوتی ہے اوس سے بڑھکر
خود اپنا غصّہ ہی باعث تکلیف و ایذا ہوتا ہے۔ اپنے خاندان کے جھگڑون اور قصون
سے اکثر لوگ اپنے دل کو بیوجہہ رنجیدہ اور ملول کر لیتے ہین۔ اگر کوئی شخص ہمکو عیب
لگائے تو اوس سے دس حصہ مین سے ایک حصہ بہی ہمکو رنج نہ کرنا چاہئے۔ اس لئے
کہ اگر وہ عیب ہم مین واقعی ہے تو ہمکو خوش ہونا چاہئے کہ ہم اوس سے مطلع ہوگئے
اور اگر وہ عیب ہم مین نہین ہی تو ناحق ہمکو اوس سے کیون آزردہ ہونا چاہئے۔
غصّہ انسان کا ایک بڑا بہاری دشمن ہے۔ امید مثل ایک دریاے ناپیداکنار کے ہے
مسرت کی تشبیہ بہشت سے دیجا سکتی ہے کہ جس سے انسان کو لطف حاصل ہوتا ہی۔
مصیبت کا رنج و فکر مصیبت کی اصل تکلیف سے بڑھکر رنج دہ ہوتا ہی۔ ایپکٹیٹس کہتا ہی کہ "جب
مجکو موت درپیش ہے تو پہر مین کیون رنج مین مرون۔ اگر مین پابجولان کیا جاؤن تو
اوسکا کیا غم۔ کوئی مجکو جلاوطن کرے تو مین اوسکو خوشی اور مسرت سے کیون نہ قبول
کرون۔ اگر کوئی مجھسے یہ کہے کہ مین تجکو قید کرونگا تو اوس سے اوسکا کیا مقصد پورا
ہو سکتا ہے وہ میرے جسم کو ظاہری حرکت سے قید مین رکھ سکتا ہے۔ مگر میرا دل کبہی

مغلوب نہین ہو سکتا - اگر ہم آرام سے نہ رہین تو اوسکا الزام ہمارے اوپر ہے -
سقراط[22] تیس (۳۰) ظالم بادشاہون کی حکومت مین رہا تھا - اور اپی کٹیٹس[9] باوجودیکہ ایک دنی
غلام تھا لیکن دیکھئے پھر بھی ہم اوسکے کسقدر مرہون منت ہین - اپی کٹیٹس کہتا ہی کہ "اگر لوگ
مجھسے یہ سوال کرین کہ ایسا شخص کسطرح آرام سے زندگی بسر کرسکتا ہی کہ جسکے پاس خرچ کرنے کو
ایک کوڑی نہو تن پوشی کے لئے کوئی کپڑا نہو اور رہنے کے لئے کوئی جھوپڑی نہو خدمت کے لئے
نوکر چاکر نہون اور چہرہ پر رنگ و روپ نہو - تو مین اُنکے جواب مین کہونگا کہ ہان اسحالت مین
بھی انسان خوشی سے زندگی بسر کرسکتا ہی - چنانچہ خداوند تعالی نے مثال کے طور پر تم ہی لوگون
مین ایک ایسا شخص پیدا کیا ہی - نظر عبرت سے مجھکو دیکھو کہ مین نہ کسی املاک کا مالک ہون
نہ کچھ دولت و ثروت رکھتا ہون نہ میرے رہنے کا کوئی مکان ہی اور نہ خدمت کے لئے نوکر چاکر موجود
ہین سطح زمین میرا فرش ہی اور گنبد نیلگون میرا سائبان - بقول شخصے ؎

"بستر اخاک کا ایک پارچہ کمل کی کلاہ	تاج خسرو سے یہی تخت سلیمان ہی یہی"

نہ مین بیوی رکھتا ہون اور نہ اولاد - اسپر بھی اب مجھے کسی چیز کی ہوس نہین ہے -
نہ کسی طرح کا رنج ہے او نہ ہراس - نہ کسی کا خوف ہے نہ خطر اس وقت مین بالکل آزاد ہون
مجکو کیا ضرور ہے کہ آرایشات دنیا کی خواہش کرکے اونمین پھنس جاؤن اور بیٹھے بٹھلائے
اپنی آزادی کو کھو دون - یہ کون عقل کی بات ہی کہ جس مصیبت سے مین کوسون دور بھاگتا
پھرتا ہون اوسی کو مین اپنے آپ اختیار کرون - کیا کسی نے کبھی میری زبان سے خدا
کی ناشکری کے کلمات اور بنی نوع انسان کی نسبت مکروہ الفاظ سُنے ہین - کیا کبھی کسی نے

مجھکو ملول خاطر اور پژمردہ پایا ہے تم نے کبھی نہین دیکھا ہوگا کہ مین نے کسی پر رشک وحسد کیا ہو۔ کیا جن لوگون نے مجھکو دیکھا ہے اونہون نے مجھکو اپنے دل کا بادشاہ نہین تسلیم کیا ہے"۔؟

غور سے دیکھنا چاہئے کہ ہم پر خدا کے کسقدر بیشمار احسانات ہین۔ اور اوسکے الطاف و عنایات کی کچھہ انتہا نہین ہے۔ لیکن ہم اسقدر ناسپاس ہین کہ کبھی اوسکی عنایتون کی قدر نہین کرتے ادنی ادنی چیزون سے اسکی الطاف وعنایات کا پتا چلتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہم اونکو کچھہ بھی خیال مین نہین لاتے۔ پیٹر[۲۳] کہتا ہو کہ "کھانے پینے کی چیزین جو کچھ کہ خدا نے ہمکو عطا کی ہین اونکو عام ہونے کیوجہ سے کم وقعت نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ خدا کی بزرگی اور عظمت ہم سے جسقدر ہوسکے اوسکو اپنے اوپر لازم گردانا چاہئے" اسحق والٹن[۲۴] کا بیان ہے کہ "ہم پر خدا کے احسانات ہر روز ہر وقت اور ہر لحظہ و ہر لمحہ جو ہوتے رہتے ہین اونکی قدر ومنزلت کرکے ہمکو اوسکا ممنون اور احسان مند ہونا چاہئے۔ جب دس آدمی ایک جگہہ جمع ہون تو اوسوقت خدا کی حمد وستایش سے کبھی غافل نہونا چاہئے۔ آپ ہی فرماتے کہ اگر نابینا آدمی بینا ہوکر عالم کی حسین وجمیل چیزین دیکھنے لگے تو وہ اپنے آپکو کیسا کچھ خوش نصیب نہ سمجھیگا۔ وہی باتین اور آرام کے ذرایع ہر روز تمکو بھی حاصل ہین۔ مگر افسوس کہ تم اونکا کچھہ بھی خیال نہین کرتے"۔

اپی کیورس[۲۵] کا قول ہو کہ "انسان کو جسقدر آرام اوسکے اغراض کے محدود ہونے سی حاصل ہوتا ہے اوسقدر لاانتہا دولت سے کبھی نہین ہوتا"۔ انسان کی آرام کے ممد ومعاون فرایع

خداوندتعالی نے بہت کچھ پیدا کئے ہین"۔ رسکین[24] کہتا ہے کہ "اپنے کہیت کی بہار اور درختون کے پہل پہول دیکہکر یا اچہا کہاتے وقت یا اچہا پہنتے وقت انسان کو جو خوشی و سرور ہوتا ہے توکیا یہ کل خوشی وآرام کے ذرایع انسانکے اختیار مین نہین ہین" جرمی ٹیلر[25] کہتا ہے کہ "مجہپر جو ایک بار چورون نے ہلہ کیا تہا اوس سے میرا کچہہ نقصان نہین ہوا جب تک میری پرورش کرنیوالے اور مدد دینے والے بہت سے دوست اور عنایت فرما زندہ ہین۔ اونکو مین ایسی ہی نصیحت کرتا رہونگا کہ میری بشاشت صورت خوش طبیعت اور صاف دلی کو چور نہین چرا سکتے جسکو اپنی آرام کے ذرایع حاصل ہون اور اونکو وہ ناحق کہودے اور اپنے آپ کو رنج کے کانٹون پر لوٹا کر سختی اوٹہائے تو اوس کو مصیبت کا خواہشمند سمجہنا چاہیئے"۔ ایپی کٹیٹس[9] کہتا ہے کہ اگر یہ بات مدنظر رکہی جائے کہ آفتاب و مہتاب و خشکی اور دریا خدا کی بنائی ہوئی چیزین ہین تو ہمکو اس خیال سے کچہہ رنج اور صدمہ نہین ہوگا کہ ہم بیکسی کیحالت مین جنگل مین زندگی بسر کرتے ہین۔

دوسرا باب

فرض منصبی ادا کرنے کی مسرت

اپنے فرض منصبی کی نسبت یہ ہرگز خیال نہ کرنا چاہیئے کہ وہ ہمکو محنت و مشقت مین ڈالنے والی اور رنج و تکلیف دینے والی شے ہی۔ بلکہ یہ سمجہنا اور سمجہانا چاہیئے کہ وہ ایک محبت کرنے والی رحم دل اور دنیا کے رنج اور فکر سے بچا کر ہمکو مثل والدین کے آرام دینے والی چیز ہے

اگر ہم بنی نوع انسان سے علیحدہ ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرین تو سمجھنا چاہئے کہ ہم خود غرض ہین - اور ہم پر خود غرضی کا الزام عائد ہوتا ہے - علاوہ ازین کنج عزلت اختیار کرنے کے بعد بسا اوقات انسان کو اپنی زیست بھی دوبھر معلوم ہونے لگا کرتی ہے - انسان کو دوسرون کے کام بھی آنا چاہئے - گویا یہ فرض ہے اور اس قرض کے ادا کرنے سے زندگی آرام سے گذرتی ہے اور اسکی وجہ سے ہمکو رنج و تکلیف نہین ہونے پاتی - اب یہان ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس زندگی مین مختلف قسم کی دقّتین اور مشکلین نہ پیش آیا کرین تو وہ کیسے خوش آیند ہو سکتی ہے -

جن عقلا نے اکثر کامون کو موجب راحت اور باعث آرام خیال کرکے اختیار کیا ہے اونکو اونمین آرام نہین نصیب ہوا بلکہ اونکی وجہ سے اونکو بدنامی نصیب ہوئی ہے[۲۶] انہی کا قول ہے کہ "محنت مین آرام ہے" - برولٹس[۲۷] نے کہا ہے کہ "نہین آرام اگر کچھ ہے تو اعلیٰ تمیز مین ہے" - اور سنیزر[۲۸] نے ملک کی ترقی مین آرام شمار کیا ہے - مگر اب ہمکو یہ دیکھنا چاہئے کہ آخر اونکے خیالات کہانتک صحیح تھے پہلے کے نام کو ہمیشہ کے لئے بٹہ لگا دوسرے کی زندگی فنا ہو گئی تیسرے سے سب لوگ منحرف ہو گئے - اور آخر کار وہ تینون کے تینون آرام و آسایش کی حسرت دل مین لیکر ملک عدم کو چل بسے - اگر کوئی یہ سمجھتا ہو کہ آرام و آسایش سے رہنا دولت پر منحصر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اسکے ساتھ مفلسی اور شکستہ حالی کا خوف و خطر لگا ہوا ہوتا ہے - اگر دولت کو سوچ سمجھکر اچھی جگہہ استعمال کرین تو آرام ملتا ہے یہ صحیح ہے مگر اسکی حفاظت کرنا بڑی مشکل ہے -

اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ آخر انسان کسطرح آرام حاصل کرتا ہے۔ مارکس اریلی اس کہتا ہی
"کہ فقط ایک تدبیر سے یہ مشکل آسان ہوسکتی ہے۔ وہ یہ کہ انسان اپنے دلکو رنج نہ دے
رنج اور راحت کو ہیچ خیال کرے۔ بیفائدہ کوئی کام نہ کرے۔ اور جس کام کو کرے اُسکو
نہ نظر حقارت سے کرے اور نہ تکبر و غرور سے۔ دوسرے شخص پر کسی کام کا بھروسا نکرنا
چاہئیے۔ ہم پر جو کچھہ گذرے یا آیندہ کے لئے قسمت مین جو کچھہ لکھا ہوا وسکو خالق برحق
کی مرضی سمجھکر اوس پر ہمکو صبر و شکر کرنا چاہئیے۔ موت سے کبھی ہراسان نہ ہونا چاہئیے۔
بلکہ ہر وقت خوشی کے ساتھہ اوسکا منتظر رہنا چاہئیے۔ کیونکہ جن عناصر اربعہ سے ہر ایک
ذی حیات کی ترکیب ہوئی ہے وہ ایک نہ ایک دن اپنی اصل کی طرف رجوع ہونیوالی
ہے" مگر مذکورۂ بالا بیان کے آخر مین جو موت کا ذکر کیا گیا ہے وہ بالکلیہ نہین کیا گیا ہی
کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ موت جسقدر خوفناک چیز سمجھی جاتی ہے اوس قدر ہم اوس کا اثر
لوگون کے دلون پر نہین پاتے۔

بیکن کا قول ہے کہ "موت کا خوف اور خیال سب ہی کو ہوتا ہے مگر اوسکا اثر اور اُس اثر
کا قیام ایک مین بھی نہین پایا جاتا۔ دیکھو کتنا ہی بُودا اور بزدل شخص کیون نہو جب وہ
جان دینے پر مستعد ہوجاتا ہے تو موت کی کچھہ بھی پروا نہین کرتا اور اوسکے دلمین ترس
ورحم کا مادہ ذرہ برابر باقی نہین رہتا۔ آبرو کے مقابلہ مین لوگ موت کی کچھہ حقیقت نہین
سمجھتے چنانچہ یہ تو زبان زد خاص و عام ہے کہ جان جائے آبرو نہ جائے"۔

اگر دوسرون کی حاجت روائی کیواسطے ہم اپنی جان کھپا دین اور دنیا مین طمانیت بار

زندگی اور انسان کی باہمی محبت پیدا کرنے کی غرض سے بدل وجان کوشش کرین تو پھر ہمکو موت سے کچھہ خوف وہراس نہ کرنا چاہئے۔ اس دنیا کے خرخشون سے بچانیکے لئے دوسرون کے ساتھہ بھلائی اور نیکی کرنے مین جو وقت صرف ہوتا ہے جیسا وہ کام آتا ہے ایسا اور کوئی کام نہین آتا۔ استقلال اور اطمینان کے ساتھہ ہم کو اپنی نیکوکاری کے نتیجہ کا منتظر رہنا چاہئے۔ اور جو کچھہ اپنے اوپر گذرے اُسکو موجب راحت خیال کرنا چاہئے۔ کیونکہ خدا جو کچھہ کرتا ہے اوس مین اوسکو ہمیشہ ہماری بھلائی منظور ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنے ارادون کے مطابق کچھہ نہ کرسکین تب بھی جو کچھہ ہم سے ہوسکے گا اس کا اثر ہم پر اچھا ہی ہوگا۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ ایک ہی آدمی سب کچھہ نہین کرسکتا۔

اپی کٹیٹس کا قول ہے کہ "تم مین ایسی قوت نہین کہ جو تم دوسرون کے بُرے خیالات کو جڑ سے نابود کرسکو۔ اس دنیا مین جسقدر برائیان ہین اون سب کو تم کسی طرح نہین رفع کرسکتے ہو۔ مگر خود تم مین جو بُرائیان ہین اونکو تم بیشک دور کرسکتے ہو۔ تم رنج و خوف۔ بڑائی۔ غرور۔ حسد۔ دنیا کی محبت اور بے ادبی کو دل مین جگہہ مت دو۔ اگر تم خدا پر بھروسا رکھوگے اور اوس سے لو لگاؤگے اور اوسکے اطاعت گذار بندے بنکر رہوگے تو بیشک تم اون بُرائیون کو دور کرسکوگے"۔

اکثر لوگون کا خیال ہے کہ اس سے بڑھکر انسان کے لئے کوئی امر موجب راحت نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے ارادے مین کامیاب ہو۔ مگر رسکین کا قول ہے کہ "جو شخص آزاد ہین کیا

وہ آرام مین ہین - نہین بلکہ وہ بہی ہماری طرح رنج اوٹھانے مین ہمارے شریک ہین -
مثلاً حیوانات کہ جو بالکل مطلق العنان ہین وہ بہی کسی طرح آرام مین نہین ہین" بعض
کوتہ اندیش لوگ خیال کیا کرتے ہین کہ جو وقت عیاشی مین گذرے اوس سے بہتر کوئی
عیش وآرام نہین ہے - لیکن اگر فی الحقیقت دیکہا جائے تو عیاشی مین عیش ذرا بہی نہین
حاصل ہوتا جسقدر رنج اور جسقدر مجبوری انسان کو اوسوقت حاصل ہوتی ہے کہ جسوقت
وہ تمام وکمال اپنے دل کے قابو مین ہوجاتا ہی اُسقدر اور کسیطرح نہین ہوتی جیسے شراب پینے
کی عادت یا ایسی ہی اور کوئی لت - شراب پینے سے اول تو سرور معلوم ہوتا ہے مگر آخر
کو وہ زہر ثابت ہوکر رہتی ہے - اگر ایک مرتبہ شراب پی جائے تو ضرور ہے کہ دوسری مرتبہ
بہی اوسکی خواہش پیدا ہو - ایسا ہی اور دوسری بُری عادتونکا خاصہ ہی - اکثر مُنشّی چیزون
کے استعمال سے انسان اونکا عادی ہوجاتا ہے - لیکن اون سے آرام وراحت ہرگز نہین
حاصل ہوتی - بُری عادتون کے ترک کرنے کیوقت بہت سی دقتون اور مشکلون کا سامنا
ہوتا ہے - بُری عادتون کے اختیار کرنے مین انسان کو اول تو آرام معلوم ہوتا ہی - لیکن
وہ آرام بہت جلد نابود ہوجاتا ہے - اور آخرکار باعث رنج ومصیبت ہوکر رہتا ہی -
اپنے دل پر قابو یافتہ ہونے مین گو اول اول کیسی ہی دشواریان کیون نہون - لیکن اگر
رفتہ رفتہ اوسکو اپنے قابو مین لایا جائے تو آسانی کے ساتہہ اپنے قابو مین آسکتا ہے - اپنا
دل اپنے قابو مین رکہین تو اوس سے بڑہکر بہادری اور خوشی کسی دوسری چیز مین نہین ہی
بالکل سُست مٹہے کرایہ کے یابو کو بار بار چہڑیان مار کے چلانیوالے کو ایک عمدہ گہوڑا دیکر تماشا

دوڑانا دشوار ہے - کیونکہ اوسمین زیادہ لیاقت اور قوت درکار ہوتی ہے - اسیطرح اگر غلام کے مانند بے اختیار اور غیر قابو دل کو بار بار چوکا دے کر اپنے اختیار مین رکھا جائے تو اوس سے زیادہ مسرت حاصل ہوتی ہے -

سر ٹی براؤن کا قول ہے کہ "جو شخص اپنے دل کا مالک بنگیا اوسکو پہر دنیا کی بادشاہت اور دولت کی کچھہ پروا نہین رہتی" - کیونکہ جو لوگ عزت - رتبہ یا اعلے درجہ رکھتے ہون وہ فی الحقیقت بڑے آدمی نہین ہین - جنکو اپنا دل اپنے قابو مین کرنا نہین آتا انکو اگر بادشاہت بہی حاصل ہو تو بہی وہ بادشاہ نہین ہین - اگر سادہو خاک مین پڑا ہو گو وہ مفلس ہی کیون نہو اور اکیلا ہی کیون نہ بھٹکتا پہرتا ہو تاہم وہ دنیا کا بادشاہ ہے کیونکہ اس طرح پر اوسکو دین حاصل ہے اور دنیا دین کے ذیل مین ہے - یہی وجہ ہے کہ دنیا کے لوگ بھی انکی عزت کرتے ہین اسکی نسبت پی رس اور سی نی اس کا اسطرح مباحثہ ہوا -

سی نی اس - تم اگر شہر اٹلی پر قابض ہو جاؤ تو پہر کیا کروگے ؟

پی رس - مین سسلی جزیرہ فتح کرونگا -

سی نی اس - اوسکے بعد ؟

پی رس - امریکا -

سی نی اس - فرض کرو کہ تم نے کل دنیا کو فتح کرلیا - اوسکے بعد کیا کروگے ؟

پی رس - پہر مین آرام لونگا - اور اپنی عمر خوشی مین گذارونگا -

سی نی اس - پہر ابہی اپنی زندگی خوشی وخرمی مین کیون نہین بسر کرتے - اگر ہفت اقلیم

کی سلطنت حاصل ہو تو بھی آرام وچین کے مقابلہ مین انکی کچھہ حقیقت نہین ہلیپس[۳۱] کا قول ہی کہ "کل دنیا کے سامان عیش کی وسعت دیکھ کے انسان اوسکے مقابلہ مین اپنے تئین بالکل ہیچ خیال کرتا ہے اور اوسکو نا امیدی ہوتی ہے کہ اگر ہمکو بادشاہت بھی حاصل ہو تو گویا کل دنیا مین سے ایک کونہ بھی نہ حاصل ہوا۔ بیکن[۱۱] کا قول ہے کہ "بادشاہت کے مرتبہ کو پہنچنے مین بہت سی مشکلات اور دقّتون کا سامنا ہوتا ہے۔ بادشاہ برجون کے مانند ہین دیکھنے والے اونکو بڑے آرام وچین مین جانتے ہین۔ دراصل اگر دیکھا جائے تو اونکو چین کے ساتھہ ایک جگھہ بٹھینا کبھی نصیب نہین ہوتا"۔ افلاطون[۳۲] نے اپنی کتاب مین جسکا نام ری پبلک ہے ایک نقل لکھی ہے کہ "پہلے زمانہ مین موت کے بعد ہر ایک روح کو اگلے جنم مین اپنی خواہش کے مطابق حالت اختیار کرنیکے لئے آزادی تھی۔ چنانچہ یولیس[۳۳] نے اس بات کی خواہش اور کوشش کی کہ مین دوسری دنیا مین ایک خوش باش اور فارغ البال آدمی کی طرح زندگی بسر کرون۔ اور جب اوسکی خواہش پوری ہوگئی تو وہ بہت خوش ہوا۔ اور اس آرام وآسایش کا پتا اوسکو اوسوقت تک نہین ملا کہ جبتک اس کے دماغ مین زمانہ کی ہوا وحرص سمائی رہی"۔

انسان کے لئے اوسکا وجود ہی ایک بڑی سلطنت ہی۔ حضرت سلیمان[۳۴] علیہ السلام کا قول ہی کہ "جس نے اپنی زبان ودل کو اپنے اختیار مین رکھا ہے گویا وہ ایک شہر پر قابض و مسلط ہونیوالے شخص سے بھی زیادہ بہادر ہے"۔ اپنا دل اپنے قابو مین لانا یہ بہت بڑی حکومت ہی۔ یہ صفت تھوڑا ہی ملتی ہے۔ اوسکو حاصل کرنے کیواسطے اول خود کو حاصل کرنا پڑتا

ہے وہ اپنا طریقہ ٹھیک رکھیگا تو تب ہی وہ اوسکو حاصل ہوگی - کیونکہ جو محنت کرتا ہے اسکی محنت کبھی رائگان نہین جاتی -

ارسطو کا یہ قول حیرت کے قابل ہی کہ "بیوپاری اور تجارت پیشہ لوگ جیسا کہ چاہیئے ویسے نیکمزاج اور فیاض دل نہین ہوتے - " ارسطو کا یہ قول شاید اگلے زمانہ کے یونان کی لوگون پر صادق آتا ہوگا - مگر موجودہ زمانہ مین تو کسیطرح اوسکی صحت نہین پائی جاتی - ایک دوسرے موقع پر اوس نے اپنے اس قول کے خلاف یہ بھی لکھا ہے کہ "جس کسب مین اپنے کو کچھہ فرصت ملے اوسکو اختیار کرنا چاہیئے - " نیک طریقہ کے واسطے جس بات کی ضرورت داعی ہو اوسکو ضرور اختیار کرنا چاہیئے -

انگلینڈ مین اکثر لوگون کا کسب کھیتی - بیوپار - اور قسم قسم کے کارخانے وغیرہ ہین اور طرح طرح کے کسب و کمال سے لوگ اپنی گذر اوقات کرتے ہین ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ بیوپار کیوجہ سے وہان کے لوگ فیاض نہین - اپنی زندگی جس طریقہ سے چاہین اختیار کرسکتے ہین اکثر لوگ غریب کی زندگی پر ہنستے ہین اور حاکم یا بادشاہ بڑے لایق آدمی کو بھی نظر حقارت سے دیکھتے ہین - فیاضی اور کشادہ دلی سے بیوپار کرنے مین انسان کو پوری کامیابی ہوسکتی ہے - رسکن نے صنعت و حرفت کے متعلق جو کچھہ بیان کیا ہی وہ مناسب کمی و بیشی کے ساتھ انسان کی زندگی پر علی العموم منطبق ہوسکتا ہے - اوسکے بیان کا مدعا یہ ہی کہ "انسان جو کام کرتا ہے وہ خواہ اہم ہو یا معمولی - اگر وہ حسب دلخواہ ہوتا ہے تو اوسکے انجام دینے مین اوسکو ایک طرح کا لطف حاصل ہوتا ہے - جو کام اچھی غرض پر مبنی ہو اوسکو بلا تامل کرنا چاہیئے

بقول شخصے - در کار نیک حاجت ہیچ استخارہ نیست - اگر تمام پیشہ جات کو عمدہ ہی تسلیم کر لیا جاوے تب بہی ہر ایک پیشہ مین کچہہ نہ کچہہ فرق ضرور رہو گا - یہ ضرور نہین کہ انسان کو ہر ایک پیشہ مین کامیابی ہی حاصل ہوا کرے - جو کام کہ آسانی اور سہولت کے ساتہہ انجام پا سکے اوسی کو اختیار کرنا چاہئے تاکہ آرام سے زندگی گذر جائے ؟

تاریخ مین جن بہادرون کا ذکر ہے اونکی بہادری سُن کے تو ہم حیرت کرتے ہین مگر یہ نہین سمجھتے کہ اس زندگی مین ہر فرد بشر کو اون بہادرون کیطرح اپنے جوہر مردانگی دکہائے بغیر کوئی چارہ ہی نہین ہے - نیکی اور بدی کو آزادی کے ساتہہ اختیار کرنے کا حق انسان کو دیا گیا ہے - بدی سے بچنے کی کوشش کرنا اگر سچ پوچھئے تو کچھہ کم بہادری کا کام نہین ہے -

بعض لوگون کا خیال ہے کہ موجودہ زمانہ مین زندگی بڑی کٹھن اور رنج آلود ہے انسان کو سابق کے موافق اب آرام نہین ملتا اور زندگی کے جہگڑے بکہیڑے تو زمانہ قدیم سے چلے آتے ہین مگر اس زمانہ مین چونکہ ہماری حفاظت کا پورا پورا بندوبست ہے اس لئے ہمکو کچہہ خوف و خطر نہین ہے - لیکن ہمکو کبہی اسکا خیال ہی نہین ہوتا - اسمین شک نہین کہ اس زمانہ مین ہمکو بہت محنت کرنی پڑتی ہے - لیکن اگر بحد محنت نہ کیجائے تو چندان نقصان اور ضرر نہین پہنچ سکتا - ہمکو اب سر اوٹھانے کی فرصت نہین ملتی - بالفعل ہمارا وقت کام مین گذرنے سے دل خوش رہتا ہے - سرسری طور پر دیکھا جائے تو لیاقت و قابلیت کی قدر جیسی اس زمانہ مین ہوتی ہے اور محنت شاقہ کا جیسا یقینی ثمرہ ہم کو

اسوقت حاصل ہوتا ہے ویسا اورکسی زمانہ مین نہین حاصل ہوتا تہا۔
جو کام کہ شروع کیا جائے اور اوسکے اختتام مین دیر ہو تو امید کو ہاتھہ سے نہ دینا چاہئے اگروہ کام جلد ختم ہوجائے تو اوسوقت غرور و تکبر بہی نہ کرنا چاہئے۔ جسوقت اوسمین غلطی ہوتی ہے اوسوقت ہم قسمت پر الزام رکھتے ہین۔ سنیکا نے ایک جگہہ اپنی تحریر مین بیان کیا ہے کہ "میری بیوی کی باندی ہرپاسٹ آنکھونسے معذور تہی۔ لیکن وہ اپنے آپکو ایسا نہ خیال کرتی تہی بلکہ وہ یہ سمجہتی تہی کہ مین اندہی نہین ہون مکان ہی مین اندہیرا ہے۔ گو سننے مین یہ بات قابل مضحکہ معلوم ہوتی ہو لیکن دراصل اگر دیکہا جائے تو ہمارا خیال بہی بعینہ اوس لونڈی کی طرح ہے۔ اگر کسی حریص سے اوسکی حرص کی نسبت سوال کیا جائے تو وہ یہی جواب دیگا کہ مین حریص نہین ہون بلکہ اس شہر مین بغیر حریص پیدا کئے دوسرے طریقہ سے زندگی بسر کرنا ممکن نہین ہے۔ مجہکو ظاہری ٹیپ ٹاپ کی کچھہ پروا نہین ہے۔ لیکن کیا کیا جائے بغیر اسکے کچھہ چارہ نہین ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ ہر شخص اپنے عیب کو دوسرون پر ڈالنا چاہتا ہے"۔
دنیاداری کے متعلق اگر کوئی راستہ اختیار کر لیا جائے تو اوسوقت یہ سمجہنا چاہئے کہ ہم واقفکار رہبر کی رہبری مین ہین اور یہہ ہمکو ضرور ہے کہ ادہر اودہر بھٹکنا چھوڑ دین ہر انسان کے ساتھہ اوسکا راہ راست تبلانے والا ہادی اور رہبر موجود رہتا ہے یہ سچ ہے کہ مذہب ایک عمدہ راستہ تبلانے والا ہے۔ مگر اوسمین بہت سی وجوہات سے شبہہ پڑتا ہے اکثر موقع اور محل مین گفتگو کی مخالفت کی گنجایش ملتی ہے۔ اعتقاد کی نسبت اکثر شبہات پیدا

ہوتے رہتے ہین اور اسمین حیص بیص کی نوبت آتی ہے اگر ہمکو کوئی کام اختیار کرنےمین شبہہ واقع ہو تو اُسوقت ہمکو بجائے خود یہ سوال کرنا چاہئے کہ جو کام ہمکو کل کرنا تہا وہ ہم کر چکے ہین یا نہین۔ ایک ہی کام یا ایک ہی ارادہ سے عمر آخر نہین ہوتی عمر کے آخر ہونے تک ہر روز نئی تیاری کرنی پڑتی ہے۔ حواس خمسہ کو فتح کرنیکے لئے اپنی عادت اپنے اختیار مین رکھنی پڑتی ہی اور خود اپنی ذرا ذرا حرکتون پر نظر رکھنی ضرور ہوتی ہی۔

معمولی اور ادنیٰ باتون کو وقیع اور قابل لحاظ بنانے کی زمانہ سلف سے آجتک لایق لوگ تعریف کرتے آئے ہین چنانچہ ایک نقل ہی کہ "کسی نے اپنے لڑکے کو پہل دیکر اوسکو توڑنے کے لئے کہا۔ جب وہ پہل اوس نے توڑا تو اوس سے پوچہا گیا کہ اسکے اندر کیا ہے اُس نے جواب دیا کہ اوس مین ننہے ننہے بیج ہین۔ باپ نے لڑکے سے بیجون کے پہوڑنیکی بہی فرمایش کی اور جب وہ اونکو پہوڑ چکا تو اوسنے اوس سے پوچہا کہ اِن کے اندر کیا ہے لڑکے نے جواب دیا کہ اسکے اندر تو کچہہ بہی نہین ہے۔ باپ نے کہا اے بیوقوف لڑکے تجہکو اِن کے اندر کچہہ نظر نہین آتا اسکے اندر تو ایک بہت بڑا درخت ہی" درحقیقت اِس دنیا مین کوئی چیز معمولی یا ایسی نہین ہے کہ جو نظر انداز کیجائے۔ اسلئے ضرور ہی کہ چہوٹی چہوٹی چیزون اور معمولی باتون کیطرف بہی غور اور تامل کیا جائے۔ مثلاً تم اگر یہ چاہو کہ تمکو غصہ کبہی نہ آئے تو تم اپنے غصہ کو کبہی ترقی مت دو۔ اور جس بات سے غصہ کے ترقی پکڑنے کا اندیشہ ہو اوسکی مت اختیار کرو۔ پہلے خاموش رہکر دیکہو کہ تم کو غصہ آتا ہی یا نہین۔ اِس تدبیر سے یہ ہوگا کہ اگر اس سے قبل تمکو ہر روز غصہ آتا تہا تو اب روز نہین

دوسرے روز آئے گا۔ اور پہر دو دن کے بعد اور پہر چار روز کے بعد علی ہذا القیاس کم
ہوتے ہوتے مہینون اور برسون غصہ نہین آئیگا اور پہر اوسکی عادت بالکل چہوٹ جائیگی
یہ خوب یاد رکہنا چاہیئے کہ کوئی عادت دفعتاً نہین ترک ہوا کرتی۔ بلکہ تبدریج اُسکا دفعیہ
ہوا کرتا ہے۔ اگر تمکو اس بات کا یقین ہوجائے کہ تمکو اب غصہ نہین آتا اور غصہ کی بات
سُنکر غصہ کو ضبط کرسکتے ہو تو تمکو خوش ہونا چاہیئے کہ تم نے سیدہی راہ حاصل کرلی ایمرسن[19]
کہتا ہے کہ "ایک آدمی بہشت مین داخل ہوا دہان اوس نے بہت سے دیوتا تخت پر
جلوس فرما دیکہے۔ سوائے اون دیوتاؤن اور اوس آدمی کے دہان اور کوئی نہ تہا۔
دیوتاؤن نے اوس آدمی کو دعائین دیکر تخت پر بیٹہنے کے لئے اشارہ کیا اس اثنا مین
ایک طوفان اوٹہا اور وہ اوس آدمی اور اون دیوتاؤن کے درمیان حائل ہوگیا۔
اوس وقت اوس نے دیکہا کہ مین ایک جم غفیر مین کہڑا ہون اور وہ تمام مجمع حالت
اضطراب مین ہے۔ یہ تنہا آدمی اوس مجمع کی نقل وحرکت کو کسی طرح نہین روک سکتا تہا۔
اور نہ وہ اوس مجمع مین اپنی مرضی کے موافق کچھہ کرسکتا تہا۔ اس عرصہ مین طوفان فرو ہوا
اور اوسکو پہر وہی دیوتا تخت پر جلوس فرما نظر آئے اور اُسنے اونکے روبرو مثل سابق کے اسوقت
بہی تنہا اپنے ہی آپ کو پایا۔" ایمرسن[19] کا قول ہے کہ "جو نیک آدمی ہوتے ہین وہ اس
قسم کے گروہ مین پہنسنے پر بہی اپنے دل کو اسطرح استوار اور مضبوط رکہتے ہین کہ جیسے وہ تنہائی
مین رکہہ سکتے ہین۔"
ہم اپنے دل کو خود مطئین رکہہ سکتے ہین۔ مارکس ارس لی اس کہتا ہی کہ "اکثر لوگ جنگل مین

یا دریا کے کنارون اور پہاڑون پر اپنے آرام کے لئے مکان بناتے ہین اور اُنکو ایسی جگھہ بہت پسند آتی ہے - مگر ایسی جگھہ آرام کی خواہش کرنا سراسر کم فہمی کی نشانی ہے اگر تم چاہو تو تم بطور خود آرام حاصل کر سکتے ہو - انسان کا دل مطمئین ہونا چاہئے اُس سے جس طرح دنیا کا رنج محو ہوتا ہے اوس طرح کسی اور تدبیر سے نہین ہوتا اور اگر اطمینان قلب کے ساتھہ نیک روشنی بھی نصیب ہو تو اُسوقت آرام و چین کی کچھہ حد ہی باقی نہین رہتی" مہابہارت مین لکھا ہے کہ "جو شخص اپنا دل اپنے قابو مین رکھتا ہو اور وہ شخص کہ جو اپنے دل پر قابو نہ رکھتا ہو تو اون دونون کو جنگل مین رہنے کی کیا ضرورت ہے - کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ جس شخص کا دل اوس کے قابو مین نہ ہوگا وہ جہان رہیگا اوس کے لئے وہی مکان جنگل بن جاویگا -"

جو شخص اپنا دل خوش رکھہ سکتا ہے اوسکے مانند کوئی دوسرا شخص خوش نصیب نہین ہوسکتا بوئتھیس کہتا ہے کہ "جو نیک مزاج ہوتے ہین وہی لایق شخص ہوتے ہین اور جو لایق ہوتے ہین وہی نیک مزاج بھی ہوتے ہین - اور نیک آدمی ہی خوش نصیب کہلائی جاسکتے ہین" مگر جس شخص کو اپنی نیک چلنی اور دوسرونکی حاجت براری کا خیال نہین ہوتا اوس کو دنیوی چین و آرام کبھی حاصل نہین ہوسکتا - انسان کو چاہئے کہ اپنے دل بہلانے کے لئے عمدہ خیال پیدا کرے - اور گذشتہ باتون کا رنج و افسوس اپنے دل مین کبھی گذرنے نہ دے اور آیندہ جن باتون سے پشیمانی حاصل ہونے کا اوسکو اندیشہ ہو اون سے پرہیز اختیار کرے - جب انسان اپنا برا خیال دور کردیگا اور اپنی خواہشات پر قابو اور

اختیار پائے گا اور اپنے عمدہ خیالات کو روز بروز ترقی دیگا تو اسمین شک نہین کہ وہ
اس طریقہ سے عمدہ طور پر زندگی بسر کریگا - انسان کو خود غور اور خوض کرنا چاہیے
کہ اوسکو اپنے دل مین کس قسم کے مفید خیالات پیدا کرنے چاہئین - انسان کے ڈہنگ
اور وضع اوسکے خیالات کے موافق ہمیشہ بدلتے رہتے ہین - اسلئے کہا جاتا ہے کہ بُری
باتون اور بُرے خیالات کو اپنے ذہن نشین کر کے انسان کو اون کیطرف نہ مائل ہونا چاہیے
رسکین[۴] کا قول ہے کہ "گدلا پانی رفتہ رفتہ خود بخود صاف ہو جاتا ہے - اوسی طرح انسان
کا مکدر اور غبار آلود دل بہی صاف کرنے سے صاف نہین ہو سکتا - اسکی صفائی اگر
مقصود ہو تو اوسکو روکنا اور ٹہیرانا چاہیے اور جب خاطر جمع ہو جائے تو پہر اوسکو اسطرح
مکدر اور غلیظ نہ کرنا چاہیے کہ جسطرح پانی کو اوسمین مٹی اور پتہر پہینک کر غلیظ کیا کرتے ہین"
سقراط[۲۲] کا قول ہے کہ "غیر منصفی کی سزا موت یا زدوکوب نہین ہو سکتی - ایکبار غیر منصفی
کرنے سے جو پہر روز بروز غیر منصفی ہی کی ضرورت داعی ہوتی رہتی ہے بس یہی اوسکی
ٹہیک سزا ہو سکتی ہے" - سقراط[۲۲] جیسے لایق اور نیک مزاج آدمی دنیا مین بہت کم ہونگے -
زینوفان[۳۹] - سقراط[۲۲] کی نسبت کہتا ہے کہ "یہ ایسا خدا ترس تہا کہ اوس نے خلاف حکم خدا کے کوئی
کام نہین کیا وہ اتنا منصف مزاج تہا کہ بہت چہوٹی باتون مین بہی کبہی کسیکو اُس نے
رنج نہین دیا بلکہ جن جن آدمیون کو اوس سے ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا ہے اُن کو
اوس نے مشکل کیوقت مدد دی ہے اس کا چال چلن ایسا تہا کہ اوس نے نیک باتون
کو چہوڑ کر عیش و آرام کا پیچہا نہین کیا وہ اتنا لایق تہا کہ بہلائی اور برائی کی تمیز مین اوسکو

کبھی بھول اور چوک نہین ہوئی۔ اور نہ اوسکو کبھی کسی سے صلاح لینے کی ضرورت پڑی جیسے
وہ مشکل سوالون کا جواب دینے مین اور دوسرونکو سمجھانے مین بہت ہوشیار تھا۔
ویسے ہی دوسرون کے امتحان کرنے اور اون کی غلطی تبلانے مین اور اونکو نیک طریقہ
اور بزرگی کا راستہ سمجھانے مین بھی وہ بہت تیز اور چالاک تھا۔ حقیقت مین وہ بہت
لایق آدمی تھا۔ اگر کسی کو میرا قول درست نہ معلوم ہو تو وہ سقراط[۲۲] کے طریقہ کا دوسرے
لوگون کے طریقہ سے مقابلہ کر کے خود تصفیہ کر سکتا ہے"۔
مارکس آرسی لی اس نے انٹونی[۲۳] اس کی نسبت لکھا ہے کہ "اوسکے سب کام عمدہ اور دلپسند
تھے اور اوسکا عقیدہ بھی درست تھا وہ غریبون اور امیرون کو ایک نظر سے دیکھتا تھا
وہ اعلےٰ درجہ کا خوش اخلاق تھا اوسکو فضول تعریف سے نفرت تھی اور اُسکو کل علوم وفنون
حاصل کرنے کی بیحد کوشش تھی۔ بغیر سمجھے بوجھے اور جانچے پرتالے وہ کوئی بات زبان
سے نہین نکالتا تھا۔ جو شخص نافہمی سے اوسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اون پر
وہ کسی قسم کا الزام نہین رکھتا تھا۔ وہ کسی کام مین عجلت نہین کرتا تھا۔ وہ لگائی بجھائی
سے سخت متنفر تھا۔ اوسکو ہمیشہ عمدہ چال چلن اور نیک روشگی کی تلاش رہتی تھی۔ وہ
کسی کی شان مین اپنی زبان سے ناشایستہ الفاظ نہین نکالتا تھا۔ وہ ہرگز بُزدلا یا
شکّی اور خلاف تہذیب پیرایہ سے عیب کرنیوالا نہ تھا۔ خور و نوش۔ پوشاک و آسایش
اور نوکرون اور چاکرون کی نسبت اوسکو زیادہ ہوس نہ تھی وہ بڑا محنتی اور نہایت
بردبار شخص تھا۔ وہ کھانے پینے مین حد اعتدال سے تجاوز نہین کرتا تھا۔ اور دوستون

کا بڑا رفیق تہا۔ مجلس مناظرہ مین اپنے مخالفون کی سخت کلامی اور ترش روئی سے
اوسکو کبہی کسی طرح کا رنج نہین ہوتا تہا۔ اگر کوئی اوسکو نادرا ور نئی بات بتلاتا تہا تو
وہ اوسکا نہایت ممنون ہوتا تہا۔ وہ ہرگز باطل اعتقاد شخص نہین تہا بلکہ راسخ الاعتقادی
کے ساتھہ اپنے مذہب کا پابند تہا۔ اگر تم اسکی طرح شہرت عام اور بقاے دوام کی عزت
حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمکو بہی اسی کا طرز زندگی اختیار کرنی چاہیئے۔"
اسطرح پر اگر تمکو طمانیت قلب حاصل ہوجائے تو سمجہنا چاہیئے کہ تمکو دنیا جہان کی نعمت ملگئی
ایک جگہہ اپی کی ٹیٹس بنی نوع انسان سے سوال کرتا ہے کہ "تجہکو معلوم بہی ہی کہ دنیا مین
اعلے درجہ کا انعام کیا ہی۔ وہ انصاف اور لیاقت ہی اگر یہ بہی حاصل ہوجائے تو اس سے
بڑہکر کونسا انعام ہوسکتا ہے جب تو کسی اکہاڑے مین لڑکر کشتی جیت لیتا ہی اور تیرے
سر پر دستار فخر و عزت باندہی جاتی ہے تو تو اوسوقت اپنے دلمین خیال کرتا ہی کہ مجہکو بہت
بڑا انعام ملا اور میری بہت عزت و توقیر کی گئی۔ پس تجہکو یاد رکہنا چاہیئے کہ دنیا مین نیکنامی
سے بڑہکر اور کوئی انعام نہین ہے۔" دنیا کی نیکنامی کوئی معمولی چیز نہین ہی مگر اُسکا حصول
بالکل انسان کے اختیار مین ہے۔

باب سوم

کتابون کی قدر و منزلت

زمانہ موجودہ مین جس کتاب کی خواہش ہوتی ہے وہ بڑی آسانی کے ساتھہ پڑہنے کے

سلئے دستیاب ہوسکتی ہے - ہمکو خدا کا بیحد ممنون ہونا چاہیئے کہ اُسنے ہمارے لئے حصول علم کے ذرایع اسقدر سہل اور آسان کردئے ہین ریچرڈ بری نے ۱۳۴۴ء مین علمی مسرت کی نسبت ایک کتاب لکھی ہی اوسمین اُس نے کتابون کی قدر و منزلت بیان کی ہی وہ کہتا ہی کہ "کتاب یہی ہماری اوستاد ہی وہ ہمکو بغیر تادیب اور زد وکوب کے تعلیم دیتی ہے وہ سختی سے پیش نہین آتی کبھی غصہ نہین کرتی اور ہم سے حق تعلیم نہین طلب کرتی - تم اگر اُسکے پاس جاؤ تو کبھی وہ تمکو نیند مین سوتے ہوئے یا غافل نہین نظر آئیگی - کسی سبجکٹ کو سوچتے وقت اگر تم اوس سے سوال کرو تو وہ کبھی بخل نہین کرتی اوسکا کہنا تمہاری سمجھ مین نہ آئے تو وہ ناخوش نہین ہوتی - اگر تمہاری فہم مین قصور ہو تو وہ تمہارا کبھی مضحکہ نہین اڑاتی - اسلئے ہر علم وفن کی کتابون کا ذخیرہ اس دنیا مین تمام دولت سے بڑہکر قابل قدر ہے - جیسا لطف اور مزہ دولت علم سے حاصل ہوتا ہے ویسا اور دوسری باتون سے نہین حاصل ہوتا - جس کسیکو راستی - آرام - لیاقت اور اعتقاد حاصل کرنے کی خواہش ہو اوسکو چاہیئے کہ کتابون کے مطالعہ کو فرض سمجھے" - جس زمانہ مین کہ کتابون کی اسقدر افراط نہین تہی تو جب بہی اونکی اسقدر عظمت اور قدر تہی کہ جسکا کچھہ بیان نہین - اب موجودہ زمانہ مین تو اونکی اور بہی قدر و عظمت ہونی چاہیئے -

جن لوگون کو کتب بینی کا شوق ہوتا ہے وہ ہمیشہ کتابون کو اپنے سچے اور وفادار دوست کے مانند سمجھتے ہین - پی ٹرارک کہتا ہی کہ "دوستون کی صحبت سے مجھکو بہت راحت ملتی ہے میرے دوست کل زمانون اور تمام ملکون سے تعلق رکھنے والے ہین -

اونهون نے شاہی درباروں مین اور معمولی شہرون مین اور بڑے بڑے مقامات مین
ناموری حاصل کی ہے - اور اونکی علمی لیاقت کی بہت ہی تعریف ہوئی ہے - اُنکے پاس
آسانی سے جب چاہون مین جاسکتا ہون وہ میرے کام مین ہمیشہ مستعد رہتے ہین انکو
اپنے ساتھہ رکھنا یا نہ رکھنا خود میرے اختیار مین ہوتا ہے وہ کبھی مجھکو تکلیف نہین دیتے
اور مین جو اون سے سوال کرتا ہون وہ اوسی وقت جواب دیتے ہین - یہ میرے دوست
مجھسے کچھہ تو زمانہ گذشتہ کی نقلین بیان کرتے ہین اور کچھہ مختلف زمانون کے دلچسپ
حالات سناتے ہین اور یہ بھی سکھلاتے ہین کہ عمر کس طرح بسر کرنی چاہئے - اور کچھہ اپنی
خوش طبعی سے میری فکر دُور کرتے ہین - کسیقدر میری ہمت بند ہواتے ہین اور دل کو قابو
مین رکھنے اور تمام کاروبار کے بوجھہ کو اپنے سر پر اوٹھلانے کا شوق اور رغبت دلاتے
ہین - حاصل کلام یہ کہ وہ کل علوم وفنون اور انواع واقسام کے راستہ کشادہ کرتے ہین -
مین اگر اپنی اوس لیاقت پر اعتماد اور بھروسہ کرکے چلون کہ جو مجھکو اونکی فیض صحبت سے
حاصل ہوئی ہے تو بلاشبہہ ہر ایک مشکل سے نجات ملسکتی ہے اور اُس احسان کی معاوضہ
مین وہ اپنے آرام کیواسطے فقط میرے چھوٹے سے مکان کا کونا یا ایک حجرہ مانگتے
ہین - اسلئے کہ میرے ان دوستون کو تنہائی مین آرام ملتا ہے اور مجمع مین پریشانی ہوتی ہے"
بیٹرؔ و کا قول ہے کہ "جو کتابون سے محبت کرتے ہین اونکو دوستون ناصحون خوش طبع لوگون
اور خاطر تسلی کرنے والون کی کبھی کمی نہین ہوتی - مطالعہ سے اور مشق سے اور غور کرنے
سے ہر وقت اور ہر حالت مین ہر کسیکو اُنسے اپنا دل بہلانا اور خوش کرنا ممکن ہے"۔

سودی[۴۴] کا قول ہے کہ "دنیا مین آجتک جسقدر مصنف گذرے ہین اونکی صحبت مین مین اپنے اوقات گذارتا ہون جدہر مین نظر اوٹھاتا ہون وہ ہر بزرگون کے عمدہ عمدہ کام مجھے نظر آتے ہین وہ میرے سب طرح سے مدد کرنیوالے دوست ہین ہر روز اون سے مجھے کلمہ و کلام کا اتفاق ہوتا ہے"۔

اکمپن[۴۵] کہتا ہے کہ "فرض کرو کہ دنیا مین آجتک جو لایق اور بزرگ گذرے ہین اگر اونکو کسی دلچسپ سبجکٹ بیان کرنے کیواسطے ہم بلا سکتے ہین تو یہ ہمارا کتنا بڑا درجہ اور کیتنی بڑی قسمت ہے اور یہ اختیار و اقتدار ہمکو اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جب ہمارے پاس عمدہ کتب خانہ جمع ہو۔ ہم کنجوفان[۳۹]۔ شیرز[۲۸]۔ سعدی[۳] اور نظامی[۴۶] وغیرہ سے اونکی زبانی اونکے کلام سُن سکتے ہین۔ ڈیماستھنس[۴۷]۔ سقراط[۲۲]۔ اور افلاطون[۳۲] کی گفتگو ہمارے کان مین آتی ہے اور اقلیدس[۴۸] اور نیوٹن[۴۹] کے سوالات حساب ہم حل کرسکتے ہین۔ اسی طرح عروس تقریر کہ جو زیور صنایع و بدایع سے آراستہ و پیراستہ ہے اور وہ لایق لوگون کے منتخب خیالات کی صورت مین کتابون کے ذریعہ سے ہمارے سامنے آتی ہے"۔

جرمی کالیر[۵۰] کہتا ہے کہ "کتابین ہمکو شباب مین عمدہ راہ تبلاتی ہین ضعیفی مین ہمارا دل بہلاتی ہین۔ فکر و تردد کی حالت مین ہمارا اطمینان کرتی ہین اور ہمکو دلاسا دیتی ہین۔ اگر ہم ملول اور پژمردہ خاطر ہون تو وہ ہمارے غم کو غلط کرتی ہین اور کیسطرح ہمکو زیست سے بیزار نہین ہونے دیتین۔ انسان کی دنیوی مصیبت بُھلا دیتی ہین فکر دور کرتی ہین غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہین۔ ناامیدی دور کرنے کی کوشش کرتی ہین جب ہم زندہ آدمیون سے

تنگ آجاتے ہین تو وہ گذرے ہوئے آدمیون سے ملاقات کرا کر ہمکو انتہا درجہ محظوظ کراتی ہین - اِن کو ہم سے کبھی غرور نہین ہوتا اور بغض و عداوت کیوجہ سے کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہین رکھتین "معمولی کتابین بھی کسقدر خوشی اور انبساط کا باعث ہوتی ہین - چنانچہ انکی نسبت سر جان ہرشل[51] نے ایک عمدہ نقل لکھی ہے وہ لکھتے ہین کہ "ایک گانون مین ایک لوہار اپنی بھٹی پر بیٹھکر رچرڈسن[52] کا ناول اپنے ارد گرد کے بیٹھے ہوئے لوگون کو باواز بلند پڑہکر سُناتا تھا باوجودیکہ وہ ناول بہت بڑا تھا تاہم سُننے والے اوسکو بہت شوق و ذوق سے سنتے تھے - آخر کو اوس ناول مین جب ہیرو اور ہیروئن کی ملاقات ہونیکے بعد شادی کی ٹہیری ہے تو اوسوقت اون سننے والون نے کمال خوشی کے ساتھہ دوڑکر گرجا کا دروازہ کھولا اور زور سے گھنٹا بجایا"

لی ہانٹ[53] کہتا ہے کہ "جسکو کتب کے مطالعہ کا شوق ہوتا ہے اوسکے دل پر مختلف کتابون کے پڑہنے سے مختلف اثر ہوا کرتے ہین - مطالعہ سے بعض وقت وہ خوف زدہ ہوجاتا ہے - بعض وقت خیالات مین محو ہوجاتا ہے - کبھی جنگلون کی سیر کرتا ہے اور کبھی ملکون ملکون پھرتا ہے - کبھی کسی سے دوستی پیدا کرتا ہے - کبھی بڑے بڑے سیاحون کے ساتھ ہمسفر ہوتا ہے - کبھی کسی کے ساتھہ گھر مین بیٹھے بیٹھے اچھی طرح وقت صرف کردیتا ہے - کسی کے ساتھہ کام کرتا ہے - کسی پر رحم کرتا ہے - کسی کا یار وفادار ہوتا ہے - کسی کا یار غمگسار بنتا ہے"-

کارلائل[54] کا قول ہے کہ "کتب خانہ گویا ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہے"

کتابین جنکے خواب وخیال مین بہی نہین آئین۔ اون لوگون نے بہی کتابونکی عظمت تسلیم کی ہے۔ نارس ایک قوم ہے اُسکا قول ہیکہ "حرفون مین عجیب اثر ہے" اہل علم ولایق لوگون کا ایک روز بیوقوفون کی تمام عمر کی برابر ہے۔ اہل عرب کا مقولہ ہے کہ "جس سیاہی سے کتابین لکہی ہوئی ہین وہ سیاہی اپنے مذہب کے واسطے جان دینے والون کے خون سے بہی زیادہ قیمتی اور قابل قدر ہے"۔ کان فوشی[۵۵] اس اپنی نسبت لکہتا ہیکہ "مین لیاقت پیدا کرنے کی فکر مین کہانا پینا بہول گیا تہا۔ پہر لیاقت پیدا کرلینے کے بعد جو مجہے خوشی حاصل ہوئی اُسکے باعث مین اپنا رنج بہول گیا اور ضعیفی کے آنے کی مجہکو بالکل خبر ہی نہ رہی"۔

جب زمانہ جاہلیت کے دنون مین بہی کتابون کی اسقدر عظمت اور وقعت تہی تو ہم پر بالفعل کتابون کے جسقدر احسانات ہین اونکا ہمکو کیا کچہہ شکریہ نہ ادا کرنا چاہئے۔ اگر سچ پوچہو تو کتابون کی تعریف بیان کرنیکے لیئے ہماری زبان قاصر ہے۔ باوجودیکہ ہم اُنیسوین صدی مین پیدا ہوئے ہین۔ تاہم ہمکو اپنی خوش قسمتی پر ناز کرنا چاہئے کہ ہم بہت جلد دنیا مین آئے۔ اگر اس زمانہ کی کتابون کی قدر ومنزلت دیکہکر کسی کو کتب بینی کی خواہش ہو تو وہ قابل لحاظ نہین ہے۔ سو سال پیشتر کتابین بہت گران قیمت تہین اور اسکاٹ[۵۶]۔ تہیکر[۵۷]۔ ڈیکنس[۵۸]۔ لی ٹین[۵۹] اور ٹرالوپ[۶۰] کے دلچسپ اور لطف خیز ناول بہی تصنیف نہین ہوئے تہے۔ زمانہ موجودہ مین ڈارون[۶۱] کی ذات سے علم سائنس کو جسقدر ترقی اور رونق ہوئی ہے وہ قابل بیان ہے۔ رینن[۶۲] کہتا ہے کہ "زمانہ موجودہ نہایت لطف خیز ہے

اگر دراصل دیکھا جائے تو زمانہ موجودہ کی حالت اوس سے بہی بڑہکر ہے کیونکہ ہمکو خوش قسمتی سے وہ زمانہ نصیب ہوا ہے کہ ہم اپنے اسلاف اور اخلاف سے بہی زیادہ محفوظ اور مطمئن ہوکر حصول علم کیطرف متوجہ ہو سکتے ہین"۔

جس گھر مین کتابین نہین ہین اوسکی مثال سیسیرو[63] نے جسم بیجان کی دی ہے اور کہا ہے کہ شوق ہونیکے لئے ہمکو انواع و اقسام کی لیاقت حاصل کرنے کی ضرورت نہین مطالعہ کے یہ معنی نہین ہین کہ علم کا شوق ہو۔ فریڈرک ہیریسن[64] کا قول ہے کہ "معمولی نظم و نثر کی کتابین پڑہنے سے انسان کے خیالات مین ترقی ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کی کتابین پڑہ لیجائین تو کافی ہین۔ کیونکہ وہ ہمارے روزمرہ کے کاروبار مین مدد دیتی ہین۔ لارڈ میکالے[65] کو کچہہ کمی نہین تہی۔ حکومت۔ دولت۔ لیاقت۔ ناموری وغیرہ سب کچہہ اوسکو حاصل تہی۔ مگر کتابون کے مطالعہ سے اوسکو جتنی خوشی ہوتی تہی ویسی کسی اور چیز سے نہین ہوتی تہی۔ سرجان ٹریویلین[66] نے میکالے کی سوانح عمری مین لکھا ہے کہ "زمانہ گذشتہ کے بڑے بڑے لایق لوگونکی سوانح عمری سے موجودہ زمانہ کے لایق لوگون کی عظمت اور وقعت خوب طرح ذہن نشین ہوتی ہے"۔

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ راستبازی تلاش کرنے کی ہمکو اونہون نے کیسی سیدہی اور عمدہ راہ تبلائی اور کس خوبصورتی سے ہمارے برے اور خراب خیالات کو اونہون نے تبدیل کیا اور ضرورت کیوقت اونہون نے ہماری کیسی مدد کی۔ بیماری مین تیمارداری کسطرح کی اور بیکسی اور بیبسی کیوقت ہمارا کیسا ساتہہ دیا۔ یہ خوب یاد رکہنا چاہیئے کہ کتابین عقلیا

اپنی محبت والفت کے مثل قدیم اور پرانے دوستون کے کبھی نہین بدلتین - ہم خواہ
تونگری کی حالت مین ہون یا مفلسی کی - یا ہم افلاس سے نکلکر عروج پر ہون اور یا کسی
گوشہ عزلت اور نکبت مین پڑے ہون - کتابون کی محبت والفت ہم سے ہمیشہ یکسان
رہتی ہے - یہ میکالے[65] کا بیان ہے - میکالے نے اپنی قلم کے زور سے بہت سی دولت
اور عزت پیدا کی - لیکن دوسرے مصنفون کی تصنیفات دیکھنے سے اوسکو جسقدر خوشی
اور حظ حاصل ہوتا تھا - اوس قدر خود اپنی تصنیفات سے وہ محظوظ نہین ہوتا تھا -
مثلاً جسقدر راسٹرن[67] - فیلڈنگ[68] - ہریس[69] - وال پول[70] اور جانسن[71] کی صحبت سے
اوسکو خوشی حاصل ہوتی تھی اُسقدر شہر لندن مین کسی آدمی کی صحبت سے نہین ہوتی تھی
گبن[72] کا بیان ہے کہ "اگر مجھے کوئی کل ہندوستان کی دولت دینا چاہے تو بھی مین
اپنے مطالعہ کا ذوق وشوق کسی دوسرے کو دینا پسند نہین کرونگا -"

میکالے کی زندگی کا جسقدر حصہ آرام سے گذرا ہے اوسکا بڑا جزو کتب بینی تھا - فولر[73] کا
کا قول ہے کہ "جو لوگ کثرت سے تواریخ وغیرہ کا مطالعہ کرتے ہین وہ بہ لحاظ عقل و
ذاتی معلومات پیر دانا بنجاتے ہین مگر بال سفید نہین ہوتے اور نہ رخسارون پر جھریان
پڑتی ہین - اگرچہ انکی عزت وعظمت عمر رسیدہ لوگون کے مانند کیجاتی ہے - مگر مسن
لوگون کیطرح وہ نحیف اور ناتوان نہین ہوتے -"

کتابین بیشک اتنی دلچسپ ہین کہ اون کے مطالعہ کے شوق سے ہم اپنے دوسرے
امور ضروری جو ہم پر فرض ہین بھولجاتے ہین اونکو نہ بھولنا چاہیئے اپنے دل کو اس ترقی

کے حصول مین پھنسا کے حفظ صحت کی دولت کی طرف کم توجہ نکرنا چاہیئے - جسکو مطالعہ
کا شوق ہے اوسکو ورزش ایک لئے ضرورت چیز معلوم ہوتی تہی اکثر لوگونکو جب اسکا شوق
ہوجاتا ہے تو جین گریکی طرح اُن کی حالت ہوجاتی ہے - چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ
اوسکے قریب اگرچہ بہت سا غل وشور مچتا رہا ہنگامہ بپا ہوا - قرنا او رطبل کی دل دہلانے
والی آوازین بلند ہوئین اور تماشائیون نے بیحد چیخنا اور چلّانا شروع کیا لیکن چونکہ وہ
اوسوقت ایک کتاب مین سقراط[۲۲] کی وہ دردناک حالت پڑہ رہی تہی کہ جسوقت اُس
نے بلاے زندان مین جبر سے تنگ آکر بخوشی تمام زہر کا پیالہ نوش کیا تہا[۲۳] جین گری اسکی
مطالعہ مین ایسی محو تہی کہ اوسکو اپنے پاس کے غل اور شور کی ذرا خبر نہین ہوئی - غرض یہ
کہ اسی طرح اکثر لوگ جب مطالعہ کی طرف رجوع ہوجاتے ہین تو کار ضروری اور ورزش
کی طرف بالکل کم توجہ کرتے ہین - لارڈ ڈربی[۲۴] نے سچ کہا ہے کہ "جسے ورزش کرنے کے
لئے فرصت نہین ملتی اوسکو ایک نہ ایک دن بیمار پڑکر مفت وقت ضایع کرنا پڑیگا" -
کتابون کی جسقدر ارزانی اسوقت دیکھی جاتی ہے ایسی کبھی اس سے قبل نہین تہی اور
یہی وجہ ہے کہ زمانہ موجودہ مین کتاب ہر ایک شخص کو دستیاب اور نصیب ہوسکتی
ہے - آئرلینڈ[۲۶] نے اپنی عمدہ کتاب مین کہا ہے کہ "مجھے خوردسالی مین سل بورون[۲۵] کی نیچرل
ہسٹری اسقدر پسند آئی کہ اپنے پاس رکھنے کی غرض سے اوسکی ایک کاپی مین نے اپنے
ہاتہہ سے لکھی مگر کہین میسر نہ آئی -
میری ملب[۲۸] نے ایک لڑکے کی نقل بڑی دلچسپ لکھی ہے وہ لکھتی ہے کہ "اتفاق سے ایکروز

مین ایک کتب فروش کی دوکان کیطرف جانکلی - مین نے دیکھا کہ ایک نوعمر لڑکا دوکان پر آیا اور ایک کتاب کو بڑے شوق و ذوق سے کھولکر پڑھنے لگا - دوکان کے مالک نے پکارکر کہا کہ میان صاحبزادے تم ہمیشہ ایسے ہی کتابین دیکھکر چلے جاتے ہو کبھی کوئی کتاب خریدتے تو ہو نہین - بس اب یہان کتب بینی کو معاف رکھئے یہ سُنکر لڑکا آزردہ ہوا اور دوکان سے نکلا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ کاش مجھکو کوئی پڑہنا نہ سکہاتا اگر مین جاہل ہوتا تو آج اس بڈہے کی کتاب کو ہاتھہ لگاکر یہ باتین سننے کی نوبت نہ آتی " اگر ممکن ہو تو علم کا مزہ اور لطف رفتہ رفتہ لوٹنا چاہئے - اکثر مطالعہ کرنیوالے ایک ہی سبجکٹ کو یکسان پڑہتے رہتے ہین - اس لئے نئے نئے مضمون کے مطالعہ اور اونکی خوبیون سے محروم رہجاتے ہین - بہت سے لوگ سفر مین اپنے ساتھہ صرف ایک ہی کتاب رکھتے ہین اور اگر وہ ناول اور افسانہ کی طرح دلچسپ نہین ہوتی تو گھنٹہ آدہ گھنٹہ مین دیکھنے والے کو اوس سے نفرت ہوجاتی ہے - سفر مین چاہئے کہ دو یا تین کتابین اپنے ساتھہ رکھین اور وہ سب دلچسپ ہونی چاہئین - اگر ایک کتاب دیکھتے دیکھتے طبیعت اکتا جائے تو دوسری کتاب دیکھنی شروع کردے - اور اس طرح پر اپنا وقت خوشی سے گذاردے -

اس صورت مین اگر ہر کتاب شروع سے آخر تک نہ پڑہی جائیگی تب بہی غیر ترتیب مطالعہ مین جتنی کتابین نظر سے گذرینگی اوس سے ہر ایک سبجکٹ کے مضمون کا ہمکو فائدہ ہوگا ہر ایک کتاب کا مطالعہ ابتدا سے شروع کرنا چاہئے - پہر ہم خود بخود دوسری کتابین شوق

و ذوق سے مطالعہ کر سکینگے - بہت سی کتابین فقط مطالعہ سے کارآمد نہین ہوتین اور
جب تک اونکو غور و تامل سے نہ پڑہا جائے اوسوقت تک اون سے کوئی نفع مترتب
نہین ہوتا - مگر ایسی کتابین بہت تہوڑی سی ہوتی ہین - بعض کتابون کو جلد جلد پڑہ سکے
فقط اونہین جو عمدہ باتین ہین اونہین پر غور کر لینا کافی ہوتا ہے - مگر ایسی کتابون سے
بہی اور بہت سی دوسری کتابین مطالعہ مین آجانیسے زیادہ فائدہ ہوتا ہے - کتابون کے کل
مضامین پر غور کرنا اور اونکو التزام کے ساتہہ یاد رکہنا ضرور نہین ہے مطالعہ کتب کی
نسبت برہوہمس[۷۹] کا یہ قول قابل لحاظ اور لایق عمل ہے کہ "جس مضمون کی کتاب سے دلبستگی پیدا
ہو اول اوسکا لحاظ رکہنا چاہیئے - اسلئے کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جس کتاب کے مطالعہ مین
اپنا دل نہین بہلتا اوس سے کچہہ فائدہ بہی نہین ہوتا - ہر ایک علوم و فنون کی کتابین اس
افراط اور کثرت سے موجود ہین کہ انسان کو جس علم یا جس فن کا شوق یا مذاق ہو اوسی
علم یا فن کی کتاب اوسکو دستیاب ہوسکتی ہے - اور وہ اوسکے مطالعہ سے ہر طرح کا
نفع حاصل کر سکتا ہے"

کتب خانے ایک بے انتہا دولت سے بہرے ہوئے ہین - چہوٹے سے چہوٹا
کتب خانہ بہی بڑے سے بڑے خزانے سے بڑا ہے - اوسکا ادنی نفع یہ ہے کہ اوسکی
امداد سے اپنے مکان مین بیٹہہ کے ہم دنیا کی سیر و سیاحت کر سکتے ہین - کپتان[۸۰] کوک -
اور ڈاروین[۸۱] اور کینگ[۸۱] لی اور رسکین[۸۲] کے ساتہہ ہم کل دنیا مین سفر کر سکتے ہین اور ہمکو
جو جو حیرت افزا چیزین اثناء سفر مین نظر آتی ہین اونسے بہی بڑہکر حیرت اور تعجب خیز چیزین

اون کے ذریعہ سے معلوم ہوسکتی ہین۔ کتابون کی امداد سے دنیا کی حد کے باہر ہم سیر
کرسکتے ہین۔ ہمبولٹ[۸۲] اور ہرشل[۸۱] کے ساتھہ آفتاب اور ستارون کی حد سے باہر بہی ہم
نامعلوم طبقات کی سیر کرسکتے ہین۔ یہان تک کہ ہمارے لئے آسمان وغیرہ کی کوئی حد
حائل نہین رہیگی۔ ابتداے پیدایش سے دنیا کے آجتک کے حالات اور آج سے قیامت
تک کے حالات ہمکو پورے پورے معلوم ہوسکتے ہین۔ بغیر ابتدائی تعلیم حاصل کرنیکے جس
ڈہنگ اور جن خیالات سے ہمکو آگاہی ممکن نہین اُن کے حصول کا قاعدہ ارسطاطالیس
اور افلاطون سے ہمکو معلوم ہوسکتا ہے۔

تسکین اور اطمینان آرام اور خوشی جو چاہو ہمکو کتب خانہ مین ملسکتی ہے۔ حی تہیوس[۸۳] کہتا
ہے کہ "جو لوگ اپنی دولت سے تمتع حاصل کرنا چاہین اول اُن کے پاس اُس خزانہ کو
کہولنے کے لئے غور اور فکر کی کُنجی ہونی چاہئے۔" کتب خانہ کو اندر کا دربار کہئے تو
بجا ہے اور عشرت کدہ کہئے تو درست ہی۔ اور اس سے بڑہکر اگر کتب خانہ کو آفات
زمانہ سے پناہ دینے والا برج۔ دریا کی آندہی اور طوفان سے محفوظ رکھنے والا جہاز
کہئے تو کچہ بیجا نہوگا۔ کتب خانہ سے بادشاہ اور فقیر دونون کو یکسان فائدہ حاصل ہوتا
ہے کیونکہ اُسکے نزدیک دولتمند او متمول لوگون کو مفلس اور نادار لوگون پر کسی قسم
کی ترجیح نہین ہے اگر کتب خانہ کا استعمال سمجہ بوجھ کر کیا جاوے تو اسمین شک نہین کہ وہ
دنیا مین ہمارے لئے بہشت اور باغ ارم کا کام دیسکتا ہے اگرچہ مشہور تو یہ ہی کہ آدم
اور حوا نے اسی باغ کے پہل چکہنے کی بدولت جنت کی لازوال خوشیون سے ہاتہہ دہوئے

تھے۔ لیکن ہمکو اِن ہی پہلون کے چکھنے اور کہانے کی پورے طور پر آزادی حاصل ہے کتب خانون مین بڑے بڑے بادشاہون سے ملاقات مسرت بارسفرون مین اولوالعزم مسافرون کا ساتھہ دلیر بہادرون کی لڑائیون مین شرکت اُستاد فن شاعرون مین شعرخوانی کا فخر اور اعزاز بے مشقت حاصل ہوتا ہے۔ اور مشہور پولیٹکل لوگون شعرا فضلا اور طرح طرح کے لیاقت مندون سے ملاقات اور بڑے بڑے عقلمندون کی خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور اوس سے نازکخیالیون۔ دقیقہ سنجیون اور سخن فہمیون کا استفادہ حاصل کرسکتے ہین۔

باب چہارم

کتابون کا انتخاب

جہان کہین کتابین کثرت سے ہوتی ہین وہان ہمکو یہ شش وپنج کرنا پڑتا ہے کہ کون کتاب مطالعہ کے لئے انتخاب کیجائے۔ ہماری زبان مین اسوقت کثرت کے ساتھہ اس قسم کی کتابین موجود ہین کہ جنمین شعرا کی نازکخیالیان اور شاہان سلف کے جاہ وحشم اور اون کے دربار کا حال بہادرون اور دلیرون کی بہادری اور دلیری کے کارنامے نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھہ بیان کئے گئے ہین۔ لیکن کم درجہ کے تعلیم یافتہ اور معمولی لیاقت کے لوگون کے دیکھنے کے لئے مختلف مضامین کی سہل اور آسان کتابون کا مدوّن ہونا ہمارے ملک کے لحاظ سے زیادہ ضرور ہے۔ ہمکو اپنی بدقسمتی پر افسوس کرنا چاہئے

کہ ہمارے ملک مین اس قسم کی کتابین ابہی بہت کم تصنیف تالیف ہوئی ہین۔ لیکن زمانہ کی موجودہ رفتار کو دیکہتے ہوئے خیال کیا جاتا ہی کہ چند روز کے بعد زبان اُردو مین نئی تصانیف اور تالیف کا ذخیرہ کثرت کے ساتہہ فراہم ہوجائیگا۔ جسکی کہ ہمکو اسوقت اشد ضرورت ہے اگر یہ کہا جائے کہ ہم لوگون کو مطالعہ کتب کا شوق کم ہے تو شاید بیجا نہ ہوگا۔ پہر اس پر کتابون کا ذخیرہ بہی بالکل کم ہے اس لئے اُردو مرہٹی یا دوسری زبان جاننے والون کو معلومات وسیع حاصل کرنے کا موقع نصیب نہین ہوتا۔ مکتبون اور اسکول کے بچّون کو اُردو وغیرہ کی معمولی تعلیم ہوتی ہے اس لئے اونکی محدود تعلیم کا اثر اور نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ اون مین اپنی بات کی پچ یا سخن پروری اور جہالت وحماقت اور اس قبیل کی بہت سی اخلاقی بُرائیان جاگزین ہوجاتی ہین۔ جنکا دفع ہونا کچھہ آسان کام نہین ہوتا۔

مشکل یہ آپڑی ہے کہ اس پر بہی بہت سے لوگون کا یہ خیال جما ہوا ہی کہ ہم بہت بڑے عالم اور فاضل ہین۔ اس قسم کی جہالت بلا شبہہ ملک کی فلاح وبہبود کو کیا بلکہ انسان کو ہرطرح مضرت رسان کہی جاسکتی ہے۔

کالیداس کا قول ہی کہ "ہرایک بات اپنی قدامت کیوجہہ سے عمدہ اور نئی بات اپنی جدّت کے باعث بُری نہین ہوتی"۔ کم فہم لوگ دوسرے کی راے پر چلتے ہین۔ جو لایق ہین وہ نئی بات ہو یا قدیم اوسکو سوچ سمجھکر اختیار کرتے ہین۔ کالیداس کے قول کے موافق ہر سبجکٹ پر غور وخوض کرکے اور دوسرون کی راے پر بہروسا نکرکے اپنی نیک راے سے اوسکو سوچ سمجھکر اوس مین خود اپنی راے قایم کرنا اپنی ترقی کا کچھہ کم سامان نہین

ہے۔ یہ بات جسقدر کتابون کے مطالعہ سے حاصل ہوسکتی ہے اس مین کچھہ سرِ مو فرق نہین ہے۔ ایک قسم کی متعدد کتابون کے مطالعہ کرنے سے کچھہ زیادہ فائدہ حاصل نہین ہوسکتا۔ ہان البتہ اگر مختلف مضامین کی کتابین مطالعہ کیجائین تو بیشک اون سے بہت کچھہ فائدہ حاصل ہونے کی امید ہوسکتی ہے۔

جو کچھہ کتابین کہ فی زمانناً رائج ہین انہین کے مطالعہ پر اکتفا کرنا ضرور نہین ہے اور اسی لئے کہا جاسکتا ہے کہ اس زمانہ مین جو جو انگریزی۔ فارسی۔ اردو۔ عربی اور مرہٹی کتابین بہم پہنچ سکتی ہین اونکا مطالعہ کرنا ہر ایک علم دوست اور شایق علوم کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

اہل اسلام اور ہندوؤن کا صدہا سال سے خلا ملا ہے بالفعل وہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہین۔ اہل اسلام نے ہندوؤن پر کیا بلکہ اور بہت سی قومون پر فتحیاب ہو کے اونکا طرز اختیار کیا ہے اور اونکی صحبت سے ہندوا ور دوسرے لوگون کی سیاستی اور سوشل اور مذہبی خیالون مین بہ نسبت سابق کے بہت کچھہ فرق ہوگیا ہے اگر اب یہ لوگ اپنی ترقی مین امداد نکرین تو اونکو بہت مشکل پیش آنیوالی ہے۔ مسلمانون کی اصلی مذہبی کتاب قرآن پاک ہے اسکی ابتدائی تاریخ سے غیر مذہب والے لوگ عام طور پر بہت کم واقف ہونگے۔ قرآن شریف کا خلاصہ اور ترجمہ ہماری ہر ایک دیسی زبان مین نہونا بڑی شرم کی بات ہے۔ غور کرو کہ اسوقت جو ہم پر عیسائی حکمرانی کررہے ہین وہ اپنی مذہبی ترقی مین کیسی جانفشانی اور محنت سے رات دن مصروف ہین۔

اگرچہ اُنھون نے عہد نامہ عتیق اور جدید کا ترجمہ کر کے تمہارے روبرو پیش کیا ہے - مگر اُس ترجمہ کو پڑھکر اوسکے مطلب سے تھوڑے ہی لوگ واقفیت حاصل کر سکتے ہین -

سابق کے فلاسفرون مین ارسطاطالیس[35] کی تحریر کل تحریرون سے اعلی درجہ کی ہے بالفعل جو یوروپ مین علمی طریقہ جاری ہے گو وہ اوسکا موجد تو نہین کہا جا سکتا - لیکن اسمین شک نہین کہ اوسکا اول حاصل کرنیوالا شخص وہی ہے - اوسکے تعلیم کئے ہوئے اصول یوروپ مین تعلیم یافتہ لوگون کے دل پر اسقدر اثر کر گئے ہین کہ گویا وہ اون کے دلون مین قدرتی طور پر پیدا ہوئے ہین اور اُسکے ایجاد کئے ہوئے اصول بہت بےنظیر ہین علی ہذا القیاس - فلاطون[36] کی لیاقت بھی بہت بڑہی ہوئی ہے اوس نے جو جو نصیحتین لکھی ہین اور اللہ تعالی کے وجود کی بحث اور انسان کی موت کے بعد کیحالت پر جو اوسکی تحریرین موجود ہین وہ ایسی موثر ہین کہ بڑے بڑے لایق لوگ اونکو دیکھہ کر حیرت کرتے ہین - اسکے علاوہ قدیم کے اور دوسرے مصنفین کی لیاقتین بھی کچھہ کم نہین تہین - چنانچہ زی نوفن[39] - مارکس اریلی اس[8] - اپی کے ٹی ٹس[9] - ڈیماس تھنیز[47] - کی خاص خاص کتابون کا مطالعہ کرنا اور اونکے مطالب سے واقف ہونا ہر شخص کو ضرور ہے - اسی طرح کان فیوشی اس[55] - کی منتخب تحریر اور آئی لی اڈ - ای نی اڈ - جیسے مشہور و معروف شاعرون کی دلچسپ کتابین -

فی زماننا ہمارے ملک کے نوجوان لوگ کتابون کی تصنیف و تالیف کی طرف بڑے زور و شور سے توجہ کر رہے ہین جنکی مآل اندیشی سے ہمکو امید ہے کہ اگر خدا نے چاہا تو بہت

ہی تہوڑے عرصہ مین مذکورۂ بالا کتابون کا ترجمہ شایقین کو بہم دست ہوسکے گا۔ اور
اون کتابون کا ذخیرہ ناظرین کی پرشوق نظرون مین لطف انگیز ثابت ہوگا۔

ہم جو اوپر بیان کرچکے ہین کہ ملکی زبان مین کتابین بہت تہوڑی ہین اس لئے اون
کتابون کی علیحدہ علیحدہ انتخاب کرنے کی گنجایش نہین ہے۔ مگر یہ بہی نہین کہ ایسی کتابین
بالکل مفقود ہی ہون۔ بلکہ اکثر مختلف کتابون کی فہرست ہماری نظر سے گذری ہے اور
ہر سال جو نئے ناول نظم یا نثر مین بکثرت مرتب ہوتی جاتے ہین اور جو آجتک ہوئے ہین انمین
سے بہی انتخاب کرنیکی ہمکو بہت کچہہ گنجایش ہے۔ یہ انتخاب کرنا ہمیشہ فقط کتاب کی عمدگی
اور بُرائی پر ہی منحصر نہین بلکہ پڑہنے والون کے متاثر ہونے پر بہی موقوف ہے۔
مگر جس زبان مین کتابون کا ذخیرہ زائد ہے اون کتابون مین سے اسی زبان کی لایق
لوگ انتخاب کرسکتے ہین۔ اور یہ کہ وہ کس طریقہ سے انتخاب کرتے ہین اوس سے واقف
ہونا یہ بہی ایک قسم کی لیاقت ہے۔ اس لئے سرجان لبک نے اسکی نسبت جو کچہہ لکہا ہی
اگر ہم اوسکو اس موقع پر بیان کرین تو کچہہ نازیبا نہ ہوگا۔ اور کتابون کے انتخاب کی نسبت
اوس نے اپنی کتاب مین جو کیفیت لکہی ہے اوسکا خلاصہ ذیل مین لکہا جاتا ہی۔
کتابون کی نسبت شیشرو پریکٹر کا قول ہے کہ "اگر خوب غور کیا جاوے تو کل کتابین ہماری اطاعت
گذاری کے لئے خادمان اطاعت گذار کے موافق ہمیشہ مستعد ہین مگر بمصداق اس شعر کی"

ایک دل دو دلربا دلدار کسکا ہو رہون	دو طبیبون مین بہلا بیمار کسکا ہو رہون

اونکی کثرت سے یہ ممکن نہین کہ اون کتابون کو ہم اپنے مطالعہ مین لا دین۔

زمانہ سابق مین کتابین بہت کمیاب تہین اور اونکی قیمت بہی زائد تہی۔ ہمارے زمانہ گذشتہ کے بزرگون کو کتابون کا جمع کرنا نہایت مشکل نظر آتا تہا۔ جسکے عوض مین اب ہمکو کتابون کا انتخاب کرنا دقت سے خالی نہین ہے۔ اب ہمکو لازم ہے کہ بغور تمام سوچین کہ کونسی کتاب مطالعہ کرین اور کونسی نہین ورنہ ایسا نہو کہ جیسے یولیسس[۳۲] کے ملاح کو نقد تہیلیون کے معاوضہ مین ہوا کی بہری ہوئی تہیلیان ہاتہ آئین تہین ویسے ہی ہماری بہی حالت نہو کیونکہ ایسی بہت سی کتابین ہین کہ جنکے دیکہنے سے سوائے اپنی اوقات ضایع کرنی کے کوئی نتیجہ حاصل نہین ہوتا۔

علمی کتابون مین بہی فرق ہے بلکہ بعضی کتابون کو کتاب کا نام دینا بہی غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اسواسطے ایسی کتابون کے مطالعہ سے ہم اپنے اصلی مقصود سے محروم رہتے ہین۔ جن کتابون کے مضامین بغیر فکر و تامل کے ہمکو معلوم نہین ہوتے۔ اس لئے اونکا مطالعہ بہی نہین کرتے۔ مگر ہم ہرگز یہ نہین کہہ سکتے کہ کوشش کرنیکے بعد بہی ہماری عقل اون کے سمجہنے کے لایق نہین ہوگی۔

ڈاروین[۶۱] کی راے ہی کہ "جس علم کا تمکو شوق ہے اوسکی کتابون کا تمکو مطالعہ کرنا چاہئے اور جس علم سے تمہاری طبیعت مناسب ہو۔ اوسکے حصول مین تمکو کوشش کرنی چاہئے"۔ اگر درحقیقت دیکہا جائے تو کل زندگی کے کاروبار مین بہی یہی بات مناسب ہے۔

انگلینڈ مین علم کی کچہہ ایسی ترقی ہو رہی ہے کہ رفتہ رفتہ دوکاندار کاریگر وغیرہ عالم ہوجاینگے چونکہ ہر روز کے کاروبار مین دوکاندار لوگون کو دماغی محنت بہت کرنی پڑتی ہی اسلئے

اون کا دن تو کاروبار مین ختم ہوجاتا ہے - اب رہی شب وہ آرام مین گذرنی چاہیے
مگر کاریگر یا مزدور کو ہر روزہ کاروبار سے جو وقت بچتا ہے وہ صرف اسقدر ہوتا ہی
کہ اوسمین سستایا جائے - اور ایسا اتفاق ابہی تک نہین ہوا ہے کہ کاروبار روزمرہ
سے فارغ ہونے کے بعد مطالعہ کتب وغیرہ کے لئے بہی اونکو فرصت ملے - اسکی وجہ
ظاہر ہے - مگر موجودہ زمانہ مین مزدور - کاریگرون کو اپنی صغرسنی کے زمانہ مین مدرسہ
مین رہکر اپنا پیشہ اختیار کرنے کے زمانہ تک موجودہ زمانہ کی عمدہ تعلیم کے لئے فرصت
اور موقع ملسکتا ہے -

رسکین کہتا ہے کہ "ہم جو مصیبت اوٹہاتے ہین اور آرام کو تلخ کرتے ہین اس سے مجھکو بڑی
حیرت ہوتی ہے اور جو چیز کہ ہم خود اپنے ہاتہہ سے کہوتے ہین اوس کی حیرت مجھکو
اوس سے بڑہکر ہوتی ہے" -

اگر اسی قول کو تسلیم کرلیا جائے کہ دوسرون کی غلطی اور دوسرون کی کم فہمی سے ہم کو
مصیبت اوٹہانی پڑتی ہے تو کیا خود ہماری غفلت اور ہماری چوک سے ہمارے بہت
سے آرام نہین مفقود ہوتے -

سرجان ہرشل کا قول ہے کہ "اگر مجھکو اپنی تمام راحتون اور مسرت بخش اور اطمینان دہ
خواہشون کے مانگنے کی خدا سے نوبت آئے تو مین کتابون کے مطالعہ کی توفیق اور
اوسکے شوق کے سوا اور کسی چیز کی خواہش نہین کرونگا - اور اگر تمام چیزین مجھسے رُخ
بدل لین اور کل دنیا پلٹ جائے تو بہی مین اوسکی حس برابر پروا نہین کرونگا - اور اس

مطالعہ کے شوق سے میرا یہ مقصود ہرگز نہین ہے کہ اپنے مذہبی طریقہ سے جو عاقبت کا ایک سیدہا راستہ ہے منحرف ہوون یا اوسکا درجہ کم سمجھون - کتب بینی کا شوق فقط دنیوی نظر سے یا اس خیال سے مجھکو نہین ہے کہ اوسکے ذریعہ سے خوشی و مسرت حاصل ہوتی ہے - اس سے بڑہکر مین مطالعہ کتب کی تعریف اور کیا بیان کرسکتا ہون مطالعہ کا شوق اور تحصیل علم کے ذرایع انسان کو اگر میسر ہون اور وہ اپنے وقت عزیز کو خراب کتابونکے دیکھنے مین ضایع نہ کرے تو ضرور ہی کہ اوسکو راحت و آرام نصیب ہو "

صرف کتابون کا ذخیرہ جمع کرنے سے کچہہ فائدہ نہین ہوسکتا بلکہ اونکے پڑہنے اور سمجھنے کی لیاقت ہونی چاہئے - حیرت سے دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس بات کی ذرا پروا نہین کرتے کہ کون کتاب پڑہنی چاہئے اور کون نہین - حالانکہ کتابین توکثرت سے ہین لیکن ہماری کم قسمتی سے مطالعہ کے لئے ہمکو کافی وقت نہین ملتا باوجود ایسی حالت کے اکثر لوگون کا حال یہ ہے کہ جو کتاب ہاتہہ آتی ہی اوسکو اوٹھاکر دیکھنا شروع کردیتے ہین - اور جب کبھی کسی دوست احباب کے ہان ملنے جاتے ہین توجو کتاب میز پر نظر پڑتی ہے اوسی سے دل بہلانے لگتے ہین - ریلوے سٹیشن پر کتب فروش کی دوکان مین جس کتاب کا نام دلچسپ ہوتا ہے اوسکو خرید لیتے ہین اور بعض وقت توفقط جلد کی خوبصورتی دیکھکر ہی اوس پر ریجہہ جاتے ہین - مطالعہ کے لئے کتابون کا انتخاب کرنا کسی ایک آدمی کا کام نہین ہی اسلئے ہم نے کتابونکی فہرست مرتب اور پیش نہین کی ہی کتابون کی انتخاب کے لئے جبتک کوئی جماعت نہ قایم ہو اوسوقت تک اونکا انتخاب مشکل ہی لایق اور ہوشیار لوگونکو

کو چاہئے کہ وہ عمدہ عمدہ کتابونکی فہرست مرتب کرکی عام طور پر لوگونکو انکے دیکھنے اور مطالعہ کرنے کی ترغیب دین -

بعض لوگون کا خیال ہے کہ کتابون کے مطالعہ اور اون کے دیکھنے کے لئے کسی خاص فہرست کا مرتب ہونا کچھ ضرور نہین ہے - بلکہ مطالعہ کرنیوالون کی راے پر اون کا انتخاب چھوڑ دینا بہتر ہے - ہم اس راے سے اس لئے اختلاف ظاہر کرتے ہین کہ جس شخص کو تیرنا نہ آتا ہو اوسکو کبھی پانی مین کودنا نہ چاہئے - یہ جو ایک مثل مشہور چلی آتی ہے کہ جلانے کے لئے لکڑی - پینے کے لئے شراب - اعتماد اور بھروسہ کے لئے دوست اور مطالعہ کے لئے کتاب - یہ سب کی سب پرانی ہونی چاہئین - ہر حالت مین صحیح نہین ہے - فی الحال قلمی کتابین زیادہ مفید اور نتیجہ خیز سمجھی جاتی ہین - زمانہ قدیم کی تصنیف کی ہوئی کتابین اگرچہ کیسی ہی دلچسپ کیون نہون لیکن پھر بھی اونکے مقابلہ مین موجودہ زمانہ کی کتابین بہت پسند کیجاتی ہین - مگر ہم نہین کہہ سکتے کہ زمانہ قدیم کی کتابین پرانی ہونے کی وجہ سے دلچسپ اور لایق شمار کے نہین ہین - جو کتابین زمانہ ماضیہ سے اب تک ہر اقلیم کے لاکھون انسانون کو بالاتفاق ایک قسم کی تعلیم دیتی رہی ہین اگرچہ وہ قابل سند نہون جب بھی وہ اس قابل ضرور ہین کہ مطالعہ کیجائین - گو پرانی کتابون کے ذریعہ سے پوری لیاقت حاصل نہو لیکن پھر بھی بعض ترجمے بہت تعریف کے قابل ہوتے ہین - جیسا کہ بائبل کا ترجمہ جو کہ زبان لاطنی سے انگریزی مین ہوا ہے بہت ہی قابل قدر ہے سر جان لبک کے مذکورہ اصول کے مطابق اگر کتابون کا انتخاب کیا جائے تو کبھی

کسی شخص کو یہ کہنے کا موقع نہین ملیگا کہ ہم غلطی کرتے ہین - اگر ہمکو اس قسم کی عمدہ
عمدہ کتابون سے دلچسپی ہو گی تو دن کو محنت کر کے شب کو گھر مین اونکا مطالعہ کرتے
رہنے سے ہمارا دل بہی بہلیگا - اور معلومات بہی حاصل ہو گی - اور یہ دوست (کتابین)
ہم سے کبہی بیزار نہین ہوتین اور ہماری اچھی اور بُری حالت مین ہمارا ساتھہ نہین
چھوڑتین اونکی بے انتہا عنایت سے ہم ہمیشہ خداوندتعالی کے نہایت ممنون اور مشکور
رہتے ہین —

باب پنجم

عمدہ دوستون کی صحبت

علم دوست اور شایقین کتب حضرات کتابون کو اکثر دوستون سے مثال دیتے ہین
کتاب کی نفع رسانی کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے دوست سے بہتر مثال اور
کوئی نہین نظر آتی - سقراط[۲۲] کا قول ہے کہ کوئی گھوڑا کوئی دولت اور کوئی عزت
حاصل کرنیکے لئے محنت اوٹھاتا ہے اور خوش ہوتا ہے - مگر مین اپنے دوست کتابون
کی صحبت سے جسقدر محظوظ اور مسرور رہتا ہون اوسقدر شاید تمام دنیا کے حاصل ہونے
سے بہی نہین ہوسکتا —

جس شخص کے پاس دولت کثیر جمع ہوتی ہے اوسکو اپنے مال ومنال کا کچھہ نہ کچھہ اندازہ
ضرور معلوم رہتا ہے - لیکن اگر دوست تھوڑے بہی ہون تب بہی اوسکو اُنکی کمی محسوس

نہین ہوتی - اگر وہ کسی کے پوچھنے سے اپنے دوستون کا شمار بہی کرنے بیٹھتا ہے تو اوسکو اونکی تعداد معلوم کرنے مین خود حیرت ہوتی ہے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جنکو اول دوستون کی فہرست مین شریک کیا تہا پہر اُنکو اُس سے خارج کرنا پڑتا ہی - اگر کوئی اپنے سرمایہ کا اپنے دوست سے مقابلہ کرنے بیٹھے تو دوست کی قیمت بدرجہا زائد ہوگی"-

[۶۳] سسرو کا بیان ہی کہ "کل چیزون کی وقعت کی نسبت اکثر لوگون کے مختلف خیال رہتے ہین مگر اپنے دوستون کی قدر و منزلت کی نسبت اونکی ایک ہی راے ہی - جس کے پاس بہت سی دولت و حکومت اور کل آرام کے ذریعہ ہوتے ہین تو اس مین شک نہین کہ اونکی وجہ سے اوسکی عزت و وقعت بڑہتی ہے - اِس لئے ہم صرف کثیر کرکے گہوڑے غلام باندیان قیمتی لباس اور ظروف وغیرہ خریدتے ہین - مگر افسوس ہے کہ اِن چیزون مین سب سے زیادہ وقعت بڑہانے والی اور ذلت گہٹانے والی چیز بے بہا دوستون کو ہم نہین پیدا کرسکتے - یہ ہر شخص تبلا سکتا ہے کہ میرے پاس کسقدر گہوڑے اور ہاتہی ہین - لیکن یہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ اوسکے دوستون کی کسقدر شمار ہے" - اگر ہم ایک گہوڑا خریدنے جاتے ہین تو اُسکو ہم بڑے غور اور فکر کے ساتہ اسکے ذاتی خصائل اور عیوب وغیرہ دیکہتے ہین مگر افسوس ہی کہ جس دوست کی صحبت پر ہماری زندگی کے کاروبار کا مدار ہوتا ہے - بہلائی اور بُرائی کا حاصل ہونا اوس پر منحصر ہوتا ہے اوسکا انتخاب صرف اٹکل اور قیاس سے کیا جاتا ہے -

[۸۶] ہیلپس کا قول ہی کہ "جسوقت ہمکو جن آدمیون کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت کے سوای

دوسرے وقت اونکی صحبت ہم کو ناگوار اور باعث تکلیف معلوم ہوتی ہے" یہہ بات کچہہ غلط نہین - اسلئے ہمیشہ دوسرون کی صحبت کی خواہش کرنا نہایت غلطی کی علامت ہے - سرٹی براؤن کا قول ہی کہ "جو کم فہم لوگ اطمینان کے ساتھہ تنہا نہین رہ سکتے اتفاق وقت سے اگر اونکو دوسرون کی صحبت میسّر ہو تو اونکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ قید خانہ مین مقید ہین - مگر جو لوگ لایق اور عالی دماغ ہوتے ہین اونکو تنہائی مین بہی وہی لطف ملتا ہے جو کسی جماعت مین انسانی میل جول سے ملا کرتا ہے اور وہ تنہائی کو بہی دوسرے لوگون کی صحبت سے کم نہین سمجھتے" جیسا کہ غالب دہلوی کہتے ہین ؎

ہے آدمی بجاے خود ایک محشر خیال		ہم انجمن سمجھتے ہین خلوت ہی کیون نہو

ایمرسن کا قول یہ صحیح نہین ہے کہ "دو آدمیون کے جمع ہونے سے اونکی عزت و توقیر اور آزادی مین فرق آجاتا ہے" پہر ایک دوسری جگہہ وہ کہتا ہے کہ جہان باہم کئی آدمیون کی صحبت ہوتی ہے وہان ہر ایک شخص کی لیاقت کی جڑ کٹ جاتی ہی اور لطف صحبت کرکرا ہوجاتا ہے - اسکا یہ قول بہی صحیح نہین ہے - اگر اس قول کو صحیح مان بہی لیا جائے تو اوس سے دوستی کا فائدہ اور نفع کچہہ نہین باقی رہتا بلکہ اسکا اثر دوستی کے خلاف یہ پایا جاتا ہے کہ نیک خصلتی سے دوستونکی صحبت مین بہت کچہہ نفع اور آرام نصیب ہوتا ہے اور رنگ صحبت خوب جمتا ہے اکثر تجربہ کار ایسا بیان کرتے ہین کہ دوست کبہی دشمن بہی ہوجاتا ہی اور دشمن کبہی دوست بہی ہوجاتا ہے -

اس لئے اس طرح کا خیال کرکے جو طریقہ لایق و مناسب ہو وہ استعمال کرنا چاہئے۔
پہلی بات تو خود سمجھہ مین آسکتی ہے - مگر دوسری بات مین دور اندیشی اور دانشمندی
سے کام لینا ضرور ہے - بہت سے لوگ دوست کی صحبت سے دشمن کی صحبت اختیار
کرنے مین جد وجہد کرتے ہین اور اوسکی خوشی مناتے ہین - فیثا غورث عام طور پر یہہ
نصیحت کرتا ہی کہ "زیادہ لوگون سے دوستی مت کرو" - مگر جب تک لایق آدمی کی دوستی
پیدا کرنے کیواسطے ہم آرزومند ہین اوسوقت تک یہ نصیحت کچہہ اثر پذیر نہین ہوسکتی -
اور درحقیقت اس دنیا مین ہماری بدنصیبی سے لایق دوست تہوڑے ہونگے - اگر
ایک بہی چہوٹا سا چہوٹا دشمن ہو تو وہ ہماری ایذا رسانی کو بڑا قوی اور طاقتور ہی ہر ایک
آدمی کی بہت سے لوگون سے ملاقات ہوتی ہے وہ سب کے سب اپنی ذات سی بُرے
نہین ہوتے قصداً ہمکو بُرائی کا راستہ نہین تبلاتے - مگر چونکہ اون لوگون کو اسکا خیال
ذرا نہین ہوتا کہ ہم خود دوسرون سے جو باتین کرتے ہین وہ مناسب ہین یا نہین -
اس لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ خود بہی خراب و خستہ ہوتے ہین اور دوسرون کو
بہی اپنی صحبت سے فائدہ نہین پہونچا سکتے - اونکی گفتگو ہمیشہ بے سروپا او رلغو وبیہودہ
ہوتی ہے - اگر تہوڑی سی محنت گوارا کرکے وہ لیاقت حاصل کرلین تو اسمین شک نہین
کہ اونکی تقریر خوش آیند اور اثر پذیر ہوسکتی ہے - لیکن مشکل تو یہ ہے کہ وہ اسکی کچہہ پروا
ہی نہین کرتے - ہر ایک انسان مین کچہہ نہ کچہہ تعلیم حاصل کرنے کی قابلیت موجود رہتی ہی
اگر وہ اسکا خیال کرے تو ہر وقت تعلیم حاصل کرسکتا ہے اور اگر دوسرے لوگ اوس کو

تعلیم و تربیت دینے مین بخل کرین تو اوسے اِس طرح پر سوال کرنا چاہیئے کہ اور کچھ نہین تو نکات ہی معلوم ہو جائین یا بطریق دوستی امداد طلب کرے اگر دوستون اور ہم صحبت لوگون سے اتنا ہی فائدہ نہ پہنچے تو سمجھو کہ اونکی دوستی مین سوائے وقت ضایع کرنے کے اور کسی قسم کا فائدہ نہین ہے۔ بلکہ اُنکی دوستی سے بہتر ہے کہ اُن سے کسی طرح کا ربط اور تعلق ہی نہ رکھا جائے ہم دوستون کے انتخاب مین جسقدر لیاقت اور ہوشیاری سے کام لینگے اوسیقدر ہم اپنی زندگی کو آرام و راحت کے ساتھہ بسر کر سکین گے۔ بُرے لوگون کی دوستی اکثر انسان کو ذلیل اور ادنیٰ درجہ پر پہنچا کر رہتی ہے۔ اور اچھے لوگون کی دوستی سے انسان کی ترقی ممکن ہے دوستون سے خلق اور ادب کے ساتھہ پیش آنا چاہیئے۔ لیکن بلا سوچے سمجھے ہر ایک کو دوست خیال کر لینا عقل کے خلاف ہے۔ اکثر لوگون کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے ہم سایہ ہم پیشہ ہم وطن اور ہم سفر لوگون کو اپنا دوست خیال کرنے لگا کرتے ہین اور آخر مین اُنکو پشیمان ہونا پڑا کرتا ہے۔ پلوٹارک کہتا ہے کہ "جنکی دوستی کا اکثر دم بھرا جاتا ہے وہ در اصل محض اجنبی اور بیگانہ ہوتے ہین دوست ہرگز نہین ہوتے"۔

اصل دوست وہی ہی کہ جو مصیبت کے وقت ہمدردی کے ساتھہ پیش آئے شیخ سعدیؒ نے سچ کہا ہے ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست		در پریشان حالی و درماندگی

دشمن کو کبھی حقیر نہ سمجھنا چاہیئے۔ دشمن کیسا ہی حقیر اور ذلیل کیون نہو اُس سے ہمیشہ

نقصان عظیم پہونچنے کا خطرہ اور اندیشہ ہوتا ہی - جسطرح ہم دوسرون سے محبت کرتے ہین اوسی طرح دوسرون کے دل مین ہماری بہی محبت و الفت پیدا ہوسکتی ہے - اس خیال کو کبہی نظر انداز نہ کرنا چاہیے - ناسمتہ کا بیان ہے کہ "مین نے اکثر لوگون کو یہ کہتے سُنا ہی کہ یہ دنیا خود غرض اور احسان فراموش ہے - مگر یہ بات میرے تجربہ مین نہین آئی شاید یہ میری خوش قسمتی ہو گی - لیکن جب غور اور خوض کرکے دیکہا جاتا ہے تو ہر ایک کے تجربہ مین ایسا ہی پایا جاتا ہی"

ایمرسن[19] کا قول ہے کہ "اس دنیا مین ہم اگرچہ تنہا آئے ہین اور تنہا ہی جائین گے لیکن پہر بہی اسمین رہتے رہتے ہمکو اپنے مذاق طبع کے موافق دوست ملجاتے ہین - لوگون کا یہ بیان خواب اور قصہ کہانی سے زیادہ کچہہ وقعت نہین رکہتا کہ ہمکو کسی دوست کے نہ ملنے سے آزردہ خاطر نہ ہونا چاہیے - بلکہ یہ خیال کرکے کہ ہم سے محبت رکہنے والی روحین دوسری دنیا مین ہمارا انتظار کر رہی ہین اطمینان اور تسلی دے لینی چاہیئے"

جس دوست کی ملاقات سے آنکہون کو ٹہنڈک اور دل کو فرحت حاصل ہوسکتی ہو اور جو اپنے رنج اور راحت کا شریک ہوسکتا ہو ایسے رفیق کا ملنا صرف مشکل ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہے -

مگر فقرہ مرقوم الصدر کا مضمون کہان تک قابل اعتبار ہے یہ نہین معلوم ہوتا دوستون کی صحبت سے اپنی عمر آرام اور خوشی مین گذرتی ہے - یہ بات بالکل صحیح ہے مگر اوس پہ پورے طور سے انحصار نہین ہوسکتا - کیونکہ حقیقت مین اگر دیکہا جائے تو ہم اپنی ہی

ذات سے اپنے دوست یا دشمن ہین-

دنیا مین سچی دوستی کا وجود بہت ہی کم ہے اور متوسط درجہ کے لوگون مین جو اوسکا وجود تھوڑا بہت پایا جاتا ہے تو وہان دیکھا جاتا ہے کہ وہ اوسکی بدرجہ غایت عزت اور وقعت کرتے ہین- ایک ہی شہر کے دو مساوی المرتبہ لوگون مین اسقدر اتحاد اور ربط وضبط نہین ہوتا جیسا کہ دو مختلف شہرون کے مساوی المرتبہ لوگون مین ہو سکتا ہے اس قول کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیکن نے یہ ویسے ہی نہین لکھا ہوگا کیونکہ ایک دوسری جگھہ وہی یہ بھی لکھتا ہے کہ "دنیا بغیر دوست صادق کے جنگل پر خار سے کچھہ کم نظر نہین آتی- اور اوسمین زندگی بسر کرنا بڑا ہی کٹھن معلوم ہوتا ہے اور زندگی بڑی تلخی سے کٹتی ہے"- جب اپنی طبیعت اور خیال مین بڑے بڑے خیالات پیدا ہوتے ہین تب طبیعت بہت ہی پریشان ہو جاتی ہے جب ہم اندھیرے مین اندھون کی طرح کوئی راہ ٹٹولنا چاہتے ہین اوسوقت دوست کی صحبت کی روشنی ہمکو عقل سلیم و اطمینان خاطر عطا کر کے راہ راست تبلاتی ہے- اور مصیبت کیوقت اوس سے دلکو ڈھارس رہتا ہے- لایق دوستون سے گفتگو کا یہ نتیجہ ہے کہ فہم و ادراک کو ترقی ہوتی ہے لیاقت کمال حاصل کرتی ہے پھر جیسے دوست زیادہ لایق ہونگے ویسے ہی تمھاری نازک خیالی اور عالی دماغی بھی ترقی کرتی جائیگی- جو چیز تمکو بذات خود غور و فکر کرنے سے ایک روز مین حاصل نہین ہو سکتی وہ دوست کے ساتھہ مطالعہ اور گفتگو کرنے سے گھڑی بھر مین آسکتی ہے اور روز بروز لیاقت و قابلیت مین ترقی محسوس ہوتی جاتی ہے

دوست کے ساتھہ گفتگو بیکار اور غلط مضامین پر نہ ہونا چاہئے۔ اے پی کے ٹیٹس
اس کی نسبت اس طرح پند و نصیحت کرتا ہے کہ "دوستون سے چلنے پہرنے کہانے
پینے وغیرہ کے متعلق گفتگو نہ کرنی چاہئے اسی طرح وہ دوسرون کی برائی اور اپنی
تعریف کو بہی منع کرتا ہے"۔
مارکس اری لی اس کا قول ہے کہ "جس وقت تمکو اپنی طبیعت خوش کرنی منظور ہو اُس
وقت تمکو چاہئے کہ اپنے ہم صحبت لوگون کی عمدہ باتون کا نقشہ اپنے ذہن مین کھینچکر
اوس سے دل بہلاؤ۔ اور سبق حاصل کرو۔ یعنی کسی کی شیرین کلامی کسی کی چستی و
چالاکی اور کسی کا ادب اور لحاظ کسی کی فیاضی اور کسی کا خلق۔ ان باتون کے تصور
سے جسقدر خوشی اور خرمی حاصل ہو سکتی ہے ایسی کسی اور چیز سے نہین ہو سکتی"۔
لیکن کوئی شخص اس نصیحت پر عمل کرتا ہوا نظر نہین آتا۔ جنکو ہم اپنا دوست خیال
کرتے ہین ہم صرف اونکی صورت اور شکل سے ہی واقف رہتے ہین اور اون کے
دلی حالات خیالات اور خوش خلقی اور نیک چلنی وغیرہ سے بالکل واقف نہین ہوتے
جس سعی و کوشش سے ہم دوست کو پیدا کرتے ہین اس طرح ہم اوسکی حفاظت مین
سعی نہین کرتے۔ پاسکل کا قول ہے کہ "لوگ ایک دوسرے کے غیاب مین جو باہم
غیبت کیا کرتے ہین۔ اگر اوسکا حال اون پر کھلجائے تو دنیا مین دوستون کا ملنا مشکل
ہوجائے"۔ تم اگر ایک دفعہ بہی کسی کو دوست کہو تو اوسکو ہمیشہ خوش اور راضی رکہو
اور ہمیشہ اوس سے میل ملاپ رکہو۔ دیکہو جس راستہ مین آمد و رفت نہین ہوتی اُس

راستہ مین کانٹے اور گھانس وغیرہ اُگ آتی ہین اور راستہ کا نام ونشان باقی بھی نہین رہتا۔ علی ہٰذا دوستی کا بھی یہی حال ہے۔ تمکو لازم ہی کہ ہمیشہ اپنے دوست سے ملتے رہو ورنہ تھوڑے ہی عرصہ مین دوستی کا نام ونشان باقی نہ رہیگا۔ آج اس سے توکل اوس سے۔ ایسی ہرجائی محبت سے کچھ فائدہ نہین۔

جس بات مین کہ دوست کی ناخوشی ہو اوس سے اجتناب کرنا ضرور ہی۔ اور لازمی ہے۔ اکثر لوگون کو اپنے دوست کا ربط نابود ہونے تک اسکا خیال نہین آتا ایک وقت دوست کی دلشکنی کرنے کے بعد اگر اوسکی کتنی ہی عزت کیون نہ کیجئے سب بیکار ہی۔

انکسں گورس[۹۱] کا بیان ہی کہ "مردے کی تعظیم کیواسطے شاندار قبر بنانی گویا چونے اور پتھر مین بہت سا روپیہ رائیگان کردینا ہے"۔

رسکین[۶۲] کا قول ہے کہ "جو کوئی بیجان ورمرے ہوئے دوست کے جنازے کے پاس کھڑا ہو کر ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا اوس کی صحبت کا تصور کرکے اوس کی محبت کے خیال مین آنکھون سے دریا بہا دینا آسان ہے مگر دوست کی نبض جو موقوف ہو گئی ہو اوسکی ایک حرکت عود نہین کرسکتی۔ الغرض دوست نہین میسر آتا جسکو ان باتون کا خیال ہے وہ اپنے دوست کو ہرگز رنج ندیگا۔"

یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مرنے سے دوست کی محبت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سسرو[۶۳] کا قول ہے کہ "دوست اگر دور و دراز بھی ہین تو نزدیک ہین۔ غریب بھی ہین تو تونگر ہین کمزور بھی ہین تو طاقتور ہین اور مرے ہوئے بھی ہین تو زندہ ہی ہین" یہ کلام شاید

اکثر لوگون کو تعجب انگیز معلوم ہوگا - لیکن اگر یہ تعجب انگیز ہوگا بہی تو ظاہر بینون کو ہوگا - میری نظرون مین تو سی پی اُو[٩٢] اگر مرا بہی ہے تو زندہ ہے اور ہمیشہ وہ ویسا ہی رہیگا - اِسلئے کہ اوسکی نیک باتین مجھے بہت پسند آتی ہین اور اوسکی بزرگی اب تک میرے دل سے نابود نہین ہوئی ہے - میری قسمت سے مجھے جو کچہہ بزرگی حاصل ہوئی ہی وہ سی پی اُو[٩٢] کے مقابل مین کچہہ بہی نہین ہے -

اگر ہم اپنے دوستون کی طرف التفات نہ کرین اور لایق و منتخب دوست کی عنایت کا فائدہ اوٹہانے کے قابل ہون تو اُنکی صحبت کا نفع ہمکو ہمیشہ حاصل ہوتا رہیگا - وہ دُور ہین تو بہی گویا نزدیک ہی ہین اور اگر وہ اس دنیا کو چہوڑ گئے ہین تو بہی اونکی نیک باتین ہمکو ہمیشہ کے لئے فرحت بخش یادگار کے طور پر یاد رکہنے کے لئے کافی ہین -

باب ششم

وقت کی قدر و منزلت

ہر طرح کا آرام اور ہر طرح کی راحت حاصل کرنی صرف وقت ہی پر منحصر ہے - دوست کی ملاقات - کتاب کا مطالعہ - صحبت کا فیض - سفر کا حصول منافع - گہر کی آرایش اِن سب باتون سے حظ اوٹہانے کے لئے وقت ہی نہو تو پہر کیا فائدہ - وقت کو روپیہ پیسہ سے نہین بلکہ روح اور جان سے تعبیر کرنا مناسب ہوگا - جو لوگ وقت سی عزیز الوجود چیز کو چہوڑ کر اور کسی ذریعہ سے اپنی جان بچانے کی از حد کوشش کرتے ہین

اِن کے نزدیک اپنی جان عزیز صرف کرنا کچھہ بعید نہین ہے- ڈونیٹی[۹۳] کا قول ہے کہ "جو لوگ عاقل ہوتے ہین اون کو مفت وقت رایگان جانے کا نہایت رنج ہوتا ہے"- اِسلئے فضول محنت و مشقت مین انسان کو اپنا وقت نہ صرف کرنا چاہئے- ہم اپنا وقت اگر نیک اور عام پسند کامون مین یا دوست احباب کی ملاقات مین یا گھر کے لوگون مین یا بڑے عالمون کی صحبت مین صرف کرینگے تو اوس سے ہمکو کچھہ نہ کچھہ نتیجہ ضرور حاصل ہوگا- ورزشی کھیل کھیلنے سے جسم تندرست ہوکر اعضا سست نہین ہونے پاتے- جسم مین چُستی رہتی ہے- یہ کچھہ کم فائدہ نہین ہے- ہم کو حسب خواہش کام کرنیکے لئے وقت ہی نہین ملتا اِسطرح کہنے سے کچھہ فائدہ نہین ہے- فی الحقیقت اگر دیکھا جائے تو ہم کسی کام کا ارادہ کرنے سے ہی وقت پیدا کرسکتے ہین- کیونکہ جب کام کرنیکی خواہش پیدا ہوتی ہے تو وقت کی کچھہ کمی نہین ہوتی- ہم کچھہ وقت آرام مین اور کچھہ وقت کاہلی مین صرف کرتے ہین- اِس لحاظ سے آرام کی کچھہ قدر نہین ہے- جب ہم دیکھتے ہین کہ آرام لینے سے ہی اپنی حسب خواہش کام کرنیکے لئے ہم مین شوق پیدا ہوتا ہے اِسلئے اوس آرام کی قدر کی گئی ہے-

شکسپیر[۹۴] کا قول ہے کہ "وقت مختلف لوگون کے ساتھہ مختلف طریقہ سے گذرتا ہے- یعنی کسی کے ساتھہ گویا چہل قدمی کے طور سے اور کسی کے ساتھہ تیز روی سے اور کسیکے ساتھہ دوڑتے ہوئے اور کسی کے پاس بالکل خاموش کھڑا رہتا ہے"- اِس لئے کہ وقت کا شمار گھڑی یا ساعت پر نہین ہے- بلکہ اُسکے عمدہ استعمال پر منحصر ہے-

۲۵
جرمی ٹیلر کا قول ہے کہ "اس دنیا مین کاہلون کی مانند اور کوئی دوسرا شخص مسرف نہین ہے۔ اگر وقت اچھی جگہہ استعمال کیا جائے تو اسمین شک نہین کہ وہ بڑا بیش بہا ہی۔ وقت کا جو حصہ گذرتا ہی پہر وہ کسی طرح واپس نہین آسکتا" کاہلی انسان کیجانی دشمن ہے اور کاہلی گویا انسان کے پہلو مین رہنے والا ایک دشمن ہے۔

سنجیدہ اور عقلمند لوگ انسان کو اوسکی عمر کے لحاظ سے بزرگ نہین خیال کیا کرتے بلکہ اِن کے نزدیک اون ہی لوگون کی عظمت اور قدر و منزلت ہوتی ہے اور اون ہی کی بزرگی قابل تسلیم ہوتی ہے کہ جو اپنی کم عمری مین جوانمردی کے کام کرتے ہین یا ناموری اور شہرت پیدا کرتے ہین یا رفاہ عام کے کامون مین دلچسپی لیتے ہین یا بڑے بڑے علوم و فنون حاصل کر چکتے ہین اور کسی طرح اپنے وقت عزیز کو ضایع اور رایگان نہین جانے دیتے۔

۹۵
منو کا بیان ہے کہ "فقط بال سفید ہونے سے انسان کی بزرگی نہین ہوتی۔ بلکہ جو لایق ہین وہ اگر کم عمر ہون تو بہی وہ بزرگ خیال کئے جاتے ہین۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ "بزرگی بعقلست نہ بسال"۔

پٹیر کا قول ہے کہ "عمر کے دن اگرچہ ویسے تو بہت ہین مگر شمار مین آنے کے قابل تہوڑے ہی ہین۔ یعنی وہ عمر کا حصہ کہ جس حصہ کو ہم اپنی عزیز عمر خیال کر سکتے ہین اسقدر کم ہی کہ ہم اوسکو انگلیون پر شمار کرتے ہین اگر اِس دنیوی سفر مین انواع و اقسام کی بیوپار اپنے ہاتہہ سے یکے بعد دیگرے ایسے جلد گذرین گے تو اپنی ترقی اور سچے خیال کے جو مضمون یا عمدہ چال چلن ہین۔

یہ ہی عمر کے صحیح نتائج کہلائے جائینگے - اس پر ہماری نظر ہمیشہ کس طرح رہیگی - فی الحقیقت اگر دیکھا جائے تو جو لوگ جواہر آبدار کے مانند چمک کر دوسرون کو خوش اور مسرور کرتے ہین - اونہین کا وجود غنیمت اور قابل قدر سمجھا جاتا ہے - اس دنیا مین بیعلم یا جانورون کے مانند عمر کھونے سے انسان کا نہ پیدا ہونا ہی بہتر ہے - دنیا کی چیزین جو ہمارے سامنے فنا ہوتی جاتی ہین اون ہی پر اپنے اپ کو قیاس کر کے اگر انسان اپنی بنی نوع کی مدد کرے اور اوسکو دنیوی آفتون سے بچانے کی کوشش کو مدنظر رکھے تو اوسکا وجود ایک نتیجہ بخش وجود تسلیم کیا جا سکتا ہے"-

۹۶

چسٹرفلڈ نے جو اپنے لڑکے کو نصیحت کی ہے وہ اگرچہ سب کی سب ہی قابل لحاظ ہے مگر وقت کی نسبت جو اوس نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے خاصکر وہ بہت ہی توجہ سے دیکھنے کے قابل ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "اے لڑکے جو وقت کہ تیرا بیکار جائیگا گویا تو اوس وقت کے فائدون سے محروم رہیگا - اور جتنا وقت کہ تو اچھے کامون مین صرف کریگا گویا وہ تیرے لئے ایک بڑی منفعت کا بیوپار خیال کیا جائیگا - الغرض اس تہوڑی سی عمر مین یک لحظہ کو بھی بیکار یا کاہلی مین گنوانے سے بڑہکر کوئی دوسری نادانی اور حیرت انگیز حرکت نہین ہو سکتی - بہرحال اپنی عمر کے ہر لحظہ کو اچھے کام مین استعمال کرنا چاہئے"- جس شخص کو کسی کام کرنے کا اچھا موقع ملگیا تو اوس کو اوس سے درگذر کرنا اور موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے کیونکہ مثل مشہور ہے کہ "گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین"-

ترک لوگون مین مشہور ہے کہ شیطان ہمیشہ عاقل آدمیون کیواسطے غفلت کا پردہ لئے

پہرتا ہے مگر مشکل سے وہ بعض وقت کامیاب ہوتا ہی - مگر برخلاف اُسکے سُست و کاہل لوگ خود ہی شیطان کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہین اور آپ اُسکے شریک ہوجاتے ہین -

۹۷
ہی اُلرٹو کا بیان ہے کہ "ماہی گیر کے کانٹے کی طرح شیطان اپنے فریب کے کانٹی کو عقلمندون کے پہانسنے کے لئے اوسمین لالچ وطمع کا آٹا لگائے پہرتا ہے اور قابو پاکر اُنکو پہانستا ہے اور پکڑلیتا ہے - مگر جو کاہل ہین وہ بغیر آٹے کے ازخود کانٹے مین اپنا گلا برضا ورغبت دیکر اوسمین پہنس جاتے ہین -

۹۸
لوتہر کا قول ہے کہ "کاہل آدمی ایک چکی" کے مانند ہے اور اوسکی بیوقوفی کی چکی" ہمیشہ گردش مین رہتی ہے - اگر اوسمین کوئی غلہ ڈالدین تو اسکا آٹا بنجاتا ہی ورنہ خود ہی گھس کر گھٹ جاتی ہے" - انسان فکر سے عاجز ہوتا ہے کام سے نہین ہوتا -

۹۹
راجہ بہرتاری کا قول ہے کہ "کام کے مثل کوئی دوسرا دوست نہین ہی - اسلئے کہ اُس کے کرنے والے کو مصیبت کم پیش آتی ہے" -

دیکہو خوب خیال کرو جنگل مین جو پہول کہلتے ہین اگرچہ اونکے ساتہہ محنت و مشقت نہین کی جاتی اور نہ اونکو کوئی بوتا ہے مگر وہ جیسا کچہہ رنگ وروپ حاصل کرتے ہین ویسا رنگ اور اُس قسم کی خوشنمائی شاید راجہ اندر کے لباس کو بہی نصیب نہین ہوگی جب کہ ایسی چیزون کو جو آج ہین اور کل نہین ہین اور گہانس کو کہ جو آج خوشنما نظر آتا ہی اور کل جلانے کے کام آتا ہے - اللہ تعالی نے ایسی رنگت اور خوشبو عنایت فرمائی ہی انسان کو تو اُسنے اشرف المخلوقات ہی بنایا ہی اوسکو وہ جو کچہہ نہ عنایت فرمائے وہ کم ہے -

اے خاک کے پتلے جس خداوند کریم نے ہنس کا رنگ سفید اور طوطے کا رنگ سبز اور
مور کا رنگ انواع واقسام کا بنایا ہے اُس نے تیرے رزق کا بہی بندوبست کردیا
ہے پہر تو کیون قناعت نہین اختیار کرتا۔
بہائیو۔ تم کو کچہہ نہ کچہہ کام ضرور کرنا چاہیے۔ کیونکہ جنگل مین پہولون کو بہی بغیر کام کے
خوبصورتی نصیب نہین ہوتی۔ اگر غور سے دیکہا جائے تو نباتات بہی کچہہ نہ کچہہ محنت
کرتے دکہلائی دیتے ہین۔ چنانچہ وہ اپنی جڑ مین سال آیندہ کی ابتدا ہونے والے
پہول کا مادہ جمع کرکے رکہتے ہین گو اونکی یہ فکر ہمین بظاہر معلوم نہین ہوتی۔
ملٹن کا قول ہے کہ "وقت کے پر لگے ہوئے ہین اور وہ ہمیشہ اڑتا رہتا ہے اور ہمارے
کاروبار سے بلا کم و کاست اپنے خالق برحق کو خبر دیتا ہے۔ ہم اگر ہزار عجز وانکساری کرین
تب بہی وہ کبہی نہین پہرتا۔ جو وقت کہ ہم بیکاری مین کہوتے ہین وہ خدا کے پاس ہمارے
نام سے خرچ مین شریک ہوتا ہے۔ مفت مین وقت ضایع کرنے سے کیا حاصل۔ چاہیے
یہ کہ اوسکو بغیر فائدہ لینے کے خالی نہ جانے دین اور اوسکو ہرگز یہ موقع نہ دین کہ وہ ہماری
برائی کی خبرین اپنے مالک کے روبرو لیجائے۔ اگر یہ ہمارا وقت ہمارے نیک کام اور بہلی
باتین لے کے خدا کے پاس گیا اور اوس نے نیکی اور بدی کے حساب کے دن ہماری نیک
کامونکی گواہی دی تو سوچو بتاؤ کہ ہمارے برابر بہی کوئی خوش نصیب ہوگا"؟
کہتے ہین کہ وقت بہاگتا ہے مگر وہ درحقیقت نہین بہاگتا بلکہ ہم ہی اوسکو مفت ضایع اور
برباد کرتے ہین۔ بہ نسبت اسکے کہ وقت کو مفت رایگان کیا جائے یہ بہتر ہے کہ وہ ہمکو

میسر ہی نہو- رچرڈ[۱۰۱] دوم کا یہ قول نہایت ہی غور اور لحاظ کے قابل ہے کہ "ابتک تو مینے وقت کو مفت ضایع اور برباد کیا اور اب وقت مجھکو ضایع اور برباد کرتا ہی"-

جرمی ٹیلر[۲۵] کا قول ہی کہ "جو کوئی شخص اپنا وقت سوچ سمجھکر خرچ کرتا ہے وہ ضرور ان امور کا لحاظ رکھتا ہے کہ کس سے صحبت رکھنی چاہیئے اور کس سے نہین- اور کونسا فعل اختیار کرنا چاہیئے اور کونسا نہین- اگر وہ اس کا خیال نہین کرتا تو اوسکا وقت مفت ضایع اور برباد ہوتا ہے اور بالآخر اوس سے افعال قبیحہ سرزد ہونے لگتے ہین- الحاصل دنیا مین اوسکا وجود اور عدم برابر ہوتا ہے"-

فی زمانا انسان کی عمر ستر برس قرار دیگئی ہے اسمین سے بہت تھوڑا سا حصہ ہوتا ہی کہ جو انسان کے کام آتا ہی- آرام- خانگی کامون اور ورزش مین جتنا وقت صرف ہوتا ہے اوسکو اپنی تمام عمر مین سے وضع کرکے جو کچھ کہ زمانہ باقی رہتا ہی اوسپر ہم اپنی آیندہ حالت کا اندازہ کرسکتے ہین-

لمب[۱۰۲] کا قول ہی کہ "ہم اپنی عمر مین سے جسقدر حصہ دوسرون کے کامون مین صرف کرتے ہین وہ ہماری عمر مین محسوب نہین ہوتا- اگر ہم [illegible] بھی ہون لیکن اسمین سے ہماری عمر کا اکثر حصہ رفاہ عام اور ملک کی [illegible] مین صرف ہوا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ ہم ابھی جوان ہین اور جسقدر وقت کے ذریعہ سے ہماوا اور دوسرون کو کچھ بھی فائدہ حاصل نہو تو اوسکو وضع کرنا چاہیئے- مگر ہماری بدقسمتی سے وضع ہونے والا وقت بہت رہتا ہے"-

سنیکا کا قول ہے کہ "اکثر گھڑیاں عمر کی اپنے ہاتھہ سے ضایع ہوجاتی ہین اور اکثر چہوری جاتی ہین یا خود بخود چھوٹ جاتی ہین۔ مگر وہ جب جا چکتی ہین تو پہر کسی طرح اون کا واپس آنا ممکن نہین ہوتا"۔

سوئیزرلینڈ کے ملک مین ایک لایق آدمی رہتا تہا اوسکی سالانہ آمدنی ایک ہزار روپیہ کی تہی اوسمین سے کسیقدر رقم کو وہ ایک چھوٹے سے عجائب خانہ کے تیار کرنے مین صرف کرتا تہا اوس سے ایک شخص نے پوچہا کہ تم کوئی نوکری کیون نہین کرتے اُسنے جواب دیا کہ مجھے جو وقت ملتا ہے وہ سونے اور چاندی سے بہی زیادہ قیمتی معلوم ہوتا ہے اس لئے مین اپنا ایک لحظہ بہی زر کے عوض مین خرچ نہ کرونگا۔

وقت خدا کی ایک بڑی نعمت ہے۔ اور ایک دن گویا زندگی کا ایک حصہ ہے۔ لندن جیسے نامدار شہر مین رہنے والون کو کیا کیا دلچسپیان حاصل ہوتی ہین۔ وہان کے لوگ ہر قسم کا دنیوی فائدہ یہان تک کہ کتابی دوست کا فیض بہی حاصل کرسکتے ہین۔ قومی تصاویرخانہ مین زمانہ ماضیہ کی اور رائل اکاڈمی وغیرہ کے دوسرے تصویرخانون مین زمانہ حال کے بڑے بڑے مشہور مصورون کی تیار کی ہوئی عمدہ عمدہ تصویرین دیکہی جاتی ہین۔

وہان کا عجائب خانہ اتنا بڑا ہے کہ اوس کے پورے سیر کرنیکی شاید ہی کسیکو نوبت آئی ہوگی۔ اس عجائب خانہ مین دنیا کی ہمہ اشیا موجود ہین۔ یعنے زمانہ قدیم مین جو چیزین پیدا ہوکر معدوم ہوگئی ہین وہ بہی اور زمانہ حال مین جو جو عجیب چیزین محفوظ ہین وہ بہی زمین کے پوشیدہ عجیب و غریب پرند چرند سیپی سنکھہ اور معدنی چیزین بےنظیر جواہر شہاب

شاقت کے ٹکڑے زمانہ ماضیہ کی عجائب چیزین - انواع واقسام کے انسان کے نمونے
کانچ وبلور کے ریزے اور چین کی عجیب وغریب چیزین - اور ایجن مین جو سنگمرمر
ملتا ہے وہ - موزیلیم اور ڈانیا کی معبد کی نشانیان - مصراور اسٹریا کے عجائبات اور
نوادرات - انگلستان کے قدیم اسلحہ - مشک کا ہرن اور بیمتھ جانور - یونانی
اور رومیون کی صنعکاری کے اعلیٰ اعلیٰ نمونے - علی ہذا القیاس دنیا کی تمام حیرت انگیز
چیزین اوس عجائب خانہ مین رکھی ہوئی ملتی ہین -
انسان کو لازم ہے کہ رنج ہو یا راحت دونون حالتون مین متحمل اور صابر رہے اگرچہ
رنج کا ٹالنا اور راحت کا بڑہانا انسان کے قبضہ قدرت مین نہین ہے - مگر بعض لوگ
مصیبت کے وقت اپنی زندگی سے تنگ آکر اس بات کی خواہش کرتے ہین کہ ہمکو
کسی طرح موت آجائے تو بہتر ہے - تاکہ اس موجودہ مصیبت سے ہم نجات پائین اور
آخرت مین ہمکو راحت ملے -
ایک سرجلبیس کا بیان ہی کہ ارے تو ایسا آزردہ کیون ہوتا ہے - دیکھہ تو یہ پہول اسقدر
دلچسپ کیسے بنا ہے اور اوس پر اتنا گہرا رنگ کسطرح چڑہا ہے - گلاب کے پہول کو خوشبو
کیسے آئی - اور سانپ کے دانت مین زہر کیسے جمع ہوا - کیا تجہے نظر نہین آتا جنگلی کبوتر
خوشی سے کیسا اوڑ رہا ہے - اوسکو دیکھہ - پہر تو ایسا آزردہ کیون ہوتا ہے - جبتک
آب وہوا اور روشنی تجہے معلوم نہین ہوگی تو جو چیز تو اپنی نظر سے دیکھتا ہی اوسکی کیفیت
بہی تجہکو اوسوقت تک معلوم نہین ہوسکیگی مجہسے تو اپنے دل کی بات بول - مجہسے سمجھہ لے

مجھے تو اپنے اختیار مین کرلے اور مجھسے دعا لے - دیکھہ تو دنیا تجھے کیسی نظر سے دیکھتی ہے تو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے پھر تو آزردہ اور کاہل کیون رہتا ہے - تجھپر تف ہی - کچھہ سیکھہ - کچھہ کر - اور کچھہ سمجھہ - خوش رہ اور اپنے رنج کا میرے سامنے کبھی نام بہی مت لے "

باب ہفتم

سفر کی خوبیان

اس زمانہ مین سفر بہت ہی آسان ہوگیا ہے - برخلاف اسکے زمانہ سابق مین سفر کرنا گویا موت کا مقابلہ کرنا تھا - مثل مشہور ہی کہ "سفر صورت سقر ہے" -

اکثر اہل یوروپ کا قول ہے کہ سفر کرنا ہو تو تہیاس - پلٹو - اور پی تہاگوراس کیطرح پاپیادہ سفر کرنا چاہیئے - بالفعل ریل کے ذریعہ سے سفر کرنا گویا دوڑتے ہوئے جانا ہے اسطرح سفر کرنے سے ہمکو تو کچھہ ہی نظر نہین آتا - مگر یہ قصور ریل کا نہین ہے - جس ملک کو ہمارے بزرگون نے نہین دیکھا تھا وہ ہم بڑے آرام کے ساتھہ بہت جلد دیکھہ سکتے ہین یہ کچھہ کم فائدہ نہین ہے - ہر ملک کے طرح طرح کے جنگل بڑے بڑے پہاڑ فرحت بخش ندیان تالاب میدان - سڑکین - قلعہ - معبد - مشہور تاریخی مقامات ہر ایک ملک کی دلچسپ و نمایش کی جگہہ - آلپیس کے سے پہاڑ - اور نیڈری ٹربن جیسے دریا یوروپ کے شہر اور اوسمین کی عجیب و غریب نادر چیزین یہ سب کچھہ تہوڑے زمانہ

ہین ہمکو نظر آسکتی ہین۔
جنکو فرصت اور قدرت ہے اونکو ہرگز سفر کئے بغیر نہ رہنا چاہئے۔ جس ملک کی
سیر کیجائے اچھی طرح کیجائے۔ سنکا کا قول ہے کہ "جنکو سفر سے راحت ملنی کی خواہش
ہو اونکو سفر مرغوب ہونا چاہئے اور اونکو سفر کی خوشی ہونی چاہئے"۔
قدیم لوگون کا قول ہے کہ بیوقوفون کا سفر کرنا اور بہٹکتے پہرنا برابر ہے۔ سفر اگر غور
سے دیکھا جائے تو عقلمندون ہی کا ہے۔ کیونکہ وہ اوس سے تجربہ اور معلومات حاصل
کرسکتے ہین۔ "بیکن کا قول ہی کہ سیاح کو مفصلہ ذیل چیزون کا دیکھنا ضرور ہے"
ہر ایک ملک کے سفیرون کی ملاقات کا دربار۔ ہر ایک ملک کی عدالت۔ مذہبی مجلس
معبد اور مٹھ۔ سمادہ مسجدین اور گنبد۔ شہر اور گانون کے حصار قلعے۔ جزیرے۔
جہاز کے لنگر۔ مکانات قدیم وشکستہ۔ مدارس۔ کتب خانے۔ ٹاؤن ہال۔ ہائیکورٹ
جنگی اور تجارتی جہاز۔ اور بڑے بڑے شہرون کے باغات اور فرحت گاہین۔
کالج۔ تجارتی کارخانے۔ منڈیان۔ گھوڑون کے طویلے۔ میدان قواعد۔ عمدہ تہیٹر۔
جواہر خانے اور توشک خانے عجائب خانے وغیرہ۔ الغرض وہ تمام چیزین کہ جو عجائبات
روزگار مین شمار ہوتی ہین"۔
مگر ان تمام چیزون کے دیکھنے کے لئے وقت اور نظر بینا کی ضرورت ہی۔ اکثر تو ہم جب
سفر کرتے ہین تو ان باتون کا ہمکو خیال تک بہی نہین ہوتا۔ اگر ہمکو عرصہ تک ایک
ہی مقام پر رہنے کا اتفاق ہو تو ہمارے لئے مندرجۂ بالا ہدایتون پر عمل کرنا بہتر اور

مناسب ہوگا۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سفر کی غرض ہمیشہ ایک ہی نہین ہوا کرتی۔
مہینون اور برسون کی مصروفیت کے بعد جو ہمکو کسی شغلہ سے چھٹی ملتی ہے اور
اوسوقت ہم ہواخوری کے لئے کہین باہر نکلتے ہین تو ایسے موقع پر اگر ہمکو نظر بینا اور
تہوڑی بہت عقل ہوگی تو ہم اوس ہواخوری کے اثنا مین صحت اور معلومات دونون
ایک ہی ساتہہ حاصل کرسکین گے۔ ہم کیسی ہی تفصیل سے کسی جگہہ کے حالات کیون
نہ پڑہین اور کسی جگہہ کا کیسا ہی وسیع نقشہ کیون نہ دیکہین مگر اوس سے ہرگز اوسقدر
معلومات نہین حاصل ہوسکتی جسقدر کہ اون مقامات کو اپنی آنکھون سے دیکھنے کی
حالت مین حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ بات کچہہ مقامات کے ساتہہ ہی مخصوص نہین ہے بلکہ
ہر شے کی یہی کیفیت ہے۔ وہ خواہ پہاڑ ہو یا قصر اور مسجد و خانقاہ وغیرہ ہر شے اور
ہر مقام کو اپنی آنکھون سے دیکھنا اس سے بہتر ہے کہ اوسکی حالت کتاب مین پڑہی جائے
یا نقشہ مین دیکھی جائے۔ مثلاً پرند کی تصویر اگر ہم نے دیکھی ہے تو ہم اوسکی کل صفتین
اوسکی تصویر دیکھکر بیان کرسکین گے۔ تصویر دیکہکر اوسکا یون تصور کیا جائے گا کہ وہ
تصویر سے بڑا ہے اور رنگ و وضع وغیرہ بعینہٖ ایسی تو نہین ہے اُس سے ملتی جلتی
ہے۔ یہ سچ ہی کہ تصویر کے دیکھنے سے ہمارے ذہن مین اصل چیز کا خاکہ کہچ سکتا ہی۔
لیکن تصویر کا دیکھنا اصل چیز کے دیکھنے کے برابر کبھی نہین ہوسکتا۔

بائبل کے عہدنامہ قدیم مین زمانہ گذشتہ کی طرز معاشرت وغیرہ کا جو نقشہ کہینچا گیا ہے
ممالک ایشیا مین ایک ہفتہ سفر کرنے سے وہ نقشہ ہماری آنکھون مین ایسے ہی

پھر جاتا ہے یہی صورت تاریخ کے متعلق بھی پائی جاتی ہی - چنانچہ جو لوگ شہر ایتھنس اور روم مین رہتے ہین اونکو روم اور یونان کی تاریخ دیکھنے سے ایک خاص لطف حاصل ہوتا ہے - ایسے ہی جن ممالک کی تاریخ پر جسکو جسقدر عبور ہوتا ہے اوس کو اس کی سیر مین اوسیقدر لطف ملتا ہے -

اثنائے سفر مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جن مقامات کا نقشہ ذہن مین موجود ہوتا ہی تو وہ نقشہ کے مطابق اُترتے ہین اور بعض اوسکے خلاف - تصویر اور نقشہ کے ذریعہ سے کسی شے اور کسی مقام کا پورا پورا خیال پیدا نہین ہوسکتا - وجہ یہ ہی کہ نقشہ اور تصویر سے کسی چیز کی اصل حالت کا پیش نظر کردینا ناممکن ہوتا ہے - البتہ نقشہ اور تصویر کا دیکھنا اون لوگون کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے کہ جنکو سفر کے ذریعہ سے اصل چیزون یا اصل مقامات کا دیکھنا اور اونکی سیر نصیب نہین ہوتی - اور جو لوگ اصل مقامات اور اصل چیزون کو دیکھکر اون کے نقشے یا اون کے مماثل دیکھتے ہین اون کو اون کے ذریعہ سے سیر کئے ہوئے مقامات اور دیکھی ہوئی چیزین یاد آکر حد سے زیادہ خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے -

جس دلکش دنیا مین ہم رہتے ہین وہان کے لوگون اور مقامات سے ہمکو بہت ہی کم واقفیت ہوتی ہے - اس مین شک نہین یہ ایک حیرتناک بات ہی -

نائزمن لوکیر کہتا ہے کہ ایک مسافر کا بیان ہے کہ مجھکو راکی نامی پہاڑ پر سفر کرنے کیوقت ایک ضعیف پادری کو دیکھکر جو حیرت ہوئی وہ بیان سے باہر ہے - اوس پادری نے

مجھکو متعجب دیکھکر مجھسے کہا کہ شاید مجھے اس جگہہ دیکھہ کے تمکو حیرت ہوئی ہوگی مگر حقیقت
حال یہ ہے کہ کچھہ دنون پیشتر مین بہت بیمار ہو گیا تہا - میری نسبت حکیم کو بہی بالکل
ناامیدی ہتی - ایک دن مجھے نیند آئی خواب مین معلوم ہوا کہ میری زندگی کا پیمانہ لبریز
ہو چکا ہے اتنے مین ایک فرشتہ میرے روبرو آکر کہڑا ہو گیا اور اوس نے پوچہا کہ
جس دلکش دنیا کو تو نے ابہی چہوڑا ہے اوسکی تجھکو کچھہ خبر بہی ہے - فرشتہ کی یہ گفتگو
سُن کے مجھے معلوم ہوا کہ مین جس دنیا مین آجتک دین کی نسبت نصیحت کرتا رہا مجھے
اوس دنیا کی کچھہ بہی حقیقت معلوم نہین ہے - پہر مین نے اوسوقت ارادہ کرلیا کہ اگر
خدا نے مجھے صحت بخشی تو مین سفر کرکے اوسکے متعلق معلومات حاصل کرونگا - چنانچہ
جب مجھکو صحت ہو گئی تو مین نے اوس ارادہ کو پورا کرنے کا قصد کیا - اب جو تم مجھے
یہان دیکھتے ہو تو مین اوسی ارادہ کے پورا کرنے مین سرگرم ہون "
جس پادری نے یہ طریقہ اختیار کیا تہا اُس کے مثل تو دنیا مین بہت ہی کم لوگ ہونگے
جن لوگون کو اسقدر سیر و سیاحت کرنے کی مقدرت نہو تو اونکو کم سے کم اپنے وطن
کے آس پاس کے ملکون کی ہی سیر کرلینی چاہیئے - کیونکہ اسقدر فرصت اور مہلت
تو ہر ایک کو میسر ہو سکتی ہے -
فقط تاریخی حالات دیکھنے اور پڑہنے سے وہ فائدہ نہین ہو سکتا - جو سیاحت سے
ہوتا ہے مگر جنہون نے مطلق کوئی سفر ہی نہ کیا ہو اونکو تواریخ پڑہنے اور دیکھنے سے
بہی جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ کچھہ کم فائدہ نہین ہے ٹین ڈال کا قول ہے کہ مفصلہ ذیل

کیفیت کا مطالعہ کرنا اور اپنا تہوڑا سا وقت الپس پہاڑ پر صرف کرنا کیا دونون مساوی نہین ؟ پہر وہی کہتا ہے کہ ہان دونون مساوی ہین۔

مین نے الپس پہاڑ کے حیرت انگیز سین دیکہہ کے بلاگ گام مین اور دوسری ہزارون چہوٹے بڑے پہاڑون کیطرف نظر کی تو مجہے معلوم ہوا کہ انکی چوٹیان گویا اپنا سر اوٹہا کر آفتاب کی اون شعاعون کو کہ جو صبح کیوقت نمودار ہوتی ہین مبارکباد اور خیر مقدم کہہ رہی ہین اوسکے بعد مین نے پہر اون پر دوبارہ نظر ڈالی اور اپنے دل سے یہ سوال کیا کہ اتنی بڑی کاریگری کس نے صرف کی ہوگی اور زمین کے سطح پر ایسے انواع و اقسام کے بڑے بڑے پہاڑ کس نے نصب کئے ہونگے۔ یہ خیال ابہی میرے دل مین تہا کہ اوسکا جواب میری سمجہہ مین یہ آیا کہ یہ کام اوس آفتاب کا ہے کہ جو ہمیشہ تیز اور با اثر رہتا ہے اس دنیا کے مثل ہزارون دنیا بنانے کی قدرت رکہنے والا ہے۔ جس پانی کے ذریعہ سے یہ درے پیدا ہوگئے ہین اوس پانی کو بہی ادہر اودہر لیگیا ہوگا۔ اوس نے ہی پہاڑون کی چوٹیون پر برف کا انبار لگایا ہوگا اور اپنی قدرت کا مصرف کرکے برف سے ہل کا کام لیا ہوگا اور یہی کاریگر اسیطرح اپنا کام جاری رکہکر اون بڑے پہاڑون کو نیست و نابود کردیگا۔ اور اونکو دریا مین بہا کر لیجائیگا۔ اور اون پہاڑون کو آدمیون کی آیندہ نسل سے آباد کردیگا۔ اور پہر آیندہ ایک زمانہ کے بعد اوس جگہہ سوائے میدان کے کچہہ نہین نظر آئیگا۔ اور جس زمین پر کہ اسوقت بالفعل جنگفرو سے پہاڑ کا بوجہہ ہے اوس پر اناج کے کہیت لہلہاتے نظر آئین گے۔ ندیون

کی تاریخ آجتک کسی سے نہین لکھی ہے - کل ندیان سابق مین جس جگہہ سے بہتی
تہین اوس جگہہ سے اب نہین بہتی ہین - روہن ندی کے برابر بہنے والی دوسری
ندی نہین ہے - یہہ ندی اور ہول ملک کا سیلاب دونون زمانہ سابق
مین ڈنیوب ندی کے ساتھہ ملکر بحر اسود مین جاکر گرتے تھے - اگلے زمانہ مین دریای
رہائن اور ٹیمس دونون ملکر اسکاٹ لینڈ اور ناروے مین کو گذرتے ہوئی بحر شمالی
مین جاکر گرتے تہے اب تہوڑے عرصہ سے یہ دونون دریا بحیرہ روم مین گرنے لگے ہین
یہ تحقیق صحیح ہو یا غلط مگر اتنا پتہ تو ضرور لگتا ہے کہ جرمن کی رہائن اور سوئزرلینڈ کی
رہائن مین کچہہ فرق نہین رہا - حال مین جو شاذ سپین مین زلزلہ واقع ہوا اوس سے
رہائن ندی کی شکل بالکل بدلگئی ہے - رسکین کا بیان ہے کہ ایک جگہہ اس ندی
کا پانی بلندی سے گرتا ہے اور اپنے گرنے کی جگہہ کے قریب ہی بہت زور وشور سے
بہتا ہے - شمالی کنارہ پر کہڑے ہوکر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس مقام پر پانی
کے موڑ سے ایک نہایت عمدہ کمان بنگئی ہے وہ کمان کہین شکستہ نہین نظر آتی بعد
اوسکے وہی پانی گرنے کے پیشتر کماندار چٹان کو کہ جو تیس فٹ ڈل کی ہے کانچ کی گنبد
کے مانند ڈہانپ دیتا ہے - یہ گنبد بہنے والے پانی سے پہر از سر نو اس طرح کا بنجاتا ہے
کہ نظر کام نہین کرتی - اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ اوسمین کچہہ حرکت ہوتی ہے یا نہین - ہان
البتہ جسوقت کوہ شمال لہرین آسمان سے باتین کرتی ہوئی اوس پر سے تیر کے مانند
گذرتی ہین اوسوقت اوسکی صورت و شکل خیال مین آتی ہے اسکی چادر کا گرنا اور بلندی

سے گرنے کی آواز اور گر کر پانی کا فوارہ کے مانند اوڑنا اور اوچھلنا اور اوپر اوچھلتے
وقت بڑی دہار کی ننہی ننہی بوندون کا اوپر سے موتیون کیطرح گرتے رہنا دیکھنے والے
کو حیرت مین ڈالے بغیر نہین رہتا"

گذشتہ بیان کے مطالعہ سے ناظرین کو بحیرہ روم کے کنارون کی خوبصورتی و دلاویزی
اور ملک کے جنوبی اور شمالی حصہ کا باہمی فرق بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا ۔

سی موڈس[۱۰۶] کا بیان ہے کہ اس ملک کے شمالی حصہ کی زمین کو اگر دیکھا جائے تو ہر چہار طرف
گھنی جھاڑی اور گنجان جھنڈ نظر آتے ہین اور انہین مین کو راستہ جاتا ہے کہین کہین
صاف چٹیل میدان ہی دکھلائی دینے لگتا ہے جسمین کثرت سے سانبر چیتل ہرن
نیل گائین اور جنگلی بہنسین وغیرہ چرتی اور کلیلین کرتی نظر آتی ہین۔ یہ گنجان درخت
ایسے سنسان اور ساکت ہین کہ انسان کو وہان نیند آجاتی ہے۔ اس جنگل مین فقط
زیتون ہی کے درخت نہین ہین بلکہ سوری نیٹھو کے قریب بہت بڑے بڑے صنوبر کے
درخت بہی کھڑے ہوئے دکھلائی دیتے ہین۔ انکے نیچے کھڑے ہو کر دیکھنے سے جزیرہ
کیرو نظر آتا ہے۔ اور وہان ایک مقام ہے جسکو وہی سو دی اس کہتے ہین ۔
نی بلیس کی ندی اور اسکے ارد گرد نظر آتی ہے ۔ زیتون ۔ نارنگی اور گلاب کے گنجان
جنگل اوس ندی کے کنارہ پر نظر آتے ہین ۔ اور وہان سے اسے ری ام نامی جزیرہ
اچھی طرح دکھلائی دیتا ہے ۔

قاعدہ ہے کہ گرم ملک مین صبح کا وقت بہت ہی دلچسپ ہوتا ہے ۔ واٹلیس[۱۰۷] کا بیان ہے

کہ یہان موسم گرما مین صبح کے پانچ بجے تک پورا اندہیرا رہتا ہے اور تہوڑی ہی دیر کے بعد شب کی حالت ختم ہوکر پرندون کی آوازین آنے لگتی ہین اور مشرق کیطرف صبح کے آثار نمود ہونا شروع ہوجاتے ہین - اور ذرا دیر کے بعد چڑیون کی آواز اور مینڈکون کا شور وغل جنگلی پرندون کا غوغا اور طرح طرح کے جانورون کی آوازین سُنائی دینے لگتی ہین - ساڑہے پانچ بجے آفتاب کی دہیمی دہیمی روشنی پہیل جاتی ہی اور آہستہ آہستہ ترقی کرکے پونے چہہ بجے کے عمل مین اچھی طرح سے روشنی ہوجاتی ہے اور پانچ منٹ تک یہی حالت قایم رہتی ہی - اور بعد اوسکے یک بیک مشرق کیطرف سے آفتاب کی شعاعین نظر آنی شروع ہوجاتی ہین - جن سے درختون پر کی شبنم کی بوندین ہیرے کی طرح چمکتی ہوئی دکہلائی دینے لگتی ہین اور سنہری روشنی اطراف عالم مین پہیلکر دنیا کو ہوشیار کردیتی ہے اور سب کو اپنے کام کاج مین مصروف ہونے کی ترغیب دیتی ہے -

طیور اپنی خوش الحانی کے ساتہہ نوا سنجی مین مشغول ہوکر درختون کی شاخون پر ادہر اودہر اوڑتے ہوئے دکہلائی دینے لگتے ہین - بندر چیخین مارتے ہین شہد کی مکہیان پہولون کی پنکہڑیون مین اپنی بھنبھناہٹ شروع کردیتی ہین - اور چمکنے والے کیڑے دن کی روشنی مین اپنے باز وکہولکر دہوپ کا لطف اوٹہاتے ہین - اس ملک مین طلوع آفتاب کا کچہہ عجیب ہی دلکش سمان ہوتا ہے دنیا کی عام چیزین شب کی خنکی سے تر و تازہ ہوجاتی ہین - درختون کے پہولون مین دیکہتے ہی دیکہتے شگفتگی کے آثار نمود

ہو جاتے ہین - اور نو دمیدہ درخت بہ نسبت پہلے روز کے دوسرے روز ایک اُنگل کے قریب بڑہے ہوئے دکھلائی دیتے ہین - اوسوقت کی ہوا بہی بہت ہی فرحت بخش ہوتی ہے - صبح کی ہلکی ہلکی سردی ختم ہونے کے بعد جسم مین کچھہ گرمی آتی ہے - دنیا کی جن دلاویزیون کو مصور اپنے نوک قلم اور شاعر اپنی زبان سے ظاہر کرکے دکھلایا کرتے ہین وہی دلاویزی اور دلکشی درختون کے پہول اور پتّون کی شگفتگی اور تر و تازگی کے باعث ہمارے نظر کے سامنے پہر جاتی ہے -

اس قسم کے اور بہی بہت سے بیانات تحریر کرنے کا ارادہ تہا مگر جسقدر بیان کیا گیا ہے اوسیقدر کافی ہے - اس قسم کے مضمون دیکہنے سے سفر کردہ لوگون کو اپنی آنکھون کی دیکھی ہوئی کیفیت یاد آتی ہے - اور اسطرح پر سفر کا لطف ہمیشہ برقرار رہتا ہی - گہر مین بیٹھنے کی صورت مین بہی ہمارا دل جسوقت پژمردہ اور پریشان ہوتا ہے تو اُس وقت بہی وینیس - جنوا - اور نانٹی روسا جیسے دلچسپ اور نظر فریب مقامات ہماری نظر کے سامنے اپنا نقشہ کھینچکر فرحت اور مسرت بخش ثابت ہوتے ہین -

جن لوگون کا ذوق و شوق سفر کی جانب ہوتا ہے اور تکالیف سفر سے کسی قسم کا رنج نہین ہوتا تو اونکو سمجھنا چاہیئے کہ وہ اپنے گہر کے آرام سے محروم نہین رہے - گہر کے آرام کا پورا حظ اوٹہانے کے لیئے سفر کا ہونا ضرور ہی - بقول سعدیؒ " قدر عافیت کسے داند کہ بہ مصیبتے گرفتار آید " - کیونکہ سفر ایک محنت ہے اور گہر کا ارام ایک راحت ہے - یہ دونون باتین ایک دوسرے کی ممد و معاون ہین - سفر مین جن

جن راحتون کا شمار کیا گیا ہے اونمین سفر سے گھر کو واپس آنے کیوقت جو ایک قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ بھی شریک ہے۔

باب ہشتم

وطن کی خوبیان

تجارت پیشہ یا دوسرے مصروف بہ کار لوگون کے لئے اونکی فرصت کے زمانہ مین یہ رائے دینا کہ وہ اوسمین سفر کرکے تجربہ حاصل کرین۔ یا گھر مین بیٹھکر اپنے خاندان کے لوگون مین آرام کے ساتھہ زندگی بسر کرین۔ ایک مشکل کام ہے۔

لی ہنٹ کا قول ہے کہ "اون لوگون کے لئے کہ جو سفر کو دل سے پسند کرتے ہین لیکن ضعف کیوجہہ سے اوسکو اختیار نہین کر سکتے۔ یہ بہت بہتر و مناسب ہی کہ اپنے مکان مین بیٹھکر اون کتابون کا مطالعہ کرین کہ جنمین سفر خشکی کے دلچسپ حالات بیان کئے گئے ہون۔ اور سفر تری کی دلفریب سیر دکھلائی گئی ہو"

سیکو اور پیرو جیسے ملکون کا سفر کرنا یا ٹاہیٹی جزیرہ کے مانند دوسرے جزایر کا سفر کرنا بہت خوشگوار سمجھا گیا ہے۔ پرلیس کاٹ کی تاریخ اور کپتان کوک وغیرہ کے سفرنامے اور علی ہذا القیاس اسی طرح کے اور قدیمی تصنیفات اسمین شک نہین کہ بہت ہی دلچسپ ہین۔ کیونکہ اس قسم کی کتابون مین قدیمی لوگون کے اوضاع و اطوار کا خاکہ اچھی طرح کھینچکر دکھلایا گیا ہے۔ اپنے روزانہ سفر کی منزل اگرچہ دالان سے

حجرہ تک اور حجرہ سے دالان تک ہی کیون نہ محدود ہو۔ جب بہی سفرنامہ کے مطالعہ سے اوس سفر مین بہت کچہہ آرام ملنے کی امید ہوسکتی ہے۔ وطن مین بیٹہے بیٹہے سفرنامون کے مطالعہ کے ذریعہ سے جو کچہہ معلومات حاصل ہوتی ہے اگرچہ وہ محدود ہی کیون نہین ہوتی لیکن یہہ بہی قابل قدر ہوتی ہے۔ مکنزی کا قول ہے کہ کتاب وہ شے ہے کہ ہم اوسکے ذریعہ سے اپنے گہر مین کرسی پر بیٹہے لطف سفر اوٹہا سکتے ہین اور بڑے بڑے ممالک اور مشہور مقامات کی سیر بلا تکلیف سفر کرسکتے ہین۔ مقامات دور و دراز کے دوستون سے ملاقات کرنا اور تصویر کے ذریعہ سے طرح طرح کے سین آنکہون کے سامنے پیش کرنا ہمارے راحت و آرام کا ایک اچہا ذریعہ ہے۔"

اپنے گہر مین قیام پذیر ہوکر ہم جتنے سفر چاہین اوتنے کرسکتے ہین۔ اور طرہ یہ کہ لطف زندگی مین ذرا فرق نہین آنے پاتا۔ اس لئے کہ جسطرح موسم بدلتے ہین اوسیطرح ہمکو اپنے مقامات بہی بدلتے ہوئے دکہلائی دیتے ہین۔ اپنے مکان کے کسی کمرے مین بیٹہکر اگر نیچرل سین کی سیر کی جائے تو مختلف موسمون مین ہمکو اوسکی جدا جدا بہار نظر آئیگی مثلاً موسم بہار کے زمانہ مین ہمکو درختون کی سرسبزی و شادابی موسم باران مین برسات کا سمان اور ہر ایک چیز کی تر و تازگی۔ موسم سرما مین میوہ دار درختون کا پہلنا اور پہولنا۔ اور ندیون اور نالون کا صاف و شفاف پانی سے لبریز ہونا۔ موسم گرما مین صحراے لق و دق کی تابش اور دوپہر کیوقت آفتاب کی حدت و تمازت یہ جدا جدا سین ہمکو نظر آئین گے۔ قصہ مختصر یہ کہ ایک محدود اور محفوظ مکان مین بیٹہکر ہمکو دنیا کے اسقدر مختلف سین ایک

آن واحد میں نظر آ جاتے ہین - یہ تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ آسمان کا دلکش
اور نظر فریب سین دیکھکر اکثر لوگون کو کچھہ حظ نہین حاصل ہوتا کوئی آسمان کو آفتاب کے
طلوع ہونے کیوقت دیکھے تو اوسکو معلوم ہو کہ ہان وہ وقت بھی کس درجہ دلکش
ہوتا ہے - طلوع آفتاب کے وقت کی حالت کا فوٹو گریبے نے مفصلہ ذیل الفاظ مین
اُتارا ہے - کہ آسمان پر جسوقت آفتاب طلوع ہوتا ہے اوسوقت اوسکی شعاعین کسقدر
سنہری اور کسیقدر نیلگون نظر آتی ہین اور تھوڑی دیر گذرنے کے بعد آنکھون کو خیرہ
کرنیوالی روشنی دکھلائی دیتی ہے - اور اُفق آسمان روشن و منور نظر آنے لگتا ہے
جسوقت آسمان پر سورج نمودار ہوتا ہے اوسوقت اوسکی صورت نصف دائرہ نما
ہوتی ہے - اور پھر رفتہ رفتہ اوسکا دائرہ پورا ہوجاتا ہے اور اسقدر روشن و تابان
ہوتا ہے کہ اوس پر نظر نہین ٹھیر سکتی -
الغرض اوسوقت کا سمان کچھہ ایسا دلکش اور نظر فریب ہوتا ہے کہ اوسکی برابر دنیا کی
کسی دوسری چیز مین دلکشی اور نظر فریبی نہین پائی جاتی" جو لوگ اہل نظر اور حقیقت
بین ہین اونکو صبح اور شام کے آسمان کی خوبصورتی دیکھہ کے اور بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے
رسکن نے آسمان کی خوبصورتی اور صنعت لکھتے وقت جو کچھہ جودت طبع اور تحریری
قوت صرف کی ہے اوسکو دیکھکر اگر ناظرین کو حیرت نہ ہو تو کمال حیرت ہے - وہ لکھتا ہے
کہ مشرق سے مغرب تک کل آسمان ایسا رنگ بدلتا ہے کہ گویا آگ اور پانی کا ایک
ہی دریا بنا ہوا ہے - مشرق کی طرف کا ابر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سونے کے پہاڑون کا

سلسلہ چلا گیا ہے - گلابی سنہرے اور رنگ برنگ کے ابر کے ٹکڑے آسمان پر پہیلے ہوئے
دکہلائی دیتے ہین - آسمان کے اوپر کا حصہ کہین گرد آلو دکہین صاف وشفاف اور
کہین نیلگون بنا ہوا ہے اور کہین دیکہو تو ابر کی عجیب وغریب شکل دکہلائی دیتی ہے
ابتدا تو اوسکی دہوئین کی پہاڑ کی صورت مین ہوتی ہے - اور انتہا پر نظر کیجاتی ہی تو گویا
سونے کا انبار نظر آرہا ہے " اسطرح پر اگرچہ آفتاب کا رنگ ڈہنگ تمام روز بدلتا جاتا
ہے - لیکن پہر بہی کوئی شخص اوسکی طرف نظر تامل سے دیکہتا ہوا نہین پایا جاتا - صانع حقیقی
نے آسمان کو اسطرح پر صنع کیا ہے کہ اوسمین انسان کی نفع رسانی اور پند ونصیحت کے بہید
اسقدر ست ترکیے گئے ہین کہ شاید دنیا کی کسی دوسری چیز مین نہونگے -
تعجب ہے کہ اس پر بہی ہم لوگ اوسکی طرف کچہہ توجہہ نہین کرتے - خدا کی پیدا کی ہوئی
چیزون مین سے ہر ایک شے اوسکی اعلیٰ درجہ کی صناعی کا اظہار کرتی ہے اور ایک سے
ایک بڑہی چڑہی نظر آتی ہے - چنانچہ ان مین سے آسمان بہی ایک ایسی چیز ہے کہ جسکے
منافع اور ساخت کی نسبت فلاسفر لوگ ایک عرصہ سے سرگردان ہین لیکن پہر بہی وہ
نہین سمجہہ سکتے - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آسمان پر کالی کالی ڈراونی گہٹا چہاجاتی ہی اور پہر
تہوڑی دیر مین آپ ہی صاف ہوجاتی ہے - صبح وشام کے وقت زمین سے جو شبنم کے
ذریعہ سے بخارات اوٹہتے ہین اکثر پہاڑون یا گانوون کو ڈہانپ لیتے ہین - اور یہ
معلوم ہوتا ہے کہ ایک دہوان ہے کہ زمین وآسمان مین بہرا ہے - اوسمین درخت وغیرہ
کچہہ نظر نہین آتے - اوس سے اوس برستی ہے جسکی وجہہ سے عالم کی زراعت کو زمین

کو اشجار کو صدہا منافع پہنچتے ہین - اگر آفتاب غروب ہوا تو یہ خیال نہین کرنا چاہیئے
کہ آسمان کی قدر و منزلت بھی نابود ہوگئی -
سینکا[1] کا بیان ہے کہ "سمجھہ مین نہین آتا کہ زیرسما دنیا مین آرام لینا اور آسمان کی نیرنگیون
کو دیکھنے کے برابر دوسری دلچسپ حالت اور کونسی ہوگی" - آفتاب کے غروب ہوتے
ہی پھر کوئی چیز اس قابل نہین رہتی کہ اوسکو دیکھا جائے - اس خیال سے مکان کے
جھروکے اور کھڑکیان بند کر لینا قرین مصلحت نہین ہے - ایمرسن[19] کا بیان ہی کہ "ایسا آسمان
جسمین گویا بہت سے سونے اور جواہر کے ریزے ٹکے ہوئے ہین - اور جو کل دنیا
کو اپنے نیچے لئے ہوئے ہی اور جسمین چاند کی دہیمی دہیمی اور ٹھنڈی ٹھنڈی روشنی
اپنا جوبن دکھلاتی رہتی ہے اوسکے ہم مثل دنیا کا اور کوئی منظر نہین ہوسکتا - آسمان
کے مختلف سیارون سے ہمکو طرح طرح کے منافع حاصل ہوتے ہین - دنیا مین جو لوگ
بہ لحاظ ان تمام بزرگیون اور منافع کے آفتاب اور ماہتاب کو بزرگترین خیال کرکے اونکی
پرستش کرتے ہین تو یہ کوئی ایسا زیادہ حیرت کا مقام نہین ہی"
اگر حقیقت مین دیکھا جائے تو گھر کا آرام گھر ہی مین خوب ملتا ہے اکثر لوگ جو دیوانخانہ
یا حجرے مین بیٹھکر اپنے دوست احباب کے ساتھہ اختلاط اور ارتباط کی گفتگو کرتے
ہین اونکی راحت کی کوئی حد نہین ہے - دوسرون کو وہ لطف کبھی خواب و خیال
مین بھی نہین نصیب ہوتا -
کیا یہ لطف زندگی کچھہ کم ہے کہ اپنے گھر مین بیٹھکر ہم اپنے اعزا اور اقربا مین زندگی بسر کرتے

اگر غور سے دیکہا جائے تو گہر کا عیش و آرام بہ نسبت تنہائی کے اہل و عیال کے ساتہہ دوچند ہوتا ہے
زمانہ قدیم مین وحشی آدمیون کی تو کچہہ پوچہئے ہی نہین یونانیون کی ہی خانگی حالت چندان
درست نہین تہی - اگر یونانیون کی اوس گذشتہ حالت کا کہ جسکا ذکر کاولی نے کیا ہے
موجودہ حالت سے مقابلہ کر کے دیکہا جائے تو ایک بیّن فرق نظر آتا ہے - کاولی
کا بیان ہے کہ "جس مکان کے اطراف عمدہ باغ ہوا ور مکان مین کتابون کا ذخیرہ بہی موجود
ہوا ور مطالعہ کا شوق ہوا ور اوس گہر مین نیک بی بی ہو تو اوس گہر والے کے آرام
کی کوئی انتہا نہین ہے" عورت اگرچہ کیسی ہی لایق اور قابل صفت کیون نہو جب
بہی ایک بُری بلا ہے - عورت اپنے بہولے پن سے جان لینے والی - اپنی میٹہی میٹہی
باتون سے مصیبت مین ڈالنے والی - اور بظاہر نیک مگر باطن مین آفت کا پرکالہ
ہوتی ہے - سینٹ کری سوسٹم - مصنف کا بیان ہے کہ "جسکو اپنی والدہ - بی بی - یا لڑکی
سے بہت محبت ہوگی اوسکو عورتون کی یہ عام شکایت سُنکر ضرور حیرت ہوگی - زمانہ
حال مین یورپ کے مہذب ممالک مین مرد و عورت کی باہمی محبت اور باہمی تعلقات کے
متعلق جیسی کچہہ درستی اور شایستگی دیکہی جاتی ہے ویسی کسی دوسری چیز مین نہین دیکہی
جاتی بعض اقوام مین غلط قاعدون کی پابندی سے اکثر عورتون کو ایسی مصیبت برداشت
کرنی پڑتی ہے کہ اوسکے خیال سے بہی بدن کے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین - یونانیون
کی عورتین باوجود لیاقت اور دولتمندی کے اپنی ذاتی کوشش کے ساتہہ اپنے گہر اسقدر
آراستہ و پیراستہ رکہتی تہین کہ گویا وہ بہشت کا نمونہ ہوتے تہے - لیکن پہر بہی اونکے

خاوند اُن عورتون کو اپنی باندی لونڈی ہی خیال کرتے تھے"۔
ایک مصنف کا بیان ہی کہ "عورتون کو پھول سے بھی نہ مارنا چاہئے"۔ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ عورتون کے سلوک کی نسبت زمانہ قدیم مین بھی بڑی بزرگی کا خیال رکھا جاتا
تھا۔ مگر زمانہ حال کو دیکھتے ہوئے یہ خیال قایم نہین ہوسکتا۔ اکثر ممالک کے جنگلی لوگون
کو اسکی ذرا بھی خبر نہین ہے کہ گھر کے لوگون اور بیبیون کے ساتھہ کسطرح کا برتاؤ کرنا چاہئے
شمالی امریکہ مین جو الگانکن قوم کے لوگ آباد ہین وہ محبت والفت سے اسقدر بے بہرہ
ہین کہ اُنکی زبان مین محبت کا لفظ کہین ڈھونڈے سے بھی نہین ملتا۔ جس مرد اور
عورت کے درمیان محبت والفت نہین ہوتی اگر اونکی شادی بھی کردیجائے تب بھی
وہ لطف زندگی کچھہ نہین حاصل کرسکتے اور آخرکار اونکو زحمت اور تکلیف ہی جھیلنی پڑتی
ہے۔ ایک شاعر کا قول ہے کہ "ایک کاریگر نے جواہرات کا پتلا تیار کرکے اپنے بادشاہ
کو نذر کیا مگر بادشاہ نے اوس پتلے کو بہت ہی قیمتی اور خوبصورت خیال کرکے اوسکے
ساتھہ شادی کرلی۔ مگر جسوقت وہ اوس سے بغلگیر ہوتا تو موسم سرما مین سردی سے لرزتا
اور گرما مین مارے گرمی کے بیقرار ہوجاتا تھا۔ علی ہذاالقیاس جن مردون اور عورتون
مین محبت نہین ہوتی تو عام طور پر ادن مین اوس بادشاہ اور پتلے کی مثل صادق آتی
دکھلائی دیتی ہے۔ پھر اُن کے خانگی آرام کی کیفیت لکھنے کی ضرورت نہین ہی۔
محبت والفت کے برتاؤ سے قطع نظر کرکے اگر دیکھا جائے تو بسا اوقات باہمی گفتگو
اور بات چیت مین جو الفاظ غیظ وغضب کیحالت مین نادانستہ طور پر زبان سے

نکلجاتے ہین وہ بھی اُسمین بدمزگی اور بے لطفی کا سبب ہوا کرتے ہین- اور مخل راحت وآرام بنجاتے ہین- اسلئے ہر ایک کو لازم ہے کہ غصہ کی حالت مین تحمل اور ضبط سے کام لے- اور اپنی طبیعت پر تہوڑا بہت جبر کرے- اسمین شک نہین کہ اس طریقہ زندگی کو اختیار کرنیکے باعث ضرور مصیبت سے نجات ملیگی-

گہر کو ایک معمولی اور چہوٹی سی جگہہ مت سمجہو- بلکہ اوسکو طوفان خیز دریا کی مصیبتون سے پناہ دینے والا ایک جزیرہ خیال کرو-

وہ لوگ غلطی کرتے ہین کہ جو گہر کے در و دیوار سے راحت وآرام کے طالب ہوتے ہین- یہ خوب یاد رکہنا چاہئے کہ گہر کا آرام اور گہر کی راحت اپنی ذاتی کوشش کے بغیر کبھی حاصل ہی نہین ہوسکتی-

باب نہم

علوم حکمت

جو لوگ علوم حکمت سے واقف نہین ہین وہ کبھی اس بات کا اندازہ بھی نہین کرسکتے کہ زندگی کو آرام اور آسایش کے ساتھہ بسر کرنے کی کیا کیا صورتین ہوتی ہین-

جو لوگ حصول علم کو مشکل اور بے سود سمجھتے ہین- اسمین شک نہین کہ وہ بہت بڑی غلطی کرتے ہین- تمام علوم نصیحت آمیز اور دلچسپ ہی نہین ہوتے- زمانہ قدیم مین عالمون کی بہت قدر و منزلت تہی- علمی لیاقت ہی ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے زمانہ گذشتہ

حال اور آیندہ کی نسبت ہمکو کچھہ نہ کچھہ معلومات حاصل ہوتی ہے - جاہل شخص کو زمانہ ماضی
اور استقبال کا حال کچھہ نہین معلوم ہوسکتا - باوجودیکہ علم کا یہ رتبہ ہے - جب بہی لوگون
کو اوسکی تحصیل سے گریز ہے اور اُسمین اپنا تہوڑا سا وقت صرف کرنا بہی اُنکو ناگوار گذرتا ہے
زمانہ قدیم کے ہنود کا عقیدہ اور خیال یہ تہا کہ دنیا مین جسقدر دریا موجود ہین اُنکو اندر
نے اپنے گُرز سے کہودا ہے اور وہی اونکو پیچ در پیچ راستہ سے لاکر سمندر مین چہوڑ دیتا
ہے - مگر علم حکمت سے ندیون کی پیدایش کے اسباب اور دیگر دنیوی عجائبات کی صحیح
کیفیت و حقیقت معلوم ہونے پر ہمکو اونکے اس خیال کی نسبت بہت ہی حیرت معلوم ہوتی
ہے - خداوند تعالی کی قدرت کاملہ سے جسقدر چیزین بنی ہین اونمین اس بلا کی دلکشی اور
خوبصورتی پائی جاتی ہے کہ انسان کی صنعت و کاریگری کی چیزون مین وہ دلکشی اور وہ
خوبصورتی ذرا نہین نظر آتی - علم حکمت کے اکثر بیانات دلفریب قصہ اور کہانیون سے
بہی زیادہ دلچسپ ہوتے ہین -

علم نباتات سے اکثر لوگون کو ذرا بہی دلچسپی نہین ہوتی اور نہ کبہی وہ اس بات پر غور
کرنے کی تکلیف گوارا کرتے ہین کہ جب ہمکو علم نباتات سے ناآشنا ہونے کی صورت مین
بہی درختون اور پہولون کو دیکہکر اس درجہ مسرت ہوتی ہے تو علم نباتات کو جاننے کے
بعد تو کیا کچہہ لطف اور حظ نہین حاصل ہوگا - درختون اور پہولون کے دیکہنے سے جو ہمکو
خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے وہ اسی طرح پر ہوتی ہے جیسیکہ ایک کم درجہ کا آدمی بڑی
رتبہ کے آدمی کو دیکہنے سے خوش ہوتا ہے - اور یہ نہین جانتا کہ اوسکی وجہ کیا ہے اور اس

خوشی کا کیا باعث ہی۔ ہان اگر اوس آدمی کو اوس سے ملاقات اور شناسائی ہو تو خوشی
کرنا بجا بھی ہے۔ اور اسکا سبب ظاہر ہے۔ جسکو علم نباتات سے تھوڑی سی بھی واقفیت
ہوگی اور وہ جنگل یا کھیت مین جائیگا تو وہی نباتاتی اشیاء اوسکو دوست کی صورت مین
دکھلائی دیگی رفیقون کا کام دینگی اور علم حکمت کے نکات تبلائین گی۔

ڈاکٹر جانسن[۲۱] کا مقولہ ہے "کہ ایک جنگل کو دیکھنے کے بعد دوسرے جنگل کے دیکھنے کی
ضرورت باقی نہین رہتی۔"

سقراط[۲۲] جیسے عقلمند شخص کا قول ہے "کہ حالانکہ مجھے علم و لیاقت حاصل کرنے کا بڑا شوق ہی
لیکن جب بھی باغ یا جنگل کو دیکھکر مجھکو کچھہ بھی نصیحت نہین ہوتی۔" اکثر لوگ کہتے ہین کہ
نباتاتی علم جاننے والے درخت اور پھول وغیرہ کو گو دیکھتے ہین مگر اونکی حقیقت سی کچھہ
آگاہی نہین ہوتی۔ اونکو علم نباتات سے واقفیت صرف اسیقدر ہوتی ہے کہ پھولون اور
درختون کے لاطینی نام از بر کرلین اور بس۔ علم نباتات کے خلاف جن لوگون کی رائین دیکھی
یا سُنی جاتی ہین اوسکا مطلب سوائے اسکے اور کچھہ نہین ہوسکتا کہ وہ اس علم سے بے بہرہ
ہوتے ہین۔ حالانکہ رسکن[۲۳] علم نباتات کا ایسا بڑا عالم نہین تھا لیکن اوسکو جو اس علم سے ایک
خاص قسم کی دلچسپی حاصل تھی اوسکی وجہ سے ہم دیکھتے ہین کہ علم نباتات کی نسبت جو اوس
نے اپنی رائے قایم کی ہے وہ بہت ہی بڑہی چڑہی ہوئی ہے۔ زمین پر جو سبز گھاس
کا زمردین فرش بچھا ہوا ہے اور مختلف رنگ کے گل ولالہ کھلے ہوئے ہین۔
خیال کرنا چاہئے کہ ان سے ہمکو کیا کیا فائدے پہنچتے ہین۔ غور کرو کہ نباتات مین جو

جو منافع مستتر ہین اونکی کچہہ حد و پایان ہی ہے - اس سے بڑہکر موسم باران کی دلکشی قابل لحاظ ہے - سیر بوستان او رگلگشت چمن - گرمی کے دوپہر مین گھنے درختون کا سایہ - یہ سب چیزین کسقدر آرام دہ اور لطف انگیز ہین - بہیڑ - بکری اور نیز دوسرے جانورون کی کلیلین - چرواہون کی بسر اوقات کرنے کا طریقہ - اور اونکی خوش طبعی - آفتاب کی روشن شعاعون کا کوہ و بیابان پر چمکنا - اسی قسم کی بہار نباتات کا نام لیتے ہی نظرون مین سما جاتی ہے -

ایک علم مین مہارت ہو تو دوسرے علم مین سہولت ہوتی ہے - کیونکہ کل علوم کیحالت یکسان ہے - نجوم کو دیکھو نجومی اکثر بڑی رات تک اندہیرے مین بیٹھکر آسمان کیطرف نظر لڑا کر ایک دُمدار ستارہ کو ڈہونڈ نکالتا ہے اوسکے بعد اوسکی رفتار سے اوس کی گردش کا حساب لگاتا ہے - اور اوسکی گردش کے لحاظ سے یہ حکم لگاتا ہے کہ کتنے عرصہ مین وہ اپنی جگہہ پر واپس آسکے گا - اور جسقدر عرصہ وہ تجویز کرتا ہے اوس مین کسی قسم کی غلطی اگر واقع نہین ہوتی -

ایک زمانہ وہ تہا کہ لوگ اپنی بسر اوقات شکار پر ہی کیا کرتے تہے اب جون جون زمانہ تہذیب اور شایستگی حاصل کرتا جاتا ہے ویسے ہی ویسے شکار کے ذریعہ سے زندگی بسر کرنے کا خیال لوگون کے دلون سے نکلتا جاتا ہے - اور یقین ہے کہ آیندہ شکار کے بدلے لوگون کو علم حیات حاصل کرنے کا شوق دامنگیر ہوگا - جو جانور کہ پہلے شکار کئے جاتے تہے اب اونکا وجود گھٹتا جاتا ہے - مثلاً اگلے زمانہ کے لوگ بڑے بڑے ہیتمتھ اور گینڈون

کا شکار کیا کرتے تھے اور گذشتہ زمانہ کے برٹن لوگ جنگلی گاے اور بھیڑیون کا شکار
کرتے تھے - بالفعل انگریز وغیرہ پرندا ورگیدڑ وخرگوش وغیرہ کا شکار کرتے ہین - اور اب
انگلینڈ مین یہ شکار بھی بہت کمیاب ہوتا جاتا ہے اور کچھہ دنون کے بعد ایسا ہوگا کہ
روسا، کے لئے شکار کرنے کے واسطے پرندون اور چرندون کی شکار گاہ مین
حفاظت کرنی پڑے گی -

علم حیات بھی مثل دوسرے علمون کے بہت ہی دلچسپ اور مفید ہے - اس علم کے
واقفکار سانپ چھپکلی وغیرہ شیشون مین ڈال رکھتے ہین اور یہ خیال کرکے کہ ہم نے اس
علم کی منزل کو طے کرلیا اوسکا آیندہ کھوج نہین لگاتے - اور جو پورے واقف ہین
اس علم کی وہ صرف خالی نمایش کے طور جانورون کو جمع کرکے بیفکری سے نہین بیٹھتے
بلکہ نیچرل فلاسفی کی طرف بخوبی غور کرکے اوسمین اور باریکیان نکالتے ہین -
اور خداوند تعالی کی قدرت اور قوت کا مشاہدہ کرکے اوسمین محو ہو جاتے ہین -
روٹی فرانامی جو ایک آبی کیڑا ہے اور جسمین ہڈی کا ذرا نام ونشان بھی نہین ہے اور
قد و قامت مین بھی نہایت ہی چھوٹا ہے اوسکے مفصل حالات مین ایک کتاب لکھی
گئی ہے اوسکے مطالعہ کرنے سے بلاشبہہ قدرت آلہی کا جلوہ نظر آتا ہے -
علم کی بدولت اس سے بھی زائد حیرت انگیز باتین ہمکو معلوم ہوتی ہین - اگر ہم یہ کہین
کہ علم چشمہ عیش ہے تو شاید کچھہ بیجا نہ ہوگا - اکثر بیوقوف کہتے ہین کہ اس زمین سے
جسقدر جانور وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے اوسیقدر انسان کو بھی ہوتا ہے - یہ ایک بادہوائی

خیال ہے۔ سیک مون جو گرین لینڈ کا رہنے والا تہا اوس نے ایک گھڑیال کو دیکھکر پوچہا کہ اوسکو اگر کہایا جائے تو اوسکا ذایقہ کیسا ہوگا اور ایک آفریڈی نے ایک مسلمان کو ایک مسلمان کے مزار کی پرستش کرتے دیکھکر جان سے مارڈالا۔ الغرض جو لوگ اس طرح کے خیال سے دنیا کو دیکھتے ہین اونکو زندگی کا کچہہ بہی نفع حاصل نہین ہوتا۔ اگر لوگ علم کی طرف خیال کرین اور اوسکو حاصل کرین تو اونکے دل پر اوس سے عمدہ اثر ہوگا اور کل دنیوی چیزون کی عظمت اون کے ذہن نشین ہوگی۔

اگر علم کو اس خیال سے حاصل کیا جائے کہ اوسکے ذریعہ سے دل بہلتا ہے تو یہ سراسر غلطی ہے ہمکو دنیا مین لیاقت سے فائدہ حاصل ہونیکے لئے علم کی جو تعلیم ہو وہ بینظیر ہے۔ یہ بہی یاد رکہنا چاہئے کہ سعی و کوشش کی جو قوت تمام عمر انسان مین چھپی رہتی ہے اوسکو علم پڑہنے سے ہی مدد ملتی ہے اور اوسمین ترقی ہوتی ہے۔ جو لوگ کہ علم محنت اور جفاکشی سے حاصل کرتے ہین یا جنکو اوس سے بدرجہ غایت دلچسپی ہوتی ہے اونہین کو اوس سے زیادہ تر فائدہ پہونچتا ہے اور جسقدر ذاتی عیوب ہوتے ہین وہ سب علمی لیاقت سے نابود ہوجاتے ہین۔

علم حکمت کی خوبیان اور اوسکی عظمتین ذہن نشین ہونیکے بعد انسان کو دنیا کی مصیبتین اور اوسکے رنج و آلام زیادہ تکلیف دہ نہین ہوتے۔ فی لبس کہتا ہے کہ آسمان کیطرف دیکہو کہ اوسکے برج خداوند تعالی نے کیسے عمدہ بنائے ہین وہ بہت غور کے قابل ہین اگر انسان غور کر کے دیکہے تو آسمان اوسکی نصیحت اور مدد کے لئے ہمیشہ مستعد اور تیار رہتا ہے

ہکسلیس[۱۱۲] اپنے ایک لکچر مین بیان کرتا ہے کہ "اس زندگی کا کل ثمرہ اور شطرنج کی طرح قسمت کی ہار جیت یہ سب آسمان پر منحصر ہے۔ یہ بات غور سے ثابت ہوتی ہی اسکی حقیقت کا دریافت کرنا ضروریات سے ہی۔ اور شطرنج کی چالون سے حتی الامکان واقف ہونا فرض ہے۔ کیا تم نہین جانتے کہ بچپن مین تمہارے بزرگ اور بڑے اگر دنیا کی بازیان تمکو نہ سکہائین کہ پیادے کونسے اور گھوڑے کونسے ہین اور اونکی چال کیا ہے تو تم اون سے کسقدر رنجیدہ رہوگے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کھیل بلاشبہ شطرنج کے کھیل سے بہی زیادہ مشکل اور اہم ہی اوسکی واقفیت پر ہماری زندگی کا آرام منحصر ہے"

علم حکمت سے مذہبی اصلاح بہی متصور ہے اور اوسکے ذریعہ سے عقل سلیم پیدا ہوتی ہی۔ سحر شیطان۔ منتر وغیرہ کا اعتقاد اور دنیا بہر کے وہ توہمات کہ جن سے انسان کو طرح طرح کی دقّتین پیش آتی رہتی ہین علم حکمت سے اون سب کی بیخ کنی ہوجاتی ہے۔

کینن فری مانٹل[۱۱۳] کا بیان ہی کہ "ماہران علوم حکمت اور مذہبی علم داعظین ایاقت مین ہم پلّہ ہوتے ہین"

دنیا مین رہکر ہمکو علم حکمت کی ترقی کرنا بہت ضرور ہے۔ ہم اودہر کبہی خیال بہی نہین کرتے کہ علم حکمت کی بدولت ہمکو ہر بات مین کسقدر سہولتین حاصل ہوتی ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ اون چیزون کو جن سے ہمکو آسانی حاصل ہوتی ہے اکثر استعمال کرتے ہین اسلئے وہ معمولی بات ہوگئی ہے اور اوسکو ہم خاطر مین نہین لاتے۔ جیسا ایک دیاسلائی ہی کہ جس سے ہم روز اپنے مکان مین چراغ روشن کرتے ہین۔ وہ ہماری بہت ہی ضرورت کی چیز ہے۔

لیکن ہم اوسکا کچھ بھی خیال نہین کرتے - اس دنیا کی بہت عمدہ چیزین جو کسی کے خواب اور خیال مین بھی نہین ہین وہ اکثر پوشیدہ رہتی ہین - بڑے بڑے کارخانون مین سے جو کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہے اوس سے اکثر کارآمد چیزین بنائی جاتی ہین - منجملہ اونکے ایک گلا برٹ سالٹ ہی ہے -

اگر ہم یہ کہین کہ ہندوستان کے آرام و ترقی کا دارو مدار علم حکمت پر ہی منحصر ہے تو بہت صحیح ہے - یہان کی مردم شماری قریب قریب تیس کرور کے ہی اس زمانہ کے اندازہ سے دن بدن تعداد کی بہت ہی ترقی ہونے کا اندازہ معلوم ہو رہا ہے - بالفعل ہم سب کی سکونت زمین پر ہوتی ہے - اگر اس طرح انسان کی ترقی ہوگی تو سو سال کے بعد زمین پر جگھہ ملنی دشوار ہوگی -

بہ نسبت دس سال گذشتہ کے یہان کی مردم شماری مین ساڑھے چار کرور کی ترقی ہوئی ہی اگر اس مردم شماری کی ترقی کا اندازہ کرین تو سو سال مین اتنی تعداد دڑہ جائیگی کہ آبادی اور زراعت کیواسطے زمین کافی نہ ہوگی - اگر لوگون کی ترقی کو کسی مصنوعی تدبیر سے کم کردین تو اوس سے فساد اور رنج پیدا ہونے کا احتمال ہے اور اگر اوس ترقی کو جاری رکھا جائے تو انسان کا بہت برا حال ہوگا - ان سب آیندہ کی مصیبتون کے آسان کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر چہار طرف صنعت و حرفت اور علم حکمت کا چرچا ملک مین پھیلا دیا جاوے اور مختلف کامون مین اُنسے مدد لیجائے جو کوئی دنیا کی باتون کا کھوج لگائے گا اوسکو بہت سی حیرت انگیز اور مفید باتون کا

پتا ملیگا- انگلینڈ کے موافق اس ملک مین سو سال کے بعد علم حکمت کی اتنی ترقی ہوگی کہ
بالفعل بڑے بڑے عالمون کی جو لیاقت ہے اوس سے زیادہ ایک ایک کسان مین پائی
جائیگی- بائل[۱۴] کا بیان ہے کہ "دو صدی قبل ایک مصنف نے لکھا ہے کہ ایسی چیز دنیا مین کوئی
نہین ہے کہ جس سے ہر ایک شخص کو نفع پہنچ سکے"- گو یہ قول موجودہ حالت کے مطابق
ہو- لیکن یہ خیال کسی طرح نہین کیا جا سکتا کہ آیندہ زمانہ مین بہی صحیح ہوگا-
سر جان ہرشل[۱۵] نے لکھا ہے کہ "جو چیزین ہمکو بالفعل دستیاب ہو چکی ہین اور علم حکمت سے
متعلق جو جو آیندہ ترقیان ہونگی وہ بنی نوع انسان کو از حد مفید ہونگی"-
ہم علم حکمت کے بہت ہی احسان مند ہین- آرچ ڈیکن فیرر[۱۶] نے لیورپول مین ایک لکچر کی ذریعہ
سے اس بات کو بہت عمدگی کے ساتھہ ظاہر کیا ہے کہ تمہارے اس عظیم الشان شہر مین علم
حکمت اور علم آلات گویا چوطرف تمہاری فتحیابی کے نشان بنکے ہوا مین اوڑ رہی ہین
تمہارے تجارتی جہازون کے پیچھے سے جو پانی مین لہر کی زنجیر پڑی ہوئی ہے اوسکو اگر
اس ملک کے تاجرون کے دولتکدہ کا عمدہ راستہ شمار کیا جائے تو بہت درست ہے-
علم حکمت نے جو بہادری کی ہے وہ صرف دلکش اور حیرت انگیز ہی نہین ہے بلکہ احسان
اور قوت سے بہی بہری ہوئی ہے- یہ بیان تمہارے مشاہدہ مین آرہا ہے وہ اس بہت
بڑے آسمان کی کشادگی اور تمام زمین کی وسعت کو گھیرے ہوئے ہے- اس دنیا مین بہت
ہی جاندار چیزین ایسی ہین کہ آجتک آنکھون نے اونکو دیکھا ہی نہین تہا- یہ علم حکمت
ہی کا طفیل ہے کہ اب وہ چیزین ہمکو سائنٹیفک آلات کے ذریعہ سے نظر آنے لگی ہین

بادشاہون کے جاہ وجلال کا اثر اگر صرف دربار یا شہر ہی تک محدود ہو تو اوس سے
کچھ فائدہ مترتب نہین ہوسکتا۔ بلکہ بادشاہون کو اپنے جاہ وجلال سے اپنے ملک اور
رعایا کو فائدہ پہنچانا ضرور ہے اور ایسی تدبیرین اختیار کرنی لازم ہین کہ جنسے ملک ورعایا
کا رنج والم دور ہو۔ جو بادشاہ خوش قسمتی سے ایسا طرز عمل اختیار کرتے ہین وہی اپنی رعایا
اور ملک کی نظرون مین قابل قدر اور لایق تعظیم ثابت ہوتے ہین۔
گذشتہ زمانہ مین جو کام ہٹیون اور آتشدانون کے ذریعہ سے انجام دئے جاتے تھے
اب وہی کام نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھہ کلون کے ذریعہ سے انجام دئے جاتے
ہین۔ اسوقت ہم آفتاب کی روشنی کی مدد سے اپنے عزیزون اور دوستون کی شبیہہین
تیار کرسکتے ہین۔ سائینس کے ذریعہ سے معادن کھودنے مین بہت کچھہ آسانی پیدا کردی
گئی ہے اور کوئلے کی کانون مین جن کان کنون کی جان عزیز خطرہ مین رہا کرتی تھی۔
اب ہمفری ڈیوی لیمپ کے ذریعہ سے اونکی جانون کی حفاظت کا قابل وثوق انتظام
کیا گیا ہے۔ عمل جراحی کیوقت جو مریض کو تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی کلوروفارم کی
ایجاد سے اوسکو دور کیا گیا ہے اب یہ حالت ہی کہ آنکھہ سی نازک چیز کلوروفارم سونگھاکر
آسانی کے ساتھہ عمل جراحی کو بلاکسی تکلیف کے برداشت کرلیتی ہے۔ اہرام مصر کہ جنکی
تعمیر مین بیشمار مزدور اور ایک زمانہ دراز صرف ہوا ہوگا وہ علم حکمت ہی کی مدد سے
تکمیل کو پہنچے ہین۔ سمندرون مین روشنی کے مینار اور اسٹیمر جو نظر آتے ہین وہ بھی علم
حکمت ہی کی فیاضی کا پتا دیتے ہین۔ ریل کی آہنی سڑکون کا اور نامہ وپیام سرعت کی

ساتھہ پہنچانیکے لئے برقی تارون کا وجود بہی ہمکو سائینس ہی کا مرہون منت بنائے ہوئے ہی۔ الغرض علم سائینس وہ علم ہے کہ جسکی بدولت نابینا بینا اور بہرے کانون والے بنتے ہین۔ اور انسان کی حفاظت اور رفع تکالیف کا ذمہ لئے ہوئے ہی۔ اسلئے ہمکو چاہئے کہ جس علم سے ہمکو اسقدر منفعتین حاصل ہوتی ہین اوسکی تعلیم اپنی اولاد کو دلانا ضروری اور اشد ضروری سمجہین۔

باب دہم

تعلیم

اگر یہ کہا جائے کہ دنیوی آرام مین تعلیم بہی شامل ہے تو ناظرین کو شاید حیرت ہوگی۔ کیونکہ آرام وہی ہے کہ جس کیطرف خواہش ورغبت ہو۔ اور تعلیم کی طرف اکثر لڑکون کی توجہ نہین ہوتی اور مدرسہ سے چہٹی ملتے ہی کہیل کود مین مصروف ہوجاتے ہین اور خیال تعلیم چہوڑ دیتے ہین۔ اگر لڑکون کو مہذب اور شایستہ بنانا منظور رہے تو اونکی تعلیم وتربیت جاری رکھنی ضروریات سے ہی۔

خداوند تعالی نے دنیوی حالات سے واقف ہونے کا جو ذریعہ رکہا ہے وہ اوس کی عین عنایت ہے۔ مگر بعض کا قول ہے کہ یہ طریقہ شاہی طریقہ کے موافق آسان نہین ہے لیکن اگر حقیقت مین خیال کیا جائے تو اوس طریقہ سے کچہہ علیحدہ بہی نہین ہے۔ جرمی ٹیلر کا بیان ہے کہ ہم خیال کرتے ہین کہ ہماری آنکہہ آسمان کی خوبصورتی دیکھتی ہے

اور کان پرندون کی خوش الحانی کا مزہ اوٹھاتے ہین۔ مگران کامون کا باعث اور اونکا فائدہ اوٹھانے والا خاص دل ہے۔ اور مقدار مفاد اوس دل پر منحصر ہی۔ یعنی جسقدر کہ دل مہذّب اور ممیز ہوگا اوسیقدر اوسکو فائدہ حاصل ہوگا۔ جس لڑکی کے دل پر آسمان کے سے مختلف رنگ اور اوسکے سے گوناگون نقش منقش نہون اور دنیوی حالت اوسکو معلوم نہو تو اوسکا دنیا کی بوقلمونی دیکھنا نہ دیکھنا دونون برابر ہی۔ اُس کی خوشی جانور کی کُلیل کے مانند ہی۔ اسلئے تعلیم کے بعد جو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ در اصل وہی خوشی کہی جاسکتی ہے۔

تعلیم سے اصل غرض یہ نہین ہے کہ انسان بہت سے بیفائدہ خیالات سے پریشان خاطر و مکدر حواس ہوجائے۔ بلکہ اصل اصول یہ ہی کہ خیالات کو امتحان کی ترازو مین تولکر درست کرلے۔ کیونکہ بلبل ہزار داستان کیطرح زبان سے تو بہت کچہہ چرب زبانی کے ساتہہ الفاظ نکلتے ہین۔ مگر حاصل حصول کچہہ بہی نہین۔

بے کن لکھتا ہے کہ "متعدد علوم حاصل کرنے مین اپنی اوقات گران مایہ خرچ کرنا بالکل فضول امر ہے۔ اور اپنی لیاقت کا بے سوچے سمجھے استعمال کرنا بالکل نادانی کی بات ہے لیاقت صرف کرنے کیواسطے بہت کچہہ تجربہ ہونا چاہیئے اور وہ لیاقت تجربہ سے ہی پورے طور پر حاصل ہوتی ہے۔"

مل کا بیان ہے کہ بالفعل جس جماعت مین ہماری ہر روز اوقات بسر ہوتی ہے اور رات دن ہم جس جماعت مین ملتے جلتے رہا کرتے ہین۔ ہمکو لازم ہے کہ پوری پوری

اوس جماعت کے راحت اور رنج مین حصہ دار رہین" مگر ایسے لوگ بہت کم ہوتے
ہین اور اپنے چال چلن سے اپنی ہمدمی مین فرق پڑتا ہے البتہ اسکی اصلاح تعلیم سے
ہونا ضرور ہے۔ تعلیم سے قومی اور ملکی ہمدردی نہ پیدا ہو تو تعلیم کا ہونا نہ ہونا مساوی ہے
الٹےکن کا بیان ہے کہ "علم آرام کے لئے پلنگ بیفکری کے ساتھ ٹیکا دیکر بیٹھنے کیواسطے
تکیہ۔ بلند کھڑے ہوکے دوسرون کو اپنے سے پست خیال کرنے کیواسطے مینار۔ جنگ
کرنے کیواسطے قلعہ۔ جس طریقہ سے زندگی کی ترقی ہو اور خدا کی قدرت دنیا مین ظاہر ہو
وہ علم ہے"۔

۹

اے پی کے ڈی ٹس کا بیان ہے کہ "اگر تم بہت بڑی حویلیان تیار کرو تو یہ مت خیال کرو کہ
ملک کی خیر خواہی کی۔ کیونکہ کم ظرف لوگ شاہی محلون مین رہین تو اونکی عزت نہین
بڑھ سکتی اور عالیخاندان اگر اپنے پھوس کے جھوپڑے مین بھی رہین تو اونکی عزت وقعت
مین فرق نہین آتا۔ سب مین بہتر یہ ہے کہ تم اپنے دل وجان سے یہ کوشش کرو کہ جہانتک
ممکن ہو تمہارے ملکی بھائیون کی ترقی ہو" مذکورہ بالا مضمون کے موافق فی الحال عملدرآمد
جاری ہے یا نہین اسکو سوچنا اور سمجھنا ضرور ہے۔ علی ہذا یہ خیال کرنا بھی لازمی ہے کہ
اس طریقہ سے طالب علم کے دل مین لیاقت کی محبت پیدا ہوتی ہے یا نہین۔ جو علوم کہ
مدرسہ مین سکھائے جاتے ہین اونکی قدر طالب علم کو کسقدر معلوم ہوتی ہے۔ اور مدرسہ
چھوڑتے ہی جو علم فراموش ہوجاتا ہے اسکا انتظام کرنا بہت ضرور ہے۔
خردسالی مین کسی ایک سبجکٹ کیطرف لڑکون کو متوجہ کرنا ٹھیک نہین ہے تعلیم کا صحیح طریقہ

اختیار کرنیکے لئے دنیوی طریقون کا معلوم کرنا ضرور ہے۔ جس علم کی طرف لگاؤ ہو
اوسمین اپنی خواہش سی چلین تو یقین ہی کہ اُسمین دستگاہ حاصل ہونے کا ایک عمدہ طریقہ ملجائیگا
کیونکہ طالب علمون کی طبیعت جس علم کی طرف دل سے رجوع ہوتی ہے وہ جلد حاصل
ہوتا ہے اور جس طرف کہ رجوع نہین ہوتی اگرچہ اوسکا حاصل کرنا کتنا ہی آسان کیون نہو
مگر اوسکے حصول مین بڑی دقّت معلوم ہوتی ہے۔ پلنی کہتا ہی کہ "جس شوق سے دلکو
فرحت ہوگی اوسی مین کامیابی کی امید ہوسکتی ہے" فی الحال ہندوستان مین جو
طریقہ تعلیم جاری ہے وہ گو انگلینڈ کے موافق ہے مگر اس طریقہ سے جیسا کہ چاہئی ویسا
فائدہ متصور نہین ہے۔ کیونکہ وہ یہان کے طبعی عادات کے بالکل برخلاف ہے۔ انگلینڈ
مین تعلیم کی نسبت مختلف رائین ہین۔ بعض کا قول ہے کہ طریقہ تعلیم تو یہی ٹھیک ہی لیکن
مدرسون کی زیادتی ہونی چاہئے۔ اور اکثر لوگ اسکے برخلاف مین یہ کہتے ہین کہ انگلینڈ
مین باوجودیکہ علم کی اسقدر ترقی ہے۔ مگر اس پر بھی جب غور سے دیکھا جائے تو اتھینس
شہر کے عوام لوگ جیسے مہذب نظر آتے ہین ویسے انگلینڈ کے خاص خاص لوگ بھی
نہین دکھلائی دیتے۔ جس صورت مین انگلستان کی یہ حالت ہی تو ہندوستان کا تو ذکر
ہی فضول ہے۔ یہ الزام اسمین شک نہین کہ طریقہ تعلیم ہی پر عاید ہوتا ہی۔
انگلستان اور نیز ہمارے ملک مین نیچرل سائینس اور صنعت وحرفت کی تعلیم سی لیاقت
اور قابلیت مین بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک کی بڑی بڑی درسگاہون
مین صنعت وحرفت وغیرہ کی جانب کچھہ بھی توجہہ نہین کیجاتی اور بجاے اسکے ایسے

علوم پڑہائے جاتے ہین کہ جن سے معمولی کاروبار مین بہی کچہہ نفع نہین حاصل ہوتا۔
انگلستان مین بچون کو صرف و نحو کے مسائل زبانی یاد کرانے کی نسبت ایک زمانہ سے
یہ اعتراض کیا جارہا ہے کہ اونکا زبانی یاد کرانا کسی طرح سودمند نہین ہے۔ کیونکہ جو لوگ
ویسے ہی خوش تقریر ہوتے ہین اور صرف و نحو کے مسائل سے ذرا واقف نہین ہوتے
وہ اون لوگون سے زیادہ بڑہکر لایق سمجہے جاتے ہین کہ جو صرف و نحو کے مسائل سے
تو بہت کچہہ واقف ہوتے ہین۔ لیکن منہ سے ایک بات نکالنا نہین جانتے"۔ مذکورہ بالا
بیان ملٹن سے نقل کیا گیا ہے۔ لاک کا بیان ہے کہ "ہندوستان مین جسطرح یونیورسٹی کے
امتحان کیواسطے مدرسہ مین لڑکے تیار ہوتے ہین اوسی طرح انگلینڈ مین بہی تیار ہوتے
ہین۔ مگر دنیوی کاروبار کیواسطے تیار نہین ہوتے"۔ زمانہ موجودہ کی تعلیم کے طریقہ سے
چال چلن اور رویہ کی تعلیم نہین ہوتی اور طالب علم جسقدر کہ کسی ایک سبجکٹ کی معلومات
حاصل کرنے کیطرف وقت صرف کرتا ہے اوسکو اسقدر معلومات نہین حاصل ہوتی۔ معمولی
مدرسون اور نیز بڑے بڑے کالجون مین زباندانی۔ شاعری اور حساب وغیرہ پر بہت
زور دیا جاتا ہے۔ کہہ سکتے ہین کہ یہ سبجکٹ کچہہ ایسے ضروری نہین ہین۔ لیکن اسمین
کچہہ شبہہ نہین کہ ان چیزون کی تعلیم لیاقت اور قابلیت پیدا کرنیکے لئے نہایت ضرور ہے
مدرسہ کی تعلیم سے طالب علم کو کتابی معلومات کے سوا اور کسی قسم کا فائدہ حاصل نہین ہوتا
جس سے اوسکے دماغ پر تو از حد بار پڑتا ہے لیکن دل پر کچہہ اثر نہین ہوتا۔ تاریخ اور
جنگ و جدال کی بڑے بڑے مقامات کی طول طویل کتابون سے طالب علمون کی دلون

پر بیجد بار پڑتا ہے اور اون مین سے جو مضمون کہ اِنکے ذہن نشین ہونا چاہئے تہا
وہ نہین ہوسکتا - اس قسم کی معلومات کی روزانہ کاروبار مین کچہہ بہی ضرورت نہین پڑتی
کالج کے موافق مدرسون مین بہی یہی طریقہ تعلیم جاری ہے - بچون کے تعلیم کے طریقہ کو
بطریقہ مناسب بدلنا چاہئے - اونکے دل جس علم کے حصول کیطرف مائل ہون اونکو
اول اسکی طرف راغب کرنا چاہئے -
کسی سبجکٹ کا لڑکے کو سکہلانے کے لئے ضد کرنا بیکار ہے - جس طریقہ سے لڑکون
کو تعلیم پانے کا شوق ہو اوسی طریق سے اونکو تعلیم دلانی چاہئے - لڑکے نے اگر کچہہ
تہوڑا سیکہا ہو تو اوسکو زائد خیال نہ کرنا چاہئے - جس سبجکٹ کی نسبت لڑکے کو شوق نہین
ہوتا اگر اوس سبجکٹ کی تعلیم اوسکو مدرسہ مین دلائی جائیگی تو وہ مدرسہ چہوڑنے کے بعد
اوسکو بہت جلد بہولجائے گا - لڑکے کو جس علم کا شوق ہوتا ہے اگر وہی اوسکو سکہایا
جائے تو اُس علم کے مسائل ہمیشہ اُسکے ذہن نشین رہین گے - اور وہ خود بخود اوسکے نکات
کو پُہنچ جائیگا - ہر بات کو دریافت کرنا یہ لڑکون کی فطرتی بات ہے اوس فطرتی عمل
کو ترقی دینا چاہئے - اگر لڑکون کے دلی رجحان کا خیال کرکے اونکو تعلیم دیجائے تو وہ
بہت جلد لیاقت اور قابلیت حاصل کرسکتے ہین اکثر تعلیم کا طریقہ کچہہ اس طرح کا ہوتا ہے
کہ اوس سے لیاقتی خواہش بالکل نابود ہوجاتی ہے اور علم سے اوسکے سبب لڑکے
بیزار اور متنفر ہوجاتے ہین - اور تعلیم و تربیت کی نسبت جو تدابیر سوچی جاتی ہین وہ سب
بیسود اور بیکار ہوجاتی ہین - حاصل کلام یہ کہ لڑکون کی طبیعت مین سعی و کوشش کا مادہ

کو ترقی دیکراون مین غور وخوض کی عادت پیدا کرنی چاہئے تاکہ وہ اوس سے اپنا وقت خوشی کے ساتھہ گذار سکین اور دنیوی کاروبار مین نیک راے اور اخلاق سے عمدہ راستہ حاصل کرسکین۔

طالب علمون کے دل مین یہ بات ذہن نشین کرنا کہ ہم مین جو اسوقت فہم کا مادہ ہی وہ درا صل ابھی کچھہ بھی نہین ہے اور لیاقت وقابلیت کے لحاظ سے ہم بالکل کورے ہین اسمین شک نہین کہ اونکے لئے بہت کچھہ مفید ہے۔ ارسطو[۳۵] کا بیان ہے کہ "عجائبات قدرت دیکھہ کے جسکو حیرت ہوتی ہے وہی لیاقت مین ترقی کرسکتا ہی"

مدرسہ چھوڑنے پر علمی عادت کبھی ترک نہ کرنی چاہئے بلکہ اوسکو بعد مین بھی اوسی طرح جاری رکھنا چاہئے۔ ہم اگر کسی کام مین پھنس جائین تب بھی ہمکو اپنی خواہش کی موافق کسی ایک علم کا شوق رکھنا چاہئے۔ کوئی فن ہو یا ہنر۔ علم نجوم ہو یا کیمیا اوسکو حاصل کرنے سے اطمینان قلب ہوتا ہے۔ اس دنیا مین انسان کے لئے اگرچہ بہت کچھہ آرام کے سامان موجود ہین مگر کبھی کبھی فکر اور مصیبت بھی آنے کا خوف رہتا ہی۔ اگر ایسا وقت آجائے تو چاہئے کہ جس علم کے ساتھہ دلبستگی ہو اوس علم کی طرف دل کو متوجہ کردین تاکہ رنج ومصیبت کا خیال نسیاً منسیا ہو جائے۔

مل[۱۱۶] کا قول ہے کہ "جو دل لیاقت وقابلیت کا سرچشمہ ہوتا ہے اوس سے حسب دلخواہ سیری ہوسکتی ہے اور قوت ادراک اوس سے بہت کچھہ نفع اوٹھا سکتی ہے۔ جبکا دل سرچشمہ لیاقت ہوتا ہے اوسکو ہر ایک چیز دیکھنے سے بے انتہا حظ حاصل ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۰۴

اپنی سعی و کوشش کے نتیجے کے مقابلہ مین اگر کسی ایسے سبجکٹ مین محویت حاصل نہو کہ جس سے مسرت حقیقی کا نتیج ہونا ضروری سمجھا گیا ہے تو خیال کرنا چاہئے کہ ہمکو اپنی علمی لیاقت اور قابلیت سے فیصدی ایک کی نسبت سے بھی نفع نہین پہونچا۔' یہ خیال بہت صحیح اور درست ہے کہ صنعت اور حرفت کی جسقدر کہ ملک مین ترقی ہوگی اور کتابین بہانتک ارزان ہونگی کہ پڑہنے کے لیئے وہ مفت دستیاب ہوسکین گی اوسی قدر لوگونکی لیاقتین درست ہوکر اون کی بہتری ہوگی ایسی علمی ترقی سے لوگونکی لیاقت کا افلاس اور رنج دور ہوکر اون کے دل کو آرام حاصل ہوگا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لوگون کے دلون مین حصول علم کا شوق پیدا کرانے کے ساتھہ ہی اون مین لیاقت آموجود ہوگی۔ اس لیئے لڑکون کو ایسی تعلیم ہونی چاہیئے کہ اگر وہ جنگل مین بھی رہین تو اون کو نفع ہو اور علمی معلومات ہو جانے کے بعد اگر علم کی جانب اوس کا خیال اور دہیان متوجہ نرہے تو بڑی تعجب کی بات ہے اپنی ملکی تاریخ اور شاعری کا اون کو فخر ہوگا اور اوس مین وہ محو ہونگے۔ حاصل کلام اگر چاہین کہ ہمارے مدرسے فقط براے نام نہون بلکہ اون کے ذریعے سے تعلیم کی بڑی غرض حاصل ہو تو فضول تعلیم کو رد کرنا چاہیئے اور ملک کے مدارس مین اس قسم کی تعلیم کو رواج دینا چاہیئے کہ جس سے لڑکون کو نیک ہدایت حاصل ہو کیونکہ اعلی اور عمدہ تعلیم سے بچون سے بڈہون اور رعایا سے بادشاہ تک کے لیئے فائدہ متصور ہے۔

اگر بفرض محال اعلی تعلیم سے اور کچہہ فائدہ حاصل نہوگا تو یہ ضرور ہی ہوگا کہ ہم اپنی لیاقت کا

خود اندازہ کر سکین گے اور اگر ہم مین کسی قسم کی خامی رہجائے گی تو اوس کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہون گے۔ جو لوگ اپنی زندگی کو باعث رنج و مصیبت سمجھتے ہین اون کو معلوم ہوگا کہ ہم لوگون کی غلطی سے جو طریقہ تعلیم جاری ہے اوسکی وجہ سے ہماری زندگی ہم کو وبال جان نظر آرہی ہے۔

ملٹن کا بیان ہے کہ عمدہ تعلیم سے طبیعت کی غلطی اور راستبازی کی عمدہ تصویر ہمکو نظر آئیگی" "لیکن کہتا ہے کہ ایک وقت ہمکو راستبازی کی مدد مل جائے تو اپنے آرام کی پھر کچھ کسر باقی نرہے" اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا کہ تعلیم کے عمدہ اثر سے ہم عطیات خداوندی کی قدر کرکے اوسکی ممنونیت اور احسانمندی کا دم بہرتے ہین جسکی ضرورت ہرایک مخلوق کو ہے

سر جان لباک ایف آر بی ممبر پارلیمنٹ و مصنف پلیثرس آف لائف کے حالات زندگی

مندرجہ عنوان فاضل اجل شخص کہ جسکی قابل قدر اور بیش بہا کتاب پلیثرس آف لائف سے ہم نے اپنی اس کتاب کی تدوین مین مدد لی ہے ۳۰ اپریل ۱۸۳۴ء کو بمقام لندن سر جان ولیم لباک کی صلب اور میڈم ہیریٹ کے بطن سے تولد ہوا۔ سر جان ولیم لباک اپنے زمانے کا مشہور مہندس اور ہیئت دان شخص تہا۔ اور میڈم ہیریٹ لفٹننٹ کرنل جارج ہوتہم باشندہ یورک کی دختر تھی۔ اس طرح پر ہم کہہ سکتے ہین کہ سر جان لباک حسباً و نسباً عالی خاندان شخص ہے۔

اسکی ابتدائی تعلیم ایک پرایویٹ اسکول مین ہوئی اور ابتدائی تعلیم سے فارغ ہونیکے بعد وہ ایٹن کے نامی گرامی کالج مین اعلی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بہیجدیا گیا۔ اسکا باپ سر جان ولیم لباک ایک بنیک کا حصہ دار تہا۔ اوس نے اسکو اسکی چودہ برس کی عمر ہی مین بنیک کے کاروبار مین مشغول کر دیا تہا اس نے بنیک کے کامون مین اپنی لیاقت کا اظہار اس درجہ کیا کہ لندن بنیک کے شرکا اور مالکون نے اس کو لندن بنیک کی سوسائٹی کا آنریری سکرٹری بنالیا۔ اور بنیک والونکی مجلس کا پہلا میر مجلس منتخب ہونیکی اسکو عزت حاصل ہوئی۔ اس مجلس مین دو ہزار کے قریب ممبر شریک تہے۔ اور گورنمنٹ کی جانب سے انٹرنیشنل کوائنج کمیشن مین اسکو شرکت کی عزت دی گئی۔ پبلک اسکول

کمیشن و ترقی علوم حکمت کی مجلس کا بھی وہ ممبر منتخب کیا گیا علمی دنیا مین شہرت عام اور بقاے
دوام کی عزت اوس کو اوسی مختلف تصانیف سے حاصل ہوئی جن مین سے کہ چند کا
اس موقع پر ذکر کر دینا شاید نامناسب نہوگا ۔ جسوقت اوس نے انشینٹ ویسٹیجز
اینڈ ایجنس آف مین کتاب مشتہر کی اوس وقت اوسکو زیادہ شہرت ہوئی علاوہ اس کے
اوسکی تصنیفات مین پری ہسٹرک ٹائمس اور اوریجن آف سویزلیشن اینڈ دی پریمٹو
کنڈیشن آف مین جو کہ ۱۸۷۰ء مین طبع ہوئی تہی اور یورپ کی خاص خاص زبانون مین
اوسکا ترجمہ ہوا تہا زیادہ مشہور ہین ۔ نیچرل فلاسفی بھی اوسکی اکثر تصانیف قدر اور وقعت
کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اوس نے جو ایک کتاب کیڑون اور چیونٹیون وغیرہ کے
بیان مین لکھی تہی اوسکی ملک نے یہانتک قدر زیادہ کی کہ ایک سال کے اندر ہی اندر
اوس کے پانچ ایڈیشن طبع ہو کر مطبع سے نکلین علاوہ مبسوط کتابون کے اوس نے اکثر
مضامین زوالجی ۔ فزیالوجی ۔ آرکیولوجی ۔ کے متعلق بھی تحریر کیے ہین جن کو کہ وقتاً
فوقتاً اوس نے رائل سوسائٹی سوسائٹی آف اینٹی کوئرین ۔ اور برٹش الیسوسی ایشن
وغیرہ مین پڑہا ہے ۔ ۱۸۸۱ء مین وہ برٹش الیسوسی ایشن کا پریزیڈنٹ منتخب ہوا اور
مدتون تک وہ اتھنولوجیکل ۔ اینتھروپولوجیکل سوسائٹیون کا بھی میر مجلس رہا میڈ سٹون
کی طرف سے وہ دو مرتبہ ممبر پارلیمنٹ منتخب کیا گیا ۔ ممبر پارلیمنٹ ہونے کی حیثیت سے
اوس نے ہوس آف کامنس مین تعلیمات اور فنانس کے متعلق اکثر دہوان دھار
تقریرین کین ۔

۱۸۷۸ء مین برٹش میوزیم کا وہ ٹرسٹی منتخب ہوا - اور اوسی سال ڈبلن یونیورسٹی نے اوس کو ایل ایل ڈی کے خطاب سے سرفراز کیا - علاوہ ازین اسکو آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈی - بی ایل - اور دورزبرگ یونیورسٹی سے ایم ڈی کا افتخار بھی حاصل ہے پولیٹیکل پارٹیون مین اوس کو یونینیسٹ پارٹی سے تعلق ہے -

ضمیمہ

نمبر ۱ - سی نی کا تین سال قبل از مسیح ملک اسپین مین تولد ہوا - یہ شخص بہت بڑا فلاسفر اور وکیل تہا - اسپین مین جو نیرو بادشاہ تہا اوس کا یہ اوستاد بہی تہا - بادشاہ نے اپنی مختاری کے زمانے مین دشمنی سے اسپربی سو کے مشورے مین شامل ہونیکا الزام قائم کر کے اوس کے قتل کا حکم دیا - اول تو اوس کو زہر پلوایا گیا مگر اوس زہر کا کچہہ اثر نہونیکی وجہہ سے اوسکی رگین کٹوادی گیئن اسپر بہی بادشاہ کو اطمینان نہوا پکتے پانی مین ڈلوادیا - بعد ایک بہٹی مین ڈال کے جلوادیا - یہ ماجرا ۶۵ء مین گذرا - سی نی کا نے اخلاقی مضامین پر چند کتابین تصنیف کی ہین ماسوائے اس نے دس ناٹک بھی بہت ہی درد انگیز لکھے ہین -

نمبر ۲ - ہومر کا زمانہ حضرت مسیح علیہ السلام سے نوصدی قبل گذرا ہے - یہ یونان کا باشندہ تہا اور نظم کا موجد خیال کیا جاتا ہے -

نمبر ۳ - شیخ مصلح الدین اقدس سعدی شیرازی علیہ الرحمہ ۱۱۷۵ء مین تولد اور ۱۲۹۲ء مین فوت ہوئے - فارسی زبان مین اونکی اکثر کتابین موجود ہین جسمین سے گلستان بوستان اور کریما زیادہ مشہور ہین ایشیا مین یہ اوسی پایہ کا شاعر شمار ہوتا ہے کہ یوروپ مین جس پائے کا شیکسپیر خیال کیا جاتا ہے -

نمبر ۴ - رسکین ۱۸۱۹ء مین شہر لندن مین پیدا ہوا - یہ ایک سنار کا لڑکا تہا - رسکین کی تعلیم اکسفورڈ یونیورسٹی مین ہوئی اور اوس نے ایم اے کی ڈگری حاصل کی - رنگسازی

اور صنعت کے متعلق اوس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین -

نمبر ۵ - ہنری ٹیلر ہیام شایر کے مدرسے کا پرنسپل تھا ۱۷۸۸ء کو اسکا انتقال ہوا

سن نامی اخبار اسکی لڑکی نے جاری کیا تھا -

نمبر ۶ - سرٹی براون ۱۷۷۸ء کو مقام ایڈنبرا علاقہ اسکاٹ لنڈ مین پیدا ہوا - یہ ایک بڑا

فلاسفر تھا - اس نے ۱۸۲۲ء مین انتقال کیا -

نمبر ۷ - سنٹ برنارڈ برگندی کے ایک سردار کا بیٹا تھا - ۱۱۲ء مین وہ پیدا ہوا تھا -

صلبی رانون کے زمانے مین وہ عیسائیون کو جوش دلانے پر مامور کیا گیا تھا - چونکہ

صلبی رانون مین عیسائی کامیاب نہین ہوئے تھے اس لیئے وہ اس رنج مین ہلاک ہو گیا

نمبر ۸ - مارکس اری لی اس ۱۲۱ء مین پیدا ہوا - انتونی اس پایس کا داماد تھا ۱۶۱ء کو

مارکس اری لی اس روم کے تخت پر بیٹھا - اس سے قبل تخت روم پر اس کے موافق

لائق اور نیک مزاج پادشاہ دوسرا کوئی نہین گذرا ہوگا - اس نے اخلاق کے متعلق چند

رسالے تصنیف کیئے ہین جو اب تک مشہور ہین - یہ بڑا بہادر شخص تھا - ۱۸۰ء مین اسکا

انتقال ہوا -

نمبر ۹ - ابی گسٹس ۹۰ء مین شہر روما مین رہتا تھا اور اخلاقی مضامین پر طبع آزمائی کیا کرتا تھا

اسکا اسٹیائک طریقہ تھا - اسکی تصنیف کا پہلا حصہ نابود ہے - اس کے تولد اور وفات کی

تاریخ کی نسبت پتا نہین چلتا -

نمبر ۱۱ - بی کن ۱۵۶۱ء مین تولد ہوا چونکہ یہ نہایت ذکی الطبع اور ذہین تھا اس لیئے اوسنے

صغرسنی ہی مین تحصیل ختم کرلی تہی انگلستان کی حکومت مین وہ بڑے بڑے عہدون پر سرفراز
رہا۔ چیف جسٹس کی حالت مین اسپر رشوت ستانی کا مقدمہ دائر ہوا اور اوس کو سزا بہی
ہوئی اخلاقی مضامین اسکی متعدد تصنیف موجود ہین ۱۶۲۶ء مین اوس نے انتقال کیا۔
نمبر ۱۲ ۔ ہلم ہوئنر ۱۷۶۷ء مین پیدا ہوا۔ اوس نے فلسفہ کی تعلیم پائی تہی۔ اس کو روم
شہر مین پرشیا کے بادشاہ کی طرف سفیر مقرر کر دیا گیا تہا۔ اوس کے بعد وہ پرشیا کے بادشاہ
کا کونسلر مقرر ہوا۔ اور پہر تہوڑے روز کے لیئے اوس کو کام سے علیحدہ کر دیا گیا ۱۸۳۵ء
مین اوسکا انتقال ہوا۔ اوس کے انتقال سے کل جرمن کو بہت رنج ہوا۔
نمبر ۱۳ ۔ کیاس ٹیلر ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوا۔ یہ بہت بڑا معزز تہا۔ میاڈانڈ کی یونیورسٹی مین
تاریخ اور فلسفہ کا پروفیسر تہا۔ وہان ایک بہت بڑا بلوا ہوا اوس بلوے مین شریک ہونیکے
شبہہ پر اوس کو پہانسی کی سزا ملی تہی مگر وہ فرار ہو کر بچ گیا تہا چند دن کے بعد وہ کالیج کا
پریسیڈنٹ مقرر ہوا اسکی تصنیف کی بہت سی کتابین ہین۔
نمبر ۱۴ ۔ سوانار دل پاڈوواشہر کا ایک مشہور حکیم تہا۔ اس کے باقی حالات کچہہ
نہین معلوم۔
نمبر ۱۵ ۔ گریک شہر روم کو کہتے ہین۔
نمبر ۱۶ ۔ جوپٹر قدیم یونانیون کا دیوتا اور سباٹرن آیس کا لڑکا ہے۔ اسکی بہت سی
جگہہ پر معبد بنے ہوئے تہے۔ اسکی مورت مین بکری کا سینگ ہوتا تہا۔
نمبر ۱۷ ۔ برویر ۱۶۲۳ء کو شہر لندن مین پیدا ہوا۔ اس نے خوردسالی کا زمانہ اکثر اوباش

اور شریر لوگونکی صحبت مین بسر کیا - مدرسہ سے علیحدہ ہونیکے بعد اس سے نہبت کچھہ حاصل کیا - یہ علم حکمت اور علم حساب کا عالم کہلاتا تہا - ۱۶۶۰ء مین وہ کیمبرج یونیورسٹی مین یونانی زبان کا پروفیسر مقرر ہوا - بعدہ ۱۶۶۲ء مین جیامٹری کا پروفیسر مقرر ہوا - اوس کے بعد لندن یونیورسٹی کا وایس چانسلر مقرر ہوا - چارلس دوم بادشاہ انگلستان کی اس پر بہت بڑی عنایت تھی -

نمبر ۱۹ - ایمرسن امریکا کا فلاسفر اور مشہور مضامین نگار شخص تہا -

نمبر ۲۰ - اپی کیورس ۳۴۱ سال قبل از مسیح ایتھنز علاقہ یونان مین پیدا ہوا - یہ ایک بڑا مشہور اور لائق شخص تہا - اس کی وفات کی تاریخ کا پتا نہین چلتا -

نمبر ۲۲ - سقراط ۴۶۹ سال قبل از مسیح پیدا ہوا - حکماے یونان مین ایک سربرآوردہ شخص تہا - اسکا باپ سنگ تراشی کا کام کیا کرتا تہا - سقراط بہت ہی صاف گو شخص تہا وہ ہمیشہ ایتھنز کے نوجوانون کو راستبازی اور فرض انسان کی نسبت نصیحت کرتا رہتا تہا - وہان کے حاکمون کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور اونہون نے اسپر اغوا کا الزام لگاکر ۳۹۹ سال قبل از ولادت حضرت مسیح علیہ السلام زہر کے ذریعے سے اوس کو ہلاک کیا -

نمبر ۲۳ - پی ٹر ۱۸۳۹ء کو شہر لندن مین پیدا ہوا - اکسفورڈ یونیورسٹی کے کوئنس کالج مین اس نے ایم اے تک تعلیم پائی تہی - تعلیم سے فارغ ہوکر اوس نے فرانس اور اٹلی کا سفر کیا - اس کی تصنیف کی بہت سی کتابین مشہور ہین -

نمبر ۲۴ - ایجہاک والٹن ۱۵۹۳ء مین بمقام اسٹافورڈ پیدا ہوا - خورد سالی مین اس کو

کچھہ عمدہ تعلیم نہین ہوئی تھی - بچپن مین وہ کپڑا بیچتا گلی کوچون مین پہرا کرتا تہا - پہر وہ ایسا لائق وفائق ہوا کہ اوس زمانے کے لائق لوگون مین اوسکا پایہ بہی بہت بلند سمجہا جاتا تہا - اسکی تصنیف مین انگلر نامی ایک کتاب ہے جسکو لوگ ابتک شوق سے مطالعہ کرتے ہین سنہ ۱۶۸۳ء مین اوس نے انتقال کیا -

نمبر ۲۵ - جرمی ٹیلر سنہ ۱۶۱۳ء مین بمقام کیمبرج پیدا ہوا - اسکا باپ اصلاح ساز تہا جرمی ٹیلر انگلنڈ چرچ کا بی شپ بھی رہا ہے - کرامبول کے زمانے مین اوس نے مجبس کی دو وقت سیر کی وہان سے رہائی پائی بعد اسکو ڈبلین کے ٹرنٹی کالج کا وائس چانسلر بنایا گیا تہا - اس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین جو ابتک مشہور ہین سنہ ۱۶۶۷ء مین اس کا انتقال ہوا -

نمبر ۲۶ - سیزر حضرت مسیح علیہ السلام سے ۱۰۰ سال قبل تولد ہوا یہ بڑا نامی جرار جنرل اور فصیح مقرر تہا - اوس نے فرانس اور انگلستان پر چڑہائی کی - اور وہان سے بہت سا مال و دولت اس کے ہاتہہ لگا - پامپی کے دل مین اسکی طرف سے بغض بیٹہہ گیا تہا - سینٹ نے اس کو اس کے عہدے سے علٰحدہ کر دیا سیزر نے کچھہ فوج جمع کر کے پامپی کا مقابلہ کیا اور سلطنت روما پر وہ حملہ آور ہوا اثنائے جنگ مین اسکو کسی نے پامپی کا سر کاٹ کر لا دیا جسکو دیکھہ کر اوسکی آنکھون مین آنسو بہر آئے - ۴۴ برس قبل مسیح روما کے لوگون نے اوس کا سر تن سے جدا کیا - اس کی کل عمر ۵۶ سال کی ہوئی -

نمبر ۲۹ - پایرس ۳۱۸ سال قبل از مسیح ایک مشہور شاہی خاندان مین پیدا ہوا - یسی رس بادشاہ کا لڑکا تھا - خدا نے اس کو خوردسالی مین ہی یتیم بنا دیا تھا - لوگون نے اسکی کم سنی مین اس کو تخت نشین کر دیا - سکندر اعظم کے ہمراہ رکاب رہتا تھا - اس نے رومن لوگون سی بہت سی لڑائیان لڑی تہین - آرگس کی جنگ مین رومن لوگون سے لڑتے وقت ۲۷۲ سال قبل از مسیح مارا گیا - اسکی سوانح عمری پلوٹارک نے بہت عمدگی سے لکھی ہے -

نمبر ۳۱ - ہیلپس انگریزی مورخ اور مضامین نگار شخص ہے اسکی پیدایش ۱۸۱۷ء اور ۱۸۷۵ء مین وفات ہوئی -

نمبر ۳۲ - افلاطون ۴۲۹ سال قبل از مسیح پیدا ہوا - اس کا سابق کا نام آرسٹاکلیج تھا - اول یہ بڑا شاعر تھا جب اوس نے سقراط کی شاگردی اختیار کی تو اپنے تمام اشعار کو جلا کر اوس نے خاک سیاہ کر دیا - سقراط کے انتقال کے بعد وہ اقلیدس کے پاس جیامٹری سیکھنے گیا - اوس کے بعد وہ مصر اور اٹلی کا سفر کر کے شہر ایتھنس پہونچا - اس نے تا دم زیست شادی نہین کی - اسکی تصنیف کی ہوئی ری پبلک اور ڈایلاگس یہ دو کتابین بہت مشہور ہین - یہ بہت بڑا فلاسفر تھا

نمبر ۳۳ - یولی سس ٹرائے کی جنگ مین شریک تھا - یہ شخص ملک گریک کا بادشاہ کہلاتا تھا - اوڈیسی نامی شعرون مین اس کے حالات پائے جاتے ہین -

نمبر ۳۴ - حضرت سلیمان یہ یہودیون کے بادشاہ تھے - ۱۰۳۳ برس قبل از مسیح آپ کا تولد ہوا - آپ کے والد کا نام حضرت داؤد اور والدہ کا نام بات شوبا تھا - ۱۰۱۵ برس قبل از مسیح حضرت سلیمان تخت نشین ہوئے یہ بہت ہی بارعب بادشاہ تھے - آپ ہی کے

زمانے مین یہودیون نے بہت عروج حاصل کیا - آپکی لیاقت مشہور تہی اس لیئے بہت دور و دراز کے لوگ آپکے مرید بننے کی غرض سے بیت المقدس کو آتے تہے - اخلاق کے متعلق آپ کی بہت کچہہ تصانیف مشہور ہین -

نمبر ۳۵ - حکیم ارسطو حضرت مسیح علیہ السلام سے ۳۸۴ برس قبل تولد ہوا - اس کے باپ کا نام لقوماجس تہا - حکیم ارسطو کے مان باپ اوسکی کم سنی مین انتقال کر گیئے تہے ارسطو نے حکیم افلاطون سے تعلیم پائی تہی - ازمباس کے بادشاہ کی ہمشیرہ سے حکیم ارسطو کی شادی ہوئی ایتہنز کے بادشاہ فلپ نے اپنی لڑکی سکندر کی تعلیم کے لیئے اوس کو اُستاد مقرر کیا تہا - ارسطو کی عمر کی نسبت مختلف روایتین ہین بہرحال ۶۰ برس کی عمر مین اوس نے انتقال کیا -

نمبر ۳۷ - مہابہارت کو قبل از مسیح تین ہزار سال سنسکرت زبان مین بیاس جی نے تصنیف کیا تہا - اس مین کورو اور پانڈو کی جنگ وغیرہ کے حالات بہت ہی خوبی کے ساتہہ بتلائے گیئے ہین اور اس مین پالیٹکس او ر اخلاق اور فلاسفی وغیرہ اس قسم کے مضامین بہت سے ہین - تاریخی معلومات کی کتاب اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب سنسکرت زبان مین نہین ہے -

نمبر ۳۸ - بوتہی اس ۴۷۵ء کو شہر روما مین ایک تونگر خاندان مین پیدا ہوا - اس نے ۱۰ سال کی عمر تک بہت شوق سے شہر ایتہنز مین علم حاصل کیا اس کے بعد وہ ۵۲۴ء مین اوڈوسل بادشاہ کا کونسلر مقرر ہوا اور وہان اسپر الزامات قائم کیئے گیئے اور قید کی سزا

بہگت کر ۲۳ اکتوبر ۵۲۶ء کو قتل ہوا۔ اس کی اکثر تصنیفات مشہور ہین۔

نمبر ۳۹۔ زینوفان شہر ایتھنز کا ایک مشہور بہادر۔ فلاسفر اور معزز تہا۔ ۴۴۴ برس قبل ازمسیح پیدا ہوا۔ زی نوفان سقراط کا خاص شاگرد تہا۔ ایران وغیرہ کی دو تین جنگ مین وہ شریک تہا۔ جنگ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد علیم لی آ شہر کے قریب گلبس مقام مین اوس نے اپنی سکونت قرار دی اور وہان اوس نے بہت سی کتابین تصنیف کین۔ ۳۵۹ برس قبل ازمسیح بمقام کریٹ اوس نے انتقال کیا۔

نمبر ۴۰۔ انٹونی اس اسکا دوسرا نام مارکس اریبی اس ہے دیکھو الائف نمبر (۸)

نمبر ۴۱۔ ریچرڈ بری ۱۲۸۷ء مین بمقام بری سنٹ ایڈمنڈ پیدا ہوا۔ یہ ایک بڑا لائق اور ہوشیار شخص تہا۔ ایڈورڈ سوم کی تعلیم کے لیئے اس کو مقرر کیا گیا تہا۔ ۱۳۳۳ء مین ڈرہام کا نسٹ ننی کے بعد وہ انگلنڈ کا چانسلر اور خزانہ دار مقرر ہوا۔ ۱۳۴۵ء مین اس کا انتقال ہوا۔

نمبر ۴۲۔ پی ٹرارک ۱۳۰۴ء کو ٹسکنی مین پیدا ہوا۔ اس نے یونانی اور لاطنی زبان خوب حاصل کی اور اٹالی زبان مین چند دیوان بھی تصنیف کیئے۔ یوروپ مین علمی ترقی کی نسبت اس نے بہت کوشش کی تہی۔ اس نے بہت سے ملکون کا سفر بھی کیا تہا۔ ۱۳۷۴ء مین اس کا انتقال ہوا۔

نمبر ۴۴۔ سودی ۱۷۷۴ء کو برسٹل مین پیدا ہوا۔ اس کا باپ سن کے پارچہ کی تجارت کیا کرتا تہا۔ سودی کے چچا نے اس کو پادری بنانے کی غرض سے اکسفورڈ کالج مین

اس کو داخل کر دیا تہا - فرانس کے انقلاب عظیم کی وجہہ سے اس کے خیالات بدل گئے اور جمہوری پولیٹکل بن گیا - اس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین ۱۸۴۳ء مین اس کا انتقال ہوا -

نمبر ۵۴ - پکین ۱۷۷۲ء کو کبورتہہ ہار کورٹ مین پیدا ہوا - ایڈنبرا یونیورسٹی مین اسکی تعلیم ہوئی - اس نے ڈاکٹر بن فلڈ کے ہمراہ سوانح عمری کا ایک مجموعہ لکہنے مین ۱۶ سال کا زمانہ صرف کیا - اور اوس کے مدتون بعد تک منتہلی مگزین کا ایڈیٹر رہا ۱۸۲۲ء مین اس کا انتقال ہوا -

نمبر ۵۶ - ابو محمد نظام الدین ۱۱۰۶ء کو گنجا علاقہ اسیران مین تولد ہوا - یہ شخص مشہور شاعر تہا - اس نے اپنی تمام عمر شعر شاعری مین صرف کی - اس نے سکندر نامہ اور دوسری کتابین تصنیف کی ہین - سلجوقی خاندان کے بادشاہ نے اوس کو اپنی مصاحبت مین رکہنے کی غرض سے طلب کیا مگر اوس نے آنے سے انکار کیا ۱۲۰۹ء مین اوس کا انتقال ہوا -

نمبر ۵۷ - ڈیماس تہس حضرت مسیح سے ۳۸۲ برس قبل بمقام ایتہنز ایک ہتیار ساز کے ہان پیدا ہوا تہا - صغر سنی مین باپ کے مرجانے سے سن بلوغ کو پہونچنے تک تعلیم سے محروم رہا - جوانی مین جاکر اوس کو حصول علم کا شوق پیدا ہوا اور تہوڑے ہی دنون مین ایسا بلیغ وفصیح اسپیکر بن گیا کہ یونان بہر مین اپنا ثانی نہین رکہتا تہا بلکہ سلطنت روما مین بہی اوس کے ہم پلہ سوا سے سیزر کے اور کوئی نہین تہا - اس کی جفاکشی اور

مستقل مزاجی کی مثال مین مورخین نے مفصلہ ذیل بیان پیش کیا ہے۔

"اوسکی زبان مین لکنت کا عیب تہا جسکو اوس نے اس طرح صاف کیا کہ جب وہ تقریر کرنی کھڑا ہوتا تو مُنھ مین کنکریان ڈال لیتا۔ اوسکی آواز نہایت ملائم اور دہیمی تھی اوس نے اوس کی اصلاح اس طرح کی کہ جب اوسکو بہاگتے بہاگتے یا پہاڑ پر چڑہتے ہوئے دم چڑہ جاتا تہا تو اوسوقت وہ اشعار اور تقریرین زبانی پڑہ کر اپنی سانس بڑہایا کرتا تہا۔ اوس نے یہ خیال کر کے کہ طبیعت انسانی فطرتاً ایسی واقع ہوتی ہے کہ جمکر اوسکو ایک کام کرنا گران گذرتا ہے اپنے شغل کتب بینی اور مطالعہ کے لیئے ایک تہ خانہ بنایا تہا کہ جسمین وہ اکٹہا دو دو اور تین تین مہینے بند رہتا اور کتب بینی کیا کرتا۔ اور کبہی یہ کرتا کہ اپنا نصف سر منڈوا ڈالتا اور نصف ویسی ہی چہوڑ دیتا۔ اور جبتک سر کے بال برابر نہو جاتے اوس وقت تک وہ اوس سے باہر نہ نکلتا اور مشغول بہ مطالعہ رہتا" (دیکہو رسالہ حسن جلد ششم نمبر (۶) مین مضمون الترقی حیات ذی القرنین مرقومہ مولوی محبیب احمد صاحب تمنائی)

نمبر ۴۸۔ یوک لیڈ ۳۰۰ سال قبل از مسیح تولد ہوا۔ اس کا وطن اسکندریہ ہے جیاسٹری کا طریقہ اس نے ہی ایجاد کیا ہے

نمبر ۴۹۔ سر اسحق نیوٹن متاخرین مین سب سے زیادہ مشہور فلاسفر مہندس اور ماہر علم ہیئت گذرا ہے۔ بمقام دوسنہروپ ۱۶۴۲ء کو پیدا ہوا تہا کیمبرج مین تعلیم پاکر اوس نے بائیس سال کی عمر مین بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور دوربین کی ساخت مین مصروف ہوا تسلسل کا قاعدہ دریافت کیا اور زمین کی کشش ایک سیب کے گرنے سے معلوم کی۔

۱۶۶۷ء مین وہ پروفیسر ریاضی مقرر ہوا۔ اور زبان لاطنی مین اس نے علم مرایا پر محققانہ لیکچر دیئے۔ ۱۶۷۱ء مین رائل سوسائٹی کے عالم وفاضل ممبرون کے سامنے اوسنے روشنی اور الوان کی نسبت اپنی نئی تحقیق ظاہر کی۔ اور اپنی ایجاد کی ہوئی دوربین سے اپنے بیانات کا مشاہدہ کرایا۔ بعدہ وہ ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوا۔ ۱۶۹۹ء مین رائل سوسائٹی کا صدر انجمن بنایا گیا تہا۔ ۱۷۰۳ء مین پیرس کی دار الحکمۃ کا ممبر منتخب ہوا اور ۱۷۰۵ء مین ملکہ آین کے حضور سے نائٹ ہڈ کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا جس طرح یہ ایک اعلی فلاسفر تہا اوسی طرح اس کو عیسائیت مین بھی بڑا غلو تہا۔ اس کے حالات پڑہ کر آج کل کے اون فلاسفرون کو عبرت پکڑنی چاہیئے کہ جو مذہب کو فلسفہ کے سر صدقے کر بیٹہتے ہین۔ اسکا مقولہ تہا کہ "میرے سامنے صداقتون کا ایک سمندر بے پایان موجین مار رہا ہے اور مین اپنے آپ کو اوس کے سامنے نہایت ہی حقیر پاتا ہون" ۲۰ مارچ ۱۷۲۷ء کو اوس نے انتقال کیا اور ویسٹ منسٹر ایبی مین دفن ہوا۔ (دیکھو عربون کی گذشتہ تجارت صفحہ ۵ مصنفہ مولوی محبوب احمد صاحب تمنائی)

نمبر ۵۱ - سر جان ہرشل مشہور جرمن ہیئت دان ہے ۱۷۳۸ء مین اسکی پیدایش اور ۱۸۲۲ء مین وفات ہوئی۔

نمبر ۵۲ - ریچرڈسن ۱۸۲۸ء مین بمقام سومرلی پیدا ہوا۔ گلاس گو یونیورسٹی مین اسنے فن ڈاکٹری سیکہا۔ ڈاکٹری کے متعلق اوسکی تصنیف کی ہوئین بہت سی کتابین ہین جن کے صلے مین اوس کو بہت سا انعام ملا تہا سنٹ انڈریوز یونیورسٹی نے اوس کو

ایل ایل ڈی کا خطاب عطا کیا تھا۔

نمبر ۵۳ - لی ہنٹ مشہور شاعر اور مضامین نگار ہے۔ ۱۷۸۴ء مین پیدا ہوا اور
۱۸۵۹ء مین فوت ہوا۔

نمبر ۵۴ - کارلائل قدیم زبان کا عالم اور شاعر تھا۔ اس نے لارڈ ایلجن کے ہمراہ
بہت سفر کیا۔ ۱۸۰۴ء مین اس کا انتقال ہوا۔

نمبر ۵۵ - حکیم کنفوشس سلطنت لو مین ۵۵۱ سال قبل از مسیح موسم سرما مین تولد ہوا۔
اس کے والد کا نام ہنی تھا۔ یہ ایک بڑا مشہور دلاور سپاہی تھا۔ کنفوشس کی شادی
۲۰ سال کی عمر مین ہوئی تھی۔ شادی کے تھوڑے ہی دنون بعد اوس نے بیوی کو طلاق
دے دی۔ کنفوشس نے ۲۹ سال کی عمر مین ایک لائق استاد سے علم موسیقی سیکھا
بعد چند دن کے سلطنت لو کا وزیر ہوا اور وہان کا انتظام اوس نے بہت عمدگی سے
کیا۔ چونکہ پادشاہ نہایت عیش و عشرت پسند تھا اس لیئے اوس نے عہدہ وزارت
سے استعفا دیا اوس وقت اوسکی عمر ۵۶ سال کی تہی۔ کنفوشس ۱۳ سال تک سیاحی کرتا رہا
اس کے بعد وہ پادشاہ کی طلبی پر پہر سلطنت لو مین واپس آیا۔ کچھ دن وہان رہکر وہ بیمار
پڑا اور ۴۴۱ سال قبل از مسیح اوس نے انتقال کیا اور اس کے شاگردون نے اسکو
بہت دہوم دہام سے دفن کیا۔

نمبر ۵۶ - سر والٹر اسکاٹ ۱۷۷۱ء کو ایڈنبرا شہر مین تولد ہوا۔ یہ شخص مشہور فسانہ نویس
تھا۔ ۱۷۹۶ء مین اس نے ایک جرمن کی کتاب کا ترجمہ کیا۔ ۱۸۰۵ء مین اس نے ایک

دیوان تصنیف کیا - اسکا پہلا ناول ۱۸۱۴ء مین طبع ہوا - اس وقت اسکاٹ کے
ذمے ایک لاکھہ تیس ہزار پاونڈ کا قرض تہا - اوس نے اپنے قرض خواہون کو اطمینان
دلایا کہ مین کتابین تصنیف کر کے تمہارا قرضہ ادا کرون گا - ۱۸۳۲ء مین اس کا انتقال ہوا

نمبر ۵۷ - ہناکری لندن شہر مین پیدا ہوئی - اس نے اپنی خوردسالی بہارس مین ختم
کی - اس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین - اس کا باپ ولیم سیک نس ہناکری بہت
بڑا مشہور ناولسٹ تہا -

نمبر ۵۹ - لٹن ۱۸۳۱ء مین پیدا ہوا - اس کو شاعری مین بہت بڑی مہارت حاصل تہی
واشنگٹن مین برٹش گورنمنٹ کی طرف سے اٹاچی رہا - اور ہندوستان کا گورنر جنرل اور
وایسرائے مقرر ہو کر ہندوستان مین آیا - اس کے عہد حکومت مین قابل ذکر باتین
حسب تفصیل ذیل ہین - دربار دہلی - جنگ افغانستان - قحط سالی - پریس ایکٹ جاری
ہو کر اخبارونکی آزادی کا خاتمہ - اسکی تصنیف کی ہوئی بہت سی کتابین مشہور ہین -

نمبر ۶۰ - ٹرالوپ ۱۸۱۰ء کو انگلنڈ مین پیدا ہوا - اسکی تعلیم ونچسٹر اور اکسفورڈ مین ہوئی
اس نے اکثر سفرنامے اور تاریخین لکہی ہین -

نمبر ۶۱ - ڈاروین ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوا کیمبرج کے ٹرنٹی کالج مین اسکی تعلیم ہوئی اسنے
سائنس اور جیالوجی مین پورا کمال پیدا کیا - انسان کی ابتدا بندر سے ہونے کے خیال کا
یہ موجد ہے اس کے متعلق اوس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین نیچر اور سائنٹفک
اخبار مین اوس کے بہت سے مضامین ہوتے ہین -

نمبر ۶۲ - رنی بنان ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوا - عربی عبرانی وغیرہ زبانون کا عالم تہا - عیسوی مذہب کے متعلق اوس نے اکثر کتابین تصنیف کی ہین -

نمبر ۶۳ - سسرو ایک مشہور رومن فلاسفر ولکچرار اور شریف خاندان شخص تہا - وہ ۱۰۶ برس قبل از مسیح اپی ایم مقام مین پیدا ہوا تہا - اسکی لیاقت مشہور تھی - اس نے اپنی عمر کے چہبیسوین سال وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور اس کے بعد اوس نے بہت سی اعلی خدمتین انجام دین - پہر چند دنون کی بعد کونسلر مقرر ہوا - جمہوری انتظام کی نسبت اوس نے کچہہ کوشش کی تھی اس لیئے اسپر بہت سی مصیبتین گذرین اور اسکو شہر بدر کر دیا گیا بعدہٗ حاکم اور دوسرے لوگون نے اس کو پہر واپس بلوا بہیجا - اوس کے جانی دشمن انٹونی نے گیسٹ شہر کے قریب ۴۳ برس قبل از مسیح اوس کو جان سے مروا دیا -

نمبر ۶۴ - فرڈرک ہرسین ۱۸۳۱ء کو شہر لندن مین پیدا ہوا - اسکی تعلیم لندن کے کنگس کالج مین ہوئی - اسکی اکثر تصنیفات ولیسٹ منسٹر ریویو اور نائنٹینتھ سنچری کے ماہانہ رسالون مین طبع ہوئی تہین - اور پارلیامنٹ مین یہ سر جان لباک کے خلاف پارٹی مین شریک تہے -

نمبر ۶۵ - لارڈ مکالی ۱۸۰۰ء کو بی سسٹر شہر مین پیدا ہوا - اس کے اکثر مضامین پولٹکس اور ہسٹری کے متعلق ہین - اس نے جو لارڈ کلائیو اور ہسٹنگس وغیرہ کی سوانح عمریان لکھی ہین وہ بہت مشہور ہین - موجودہ زمانے کے ہندوستان کا تعلیم کا طریقہ اسی کی ترتیب پر قائم ہوا ہے - ہندوستان کی نسبت اس نے بہت سے قانون بنائے تہے

۱۸۷۹ء مین اس کا انتقال ہوا۔

نمبر ۶۶۔ سر جان ٹروی لین ۱۸۳۹ء کو انگلی مین پیدا ہوا اسکی تعلیم ٹرنٹی کالج مین ہوئی۔ اب وہ پارلیامنٹ کا ممبر ہے۔ اس کے اکثر مضامین رسالہ کیمبلین مین مشتہر ہوتی ہین۔

نمبر ۶۷۔ اسٹرن ۱۶۲۲ء مین آئرلنڈ مین پیدا ہوا۔ یہ علم حکمت سے خوب واقف تھا۔ اور نہایت لائق اور نامور شخص تھا۔ اس نے بہت کتابین تصنیف کی تہین ۱۶۶۹ء مین اس کا انتقال ہوا۔

نمبر ۶۸۔ فل ڈینگ ۱۷۰۷ء مین پیدا ہوا۔ ایٹن مین اس کی تعلیم ہوئی اوس کے بعد اوس نے لندن جاکر قانون سیکہنا شروع کیا۔ ۲۰ سال کی عمر مین اوس کو اپنے والد سے کچھہ مدد نہ ملنے کی وجہہ سے کالج سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی۔ اس کے بعد کالج چہوڑکر ۹ سال وہ لندن مین رہا۔ اس عرصے مین اوس نے ۸ ناٹک تصنیف کیئے ۲۶ سال کی عمر مین اوس نے شادی کی اور بیوی سے جو کچھہ اوس کو دولت ثروت حاصل ہوئی تہی اوس کو چند ہی روز مین صرف کر کے پہر مفلس بن گیا۔ درد شکم کے عارضے مین ۱۷۵۴ء کو ملک اسپین مین اسکا انتقال ہوا۔

نمبر ۶۹۔ ہوریس حضرت مسیح سے ۶۵ سال قبل ملک اطالیہ مین پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک نیلام والے کے وہان نوکر تہا۔ ہوریس کے باپ نے اس کو بغرض تعلیم شہر روما کو بہیجدیا تہا۔ وہان اوس نے یونانی اور لاطینی زبان حاصل کی۔ اس کے بعد وہ سائنس اور فلسفہ سیکہنے کی غرض سے ایتہنز کو گیا۔ اوس نے بہت سی کتابین

تصنیف کین ۔حضرت مسیح سے ۸ سال قبل اسکا انتقال ہوا۔

نمبر ۷ ۔ والٓل پول ۱۸۰۶ء مین پیدا ہوا۔ ایٹن کے ٹرے نٹی کالج مین اسکی تعلیم ہوئی ۱۸۵۶ء مین کیمبرج کی یونیورسٹی نے اپنی طرف سے مختار انتخاب کیا۔ اب یہ پارلیمنٹ کا ممبر ہے ۔ اسکی لیاقت مشہور ہے۔

نمبر ۱۷ ۔ سمیول جانسن بمقام لیچفیلڈ ضلع اسٹافورڈ شایر ۱۸ ستمبر ۱۷۰۹ء کو تولد ہوا۔ یہ ایک بڑا ذکی الطبع شخص تہا۔ اکسفورڈ یونیورسٹی مین اوس نے تعلیم پائی۔ اور ۱۷۵۵ء مین اوس نے ایک انگریزی ڈکشنری تیار کرکے چہپوائی ۔ ۷۵ سال کی عمر مین اوس نے ۱۳ دسمبر ۱۷۸۴ء کو انتقال کیا۔

نمبر ۲ ۷ ۔ ایڈورڈ گبن ۱۷۳۴ء کو انگلستان مین تولد ہوا۔ اور تیس سال کی کوشش مین اوس نے سلطنت روما کے عروج وزوال کی تاریخ لکہی۔ اور ۱۷۹۴ء مین اوس نے انتقال کیا۔

نمبر ۳ ۷ ۔ فولر ۱۶۰۸ء مین پیدا ہوا۔ یہ بہت بڑا مورخ تہا۔ اس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین ۔ ۱۶۶۱ء مین اس کا انتقال ہوگیا۔

نمبر ۴ ۷ ۔ جین گری ۱۵۳۷ء مین پیدا ہوئی ۔ یہ ایک شاہی خاندان کی لڑکی تہی ۔ اس کا پراٹسٹنٹ طریقہ تہا۔ لارڈ گلبل مورڈ سے اسکی شادی ہوئی تہی۔ ان دونون نے مل کر ۹ دن تک حکمرانی کی ۔ بعدہ ۱۵۵۴ء مین ان دونون کو لوگون نے مار ڈالا۔ اوس وقت جین گری کی عمر ۱۷ سال کی تہی۔

نمبر ۷۵ - لارڈ ڈربی ۱۸۲۶ء کو نوسلی مین پیدا ہوا - اسکی تعلیم کیمبرج کے ہرنٹی کالج مین ہوئی - یہ سکرٹری آف اسٹیٹ کے عہدے پر بھی رہا ہے - یہ حال کا پولٹیشن اور لائق مقرر ہے -

نمبر ۷۷ - سیل بورن ۱۸۱۲ء کو میکس بری مین پیدا ہوا - ۱۸۳۷ء مین اوس نے ایم اے کی ڈگری حاصل کر کے بیرسٹری کی سند بھی حاصل کی - یہ ایک لائق مصنف اور انگلنڈ کا بڑا پولٹیشن تھا -

نمبر ۷۹ - بروم ۱۸۴۲ء کو کنڈا مین پیدا ہوا - اس نے نیوز لنڈ اور انگلنڈ وغیرہ مین سیاحت کی - ٹائمس اخبار کا نامہ نگار بھی رہا ہے - کارن ہل او میکملن ان دونون سالون مین اس کے بہت سے مضامین شائع ہوئے ہین ۱۸۶۳ء مین آسٹریا کا گورنر مقرر ہوا

نمبر ۸۰ - کپتان کوک ۱۷۲۸ء کو مارٹن شہر مین پیدا ہوا - اسکا باپ کسان تھا - اس نے چند دن کوئلے کی کمپنی مین کام کیا - وہان اسکو بہت سا دنیوی تجربہ حاصل ہوا - اس نے بہت بڑا بحری سفر کیا تھا - اور بحر الکاہل مین خشکی کا پتہ لگایا تھا - سانڈوچ جزیرہ کے لوگون نے ۱۷۷۹ء مین اس کو قتل کیا -

نمبر ۸۱ - کنگسلی ۱۸۱۹ء مین تولد اور ۱۸۷۵ء مین فوت ہوا -

نمبر ۸۲ - ہمبولٹ ۱۷۶۹ء مین تولد ہوا - اس کا باپ پرشیا کے علاقے مین ایک بڑا فوجی شخص تھا - ہمبولٹ اور اوس کے بھائی نے ای کم ہنرج سے جو تمام جرمن مین مشہور معروف لائق شخص تھا تعلیم پائی تھی - ہمبولٹ نے ۱۷۹۲ء مین

ایک سرکاری مدرسے مین ملازمت حاصل کی تہوڑے روز کے بعد اوس نے ملازمت ترک کردی اور کل جایداد فروخت کرکے ۵ جون ۱۷۹۹ء کو بونگ بلانڈ کے ہمراہ دنیا کی سیر کے لیئے روانہ ہوا - اور کل دنیا کی سیر کرکے ۱۸۲۷ء کو پارس داخل ہوا اسکا سفرنامہ ۲۹ جلدون مین طبع ہوا - اس کے کل سفر کے اخراجات کا اندازہ شروع سے آخر تک ۴۵ ہزار پونڈ کیا جاتا ہے - پروشیا کے بادشاہ نے ہمبولٹ کو طلب کیا - ہمبولٹ ۱۸۲۷ء مین پروشیا مین جا کے رہا - تہوڑے دنون کے بعد بادشاہ کے حکم سے اوس نے سفر کیا اوس وقت اسکی عمر ۶۰ سال کی تہی - اسکا دوسرا سفرنامہ ۱۸۴۳ء مین پارس مین طبع ہوا - اس نے اپنی تمام عمر حالت مجرد مین گذرانی - ۱۱ فروری ۱۸۵۹ء کو ہمبولٹ نے اس دنیا سے کوچ کیا اور قصبہ ٹگل مین اپنے خاندانی قبرستان مین دفن ہوا -

نمبر ۸۳ - ٹہوچ ۱۸۲۶ء کو سلون مین پیدا ہوا - اسکا باپ وہان کا جج تہا - اس کی تعلیم پارس اور لندن مین ہوئی - اس نے بارسٹری کی تعلیم پا کے بڑے بڑے مقدمات مین کامیابی حاصل کی ہے - ایسٹ برنگ ہم کا پہلا کانسرویٹو ممبر بھی ہے - لارڈ سالس بری کی دوسری وزارت کے زمانے مین یہ ہوم سکرٹری بہی رہا ہے - مذہب اس کا رومن کیتہولک ہے -

نمبر ۸۴ - کالیداس قوم کا برہمن تہا - اس کے زمانے کو ۱۲۰۰ سال کا عرصہ گذرا ہوگا - کالیداس سنسکرت کا بہت بڑا عالم تہا اس نے شکنتلا اور میگ دوت وغیرہ

چند ناٹک تصنیف کیے ہین جو بہت مشہور ہین - اس کو زبان سنسکرت کا شیکسپیر کہتے ہین -

نمبر ۸۶ - ہلمس ۱۸۰۹ء کو کیمبرج مین پیدا ہوا - اس نے ہرورڈ کالج مین تعلیم پائی چند روز قانون سیکھنے کے بعد پیرس پہونچا اور وہان ڈاکٹری کا فن حاصل کیا - ڈارموٹ کالج مین اٹانوجی کا پروفیسر مقرر ہوا - اس کے مضامین بہت سی جلدون مین ختم ہوئے ہین -

نمبر ۸۸ - فیثاغورث ۵۷۰ سال قبل از مسیح پیدا ہوا سسرو کے زمانے کا یہ بہت بڑا لائق شخص شمار ہوتا ہے -

نمبر ۸۹ - پلوٹارک ایک مشہور یونانی فلاسفر اور مورخ ہے اوس نے ۱۲۰ء مین بڑی عمر پا کر انتقال کیا - اسکی تصنیفات مین روم اور یونان کے مشاہر کی سوانح عمری زیادہ مشہور ہے -

نمبر ۹۰ - پاسکل ۱۶۲۳ء مین پیدا ہوا - اس کے خاندان مین فرنچ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سے عہدون کے کام رہے - اس کا باپ علم حساب مین مہارت تامہ رکہتا تہا اوس نے علم حساب کی تعلیم پاسکل کو خود ہی دی تھی - پاسکل نے تعلیم کے متعلق بہت سی کتابین لکھی ہین - ۱۶۶۲ء مین اوسکا انتقال ہوا -

نمبر ۹۱ - انکس گوراس کلیاجہو مین پیدا ہوا - اور اپنے زمانے مین فلاسفر مشہور رہا اور ۷۰ سال کی عمر مین انتقال کیا -

نمبر ۹۴ شیکسپیر ۲۶ اپریل ۱۵۶۴ء کو مقام سٹریفورڈ مین تولد ہوا۔ اس کی والد کو وہان کی عام لوگ وقعت کی نگہ سے دیکھتے تھے وہ دستانے بنا کر اوقات بسر کیا کرتا تھا شیکسپیر کی تعلیم سٹریفورڈ کے گرامسکول مین ہوئی۔ شاٹری نامی لڑکی سے شیکسپیر کی ۱۹ سال کی عمر مین نومبر ۱۵۸۲ء مین شادی ہوئی شیکسپیر مشہور ڈراما نویس تھا اس نے اپنا پہلا ڈراما ۱۵۹۲ء مین لکھا شیکسپیر بہت دنون تک لندن مین جاکے رہا بعدہ ۱۶۱۲ء مین اپنے وطن کو واپس آیا۔ وطن مین اوسکو واپس آکر ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ اوس نے ۲۳ اپریل ۱۶۱۶ء کو انتقال کیا۔

نمبر ۹۵ - منو کا زمانہ ایک ہزار سال قبل المسیح ہے - ہندون کے کل قوانین اسنی ہی بنائے ہین - ہندون کے مذہبی مقدمات کا فیصلہ اسی کے قانون سے ہوتا ہے اسکی تصنیف کی ہوئی منوسمرتی مشہور ہے۔

نمبر ۹۶ - چسٹرفلڈ ۱۶۹۴ء مین پیدا ہوا - جارج اول کے زمانے مین وہ ہوس آف کامنس کا ممبر منتخب ہوا اور اپنے باپ کے انتقال کر جانے سے ہوس آف لارڈس مین شریک کیا گیا - ۱۷۷۳ء مین اوس نے انتقال کیا۔

نمبر ۹۷ - ہی لرڈو ۱۵۱۱ء مین پیدا ہوا - ملک سوبریا کا بہت بڑا مورخ تھا ۱۵۸۱ء مین اس کا انتقال ہوا۔

نمبر ۹۸ - لوتھر یک جھوٹے سے موضع اسلبن واقع سیکسنی مین ۱۱ نومبر ۱۴۸۳ء کو پیدا ہوا - اس کا باپ ہر لوتھر کان کنی کا پیشہ کرتا تھا اور اوسی پر اوسکی بسر اوقات ہوتی تھی -

لوتھر کو خورد سالی مین اچھی طرح تعلیم ملی تھی - اس کو راگ کا بڑا شوق تھا - ۱۲ سال کی عمر مین اوس سے نے فلسفہ مین بی اے کی ڈگری حاصل کر کے ایم - اے کی تیاری کی - الیکسز نامی ایک شخص اس کا بڑا دوست تھا - اوس کے یکایک بجلی کے صدمے سے مرجانے سے اوس کے دل مین رہبانیت کا خیال پیدا ہوا اور کچھہ دنون کے بعد وہ پادری ہو گیا - اور پچیس ۲۵ سال کی عمر مین وہ علم دینیات کا پروفیسر بن گیا - پوپ لوگ جو مردے کے لیئے کچھہ روپیہ لیکے بہشت کی چھٹی دیا کرتے تھے اوس کو عام لوگون مین اوسنے ثابت کر دیا کہ یہ طریقہ بالکل لغو ہے - اس کو رومن کیتھولک لوگون کے ہاتھون بہت سی مصیبتین جھیلنی پڑین ۱۵۲۵ء مین اوسنے شادی کی اور اوس کے چار بچے پیدا ہوئے جہان لوتھر پیدا ہوا تھا اوسی مقام پر اوس نے ۱۸ فروری ۱۵۴۶ء کو انتقال کیا -

نمبر ۹۹ - راجہ بہرترہری دو ہزار سال پیشتر اوجینی مین بادشاہت کیا کرتا تھا - یہہ بکرماجیت کا بڑا بہائی تھا - سنسکرت کے صرف و نحو کے متعلق ایک لاکھہ اشلوک اوسکی تصنیف سے مشہور ہین علاوہ ازین اکثر کتابین اوس نے اخلاق عشق اور نصائح کے متعلق لکھی ہین -

نمبر ۱۰۰ - جان ملٹن ۹ دسمبر ۱۶۰۸ء کو لندن شہر مین پیدا ہوا - اسکی تعلیم سنٹ پال مدرسہ مین ہوئی تھی - پندرہ سال کی عمر مین اوس نے تکمیل درس کر کے نظم مین ایک کتاب تصنیف کی تھی - ۱۶ سال کی عمر مین وہ کیمبرج یونیورسٹی مین

داخل ہوا - اور ۲۴ سال کی عمر مین اوس نے ایم - اے کی ڈگری حاصل کی - اس کو راگ کا بہی نہایت درجہ شوق تہا اور یہ بات اوسکی گویا آبائی تھی - جان ملٹن ۱۶۳۸ء مین دنیا کی سیر کے لیئے ایک ہزار پونڈ ہمراہ لیکر گہر سے چلا - اور اٹلی پہونچکر اوس نے لاطنی زبان حاصل کی - اور کل دنیا کی سیر کرکے ۳۱ سال کی عمر مین لندن کو واپس آیا بیس سال تک اوس نے شعر شاعری مین اپنا وقت کاٹا - یکے بعد دیگرے اوس نے تین شادیان کی تہین - ایک مرتبہ اسکی آنکہین دکہنے آئین اور بینائی بالکل جاتی رہی نابینا ہونیکی حالت مین بہی وہ شاعرانہ تصنیف سے عاری نہین ہوا - ۱۵ نومبر ۱۶۷۴ء کو شام کیوقت یکایک انتقال کیا اور سنٹ گایل کے گرجہ گہر مین دفن ہوا -

نمبر ۱۰۳ - تہلس ۶۴۰ سال قبل از مسیح پیدا ہوا - یہ بہت بڑا نجومی تہا - یونانی لوگ اسکی بڑی عزت اور تعظیم کرتے تہے -

نمبر ۱۰۴ - نارمن لوکر ۱۶۱۲ء مین پیدا ہوا ۱۶۸۴ء مین اس کا انتقال ہوا -

نمبر ۱۰۵ - پروفیسر ٹن ڈال ۱۸۲۰ء مین علاقہ لیس ٹرن مین پیدا ہوا اس کا باپ پولیس کا ایک سپاہی تہا - ٹن ڈال نے خوردسالی کا زمانہ لہو لعب مین بسر کیا - جب اسکو کچہہ ہوش آیا تو وہ تحصیل علم مین مشغول ہوا اور ۱۹ سال کی عمر مین فارغ التحصیل ہو گیا چونکہ وہ غریب خاندان مین سے تہا اس لیئے اوس نے ۱۸۳۹ء مین فوج کی پیمایش مین ملازمت اختیار کر لی تھی باوجود اس ملازمت کے بہی اوس کے علم کے شوق مین ذرا بہی کمی نہین آئی تہی - پانچ سال تک اس ملازمت کو انجام دیکر حال اوس نے ریلوی مین

ملازمت کی اوس سے کے بعد وہ کسی مدرسے کا مدرس مقرر ہوا - اور سائینس سیکھنے کی
غرض سے وہ بن سین کی خدمت مین حاضر ہوا بن سین کے لکچر زبان جرمنی
مین ہوتے تھے - لکچر سنتے سنتے ٹنڈال کو جرمنی زبان مین بھی مہارت تامہ حاصل ہوگئی
جب وہ جرمن پہونچا تو وہان اوسکو لکچرر کا عہدہ ملا - اس خدمت کو اوس نے ۳۱ سال
تک انجام دیا اور سائنس مین اوسکو آدہی دستگاہ حاصل ہوگئی تھی - صاف وسحری ہوا کا
وہ دل سے شیدا تہا - ہر سال ہوا خوری کے لیئے وہ کوابیس کو جایا کرتا تہا - چونکہ
اوسکی صحت خراب رہتی تھی اس لیئے ہمیشہ کسی نہ کسی دوا کا وہ استعمال کیا کرتا تہا ایک مرتبہ
ایسا ہوا کہ جب اوس نے اپنی عادت کے موافق دوا پینے کو مانگی تو اوسکی بیوی نے
غلطی سے اوسکو کوئی زہریلی دوا ملا کر دیدی جسکی وجہ سے وہ ۵ دسمبر ۱۸۹۳ء کو ۷۱ سال
کی عمر مین راہی ملک بقا ہوا -

نمبر ۱۰۶ - سی بانڈمن ۱۸۴۰ء کو برسٹل مین پیدا ہوا - اکسفورڈ کالج مین اس کی تعلیم
ہوئی ۱۸۶۲ء کو میگڈالن کالج کا فیلو انتخاب کیا گیا - اس نے گریک اٹالی وغیرہ زبان
مین بہت سی کتابین تصنیف کی ہین -

نمبر ۱۰۷ - والیس ۱۸۲۲ء کو ماں موں شایر مین پیدا ہوا - اسکی گرامر اسکول مین تعلیم
ہوئی - اسکو سیاحی کا بہت شوق تہا - اس نے اپنے کاروبار ترک کرکے امریکہ
مین ایمزن ندی کے کنارے بود و باش اختیار کی اور بعدہ ملبا مین آکے رہا - اس نے
ملبا اور امریکہ کے متعلق بہت سی کتابین لکھی ہین - ۱۸۸۲ء کو ڈبلین یونیورسٹی نے

اس کو ایل ایل ڈی کا خطاب عطا کیا۔

نمبر ۱۰۹ - مکنزی ۱۸۰۹ء مین تولد اور ۱۸۸۰ء مین فوت ہوا۔

نمبر ۱۱۰ - کولی - انگریزی شاعر ہے یہ ۱۶۱۸ء مین تولد اور ۱۶۶۷ء مین فوت ہوا

نمبر ۱۱۱ - سنٹ کری سوسیم ۳۵۱ء مین پیدا ہوا - اسکا باپ سیریا مین رومن لوگونکا عہدہ دار تہا - سنٹ کری سوسیم کی خوردسالی مین ہی اس کے والد کا انتقال ہوا اسکی والدہ نے اس کو تعلیم دلائی - عرصے تک اوس نے وکالت کی - پہر چند روز کے بعد وکالت کے پیشے کو ترک کرکے جوگی بنا - یہ بہت بڑا مقرر تہا - اس کی چند تصنیفات مشہور ہین - ۴۰۷ء مین اس کا انتقال ہوا - اس کے انتقال سے تیس سال کے بعد اس کے جنازے کو روم سنٹ پیٹر کے گرجے مین دفنایا گیا۔

نمبر ۱۱۲ - تہامس ہنری ہکسلی ۱۸۲۵ء کو بلبگ مین پیدا ہوا - اسکا باپ بلبگ کا مدرس تہا - ہکسلی نے ڈاکٹری سیکہی تہی - تاہم حیالوجی کی طرف اسکی طبیعت رجوع تہی اس نے حیالوجی کے بارے مین بہت سی باریکیان دریافت کی ہین - یہ ڈاروین کے خیالات کا پیرو تہا - ۲۹ جون ۱۸۹۵ء کو اس کا انتقال ہوا۔

نمبر ۱۱۴ - بابل ۱۸۲۸ء مین پیدا ہوا - ایڈنبرا اکاڈمی مین اس کی تعلیم ہوئی - یہہ سالس بری کا پادری ہے - اس کے اکثر لکچر مشہور ہین۔

نمبر ۱۱۵ - ارچ ڈیکن فرار ۱۸۳۱ء کو ممبئی مین پیدا ہوا - اسکی تعلیم لندن کے کنگ کالج مین ہوئی - اس نے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین - وہ کتابین متعدد بار

طبع ہو کے دوسری زبانون مین ترجمہ ہوئی ہین حال کی ٹیمپرنس سوسائٹی مین یہ شریک تھے ۔

نمبر ۱۱۶ - مل ۱۸۰۶ء کو شہر لندن مین پیدا ہوا - اس کے باپ ہی نے اس کو تعلیم دی تھی - یورپ مین موجودہ زمانے کا بہت بڑا فلاسفر کہلایا جاتا ہے — اس نے آزادی کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے - یوٹیلیٹی اور پولیٹیکل اکانمی وغیرہ مین بھی اس کی تصنیفات موجود ہین اور درس مین شریک ہین ۱۸۷۳ء مین اسکا انتقال ہوا

نمبر ۱۱۷ - پلی نی ۲۳ء کو دیرونا مین پیدا ہوا - یہ اپنی خوردسالی مین فوج مین شریک تھا - بعدہ اوس نے وکالت کا پیشہ اختیار کیا - اس لیئے اوس زمانے کے عالمون مین اسکا شمار کیا جاتا ہے وہی سوبیس کوہ آتش فشان کے صدمے سے ۷۹ء مین انتقال کر گیا - اس نے نیچرل ہسٹری ۳۷ جلدون مین لکھی تھی -

نمبر ۱۱۸ - جان لاک ۱۶۳۲ء مین پیدا ہوا - یہ بڑے بڑے تجربہ کار لوگون کا سرگروہ تھا - اس نے جو تین کتابین تصنیف کی ہین وہ بہت مشہور ہین ۱۷۰۴ء مین اس کا انتقال ہوا -